قابض اسرائیل کی طرف سے نئی عسکری کشیدگی، بنجمن نیتن یاھو کا بیروت کے جنوبی ضاحیہ پر بمباری کا حکم

ص:02

ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باا ثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.321 Tuesday, 02 June, 2026, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۲۱)، بروز منگل، ۲/جون، ۲۰۲۶ء، ۱۵/ذی الحجہ، ۱۴۴۷، ۸ صفحات

اسرائیل کے لبنان پر حملے، ایران نے امریکا سے جنگ بندی مذاکرات معطل کر دیئے

جنگ بندی کی بنیادی شرائط میں غزہ اور لبنان میں اسرائیلی جنگ کا فوری خاتمہ اور لبنان سے اسرائیلی فوج کا مکمل انخلا ناگزیر ہے: ایرانی میڈیا

تہران: (ایجنسی) اسرائیل کے لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر فضائی حملوں کے خلاف ایران نے امریکا کے ساتھ جاری جنگ بندی مذاکرات پر بات چیت سے انکار کر دیا۔ اس بات کا دعویٰ ایران کے نیم سرکاری خبر رساں ادارے "تسنیم" نے ایرانی مذاکراتی ٹیم اور ایک باخبر ذرائع کے حوالے سے کیا ہے۔ ایرانی میڈیا کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لبنان بھی ایران اور امریکا کے درمیان طے پانے والی جنگ بندی کی بنیادی شرائط میں شامل تھا۔ تاہم اسرائیل مسلسل لبنان میں حزب اللہ پر حملے کر کے جنگ بندی کی خلاف ورزی کر چکا ہے اور آج ہی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اپنی فورسز کو لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر حملوں کا حکم دیا ہے۔

ایرانی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق اسی بنا پر ایرانی مذاکراتی ٹیم نے ثالثوں کے ذریعے امریکا کے ساتھ جاری مذاکرات اور مسودات کے تبادلے کو معطل کر دیا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ غزہ اور لبنان میں اسرائیلی جنگ کا فوری خاتمہ اور لبنان سے اسرائیلی فوج کا مکمل انخلا ناگزیر ہے۔ ایران میڈیا رپورٹ کے مطابق باخبر ذرائع نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ جب تک ان مطالبات پر پیش رفت نہیں ہوتی امریکا کے ساتھ کوئی مذاکرات نہیں ہوں گے۔ تاحال ایرانی حکومت یا قیادت کی جانب سے امریکا کے ساتھ جاری جنگ بندی مذاکرات معطل کرنے کی تردید یا تصدیق سامنے نہیں آئی ہے تاہم ایرانی وزرا کے سخت بیانات اس جانب اشارہ ضرور دیتے ہیں۔

ایرانی وزرا کے سخت بیانات

ایرانی پارلیمان کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا تھا کہ لبنان میں اسرائیلی جنگ اور ایران کی بندرگاہوں پر امریکی دباؤ جنگ بندی کی خلاف ورزی اور امریکا کی عدم پاسداری کا ثبوت ہیں۔

ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ ایران اور امریکا کے درمیان جنگ بندی تمام محاذوں، بشمول لبنان، پر لاگو ہوتی ہے اور لبنان میں خلاف ورزی کو پورے معاہدے کی خلاف ورزی سمجھا جائے گا۔

وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے بھی کہا کہ لبنان میں اسرائیلی حملے اور امریکا کے متضاد موقف سفارتی عمل میں رکاوٹ بن رہے ہیں اور لبنان میں جنگ بندی کسی بھی پیش رفت کے لیے ضروری ہے۔

عالمی منڈی میں پیٹرول کی قیمتوں میں بڑا اضافہ!

واشنگٹن: (ایجنسی) لبنان میں اسرائیلی حملوں کے خلاف احتجاجاً ایرانی مذاکراتی ٹیم نے امریکا کے ساتھ بالواسطہ مذاکرات معطل کر دیے ہیں جس سے عالمی توانائی منڈیوں میں بے چینی پھیل گئی۔ تیل کی عالمی منڈی میں قیمتوں میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ دنیا بھر کی اسٹاک مارکیٹوں میں بھی دباؤ دیکھا گیا۔ برینٹ خام تیل کی قیمت میں پانچ فیصد سے زائد اضافہ ہوا اور یہ 95 ڈالر فی بیرل سے اوپر چلا گیا۔ اسی طرح امریکی خام تیل بھی 93 ڈالر فی بیرل کے قریب پہنچ گیا جب کہ بعض اوقات ٹریڈنگ کے دوران برینٹ 97 ڈالر اور ڈبلیو ٹی آئی 94 ڈالر فی بیرل سے بھی اوپر گیا ہے جس سے عالمی منڈی بے یقینی کا شکار ہے۔ خیال رہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے اپنے فوج کو لبنان کے دارالحکومت میں واقع حزب اللہ کے ٹھکانوں پر فضائی حملوں کا حکم دیا ہے جسے ایران نے جنگ بندی کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ کسی بھی ایک محاذ پر خلاف ورزی تمام محاذوں پر جنگ بندی کی خلاف ورزی سمجھی جائے گی۔ کسی بھی خلاف ورزی کے نتائج کے ذمہ دار امریکا اور اسرائیل ہوں گے۔

فلسطینیوں پر مظالم

ہم ذہنی مریض بن چکے ہیں، اسرائیلی فوجی سکون آور ادویات سے پریشان، حکام سے لڑ پڑے

تل ابیب: (ایجنسی) اسرائیلی فوجیوں نے سرکاری عہدیداران کے سامنے اپنی سکون آور ادویات زمین پر یہ کہہ کر پھینک دیں کہ ہم دماغی طور پر بیمار ہو چکے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیل میں پارلیمانی کمیشن کی میٹنگ ہوئی جس میں اسرائیلی فوجیوں میں خودکشی کے بڑھتے رجحانات کے موضوع پر بات چیت کی گئی۔ سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ایک ویڈیو میں دکھایا گیا کہ اسرائیلی اہلکاروں نے [معصوم فلسطینیوں کی نسل کشی] کی وجہ سے خود کو دماغی مریض قرار دے کر ڈاکٹروں کی طرف سے دی جانے والی سکون آور ادویات کو سب کے سامنے زمین پر پھینک دیا۔

امریکی اڈے پر حملہ، اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنایا، پاسدارانِ انقلاب

تہران: (ایجنسی) ایرانی مہر نیوز ایجنسی کے مطابق پاسدارانِ انقلاب نے ایک امریکی فضائی اڈے کو نشانہ بنایا جہاں سے ایران کے صوبہ ہرمزگان کے جزیرے سرک پر ٹیلی کمیونیکیشن ٹاور پر حملہ کیا گیا۔ پاسدارانِ انقلاب نے کہا کہ اس کی ایرو اسپیس فورس نے اس اڈے کو نشانہ بنایا اور تباہ کر دیا جہاں سے امریکی افواج نے مواصلاتی سہولت کے خلاف آپریشن شروع کیا تھا۔ پاسدارانِ انقلاب نے کہا کہ یہ حملہ امریکی حملے کی اطلاع کے چند گھنٹے بعد کیا گیا اور پہلے سے طے شدہ اہداف کو کامیابی سے نشانہ بنایا گیا ہے۔ دوسری جانب امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے ایکس پر دعویٰ کیا کہ امریکی فوج نے ایران کے گوروک اور قشم جزیرہ میں ایرانی اہداف کو نشانہ بنایا جو آبنائے ہرمز کے ساتھ واقع ہیں۔ سینٹکام کے مطابق یہ حملے ایران کی جانب سے امریکی ڈرون کو مار گرائے جانے کے جواب میں کیے گئے ہیں۔

قابض اسرائیل نے مقبوضہ مغربی کنارے سے سترہ فلسطینی شہریوں کو گرفتار کر لیا

غزہ: قابض اسرائیلی افواج نے گذشتہ رات اور آج پیر کے روز علی الصبح مقبوضہ مغربی کنارے میں وحشیانہ چھاپہ مار کارروائیوں کا سلسلہ شروع کیا جس کے دوران ایک بچے اور ایک نابینا اسیر سمیت سترہ شہریوں کو گرفتار کر لیا گیا جنہیں خصوصی نگہداشت کی اشد ضرورت ہے۔ الخلیل شہر میں قابض افواج نے تین فلسطینی شہریوں کے گھروں پر دھماکے سے اقتحام کیا اور تلاشی لینے کے بعد انہیں گرفتار کر لیا جن کے نام محمد سلیمان النتشہ، فرج النتشہ (جو گذشتہ روز عتصیون میں فدائی کارروائی کرنے والے شہید کے رشتہ دار ہیں) اور حمید عیسیٰ سلطی ہیں۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوب میں واقع الخلیل شہر کے شمال میں العروب پناہ گزین کیمپ پر چھاپے کے دوران قابض افواج نے ایک کم عمر نوجوان محمد حربی الکدناوی کو زبردستی حراست میں لے لیا۔ اسی طرح قابض افواج نے الخلیل شہر کے جنوب میں واقع قصبے بیت عوا پر دھماکے سے دھاوا بولنے کے دوران اندھا دھند لائیو گولیوں اور زہریلی گیس کے شیل داغے۔

رام اللہ میں قابض اسرائیلی افواج نے البیرہ شہر کے ام الشرایط اور البالوع محلوں پر وحشیانہ حملہ کیا اور ام الشرایط محلے میں دو نوجوانوں 24 سالہ حمزہ الازہری اور 23 سالہ احمد عبدہ کے گھروں پر چھاپہ مار کر اور وہاں توڑ پھوڑ کر کے انہیں گرفتار کر لیا۔

اس کے علاوہ قابض افواج نے البالوع محلے سے ایک شہری امیر ابو عودہ کو عوفر فوجی عقوبت خانے میں تفتیش کے لیے طلب کرنے کے بعد حراست میں لے لیا جبکہ رام اللہ کے مشرق میں واقع بیتین قصبے سے ایک نوجوان بلال قندیل کو بھی گرفتار کیا گیا۔

نابلس میں قابض افواج نے شہر کے شمال مغرب میں واقع برقہ گاؤں کے داخلی راستوں کو بلاک کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں ایک وسیع فوجی مہم چلائی جس کے دوران گھروں پر چھاپے مارے گئے اور گرفتاریاں کی گئیں۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ قابض افواج نے برقہ گاؤں میں بڑی تعداد میں فوجی گاڑیاں اور بلڈوزر بھیجے اور کئی فلسطینی گھروں کو فوجی بیرکوں میں تبدیل کر کے ان کی چھتوں پر سنائپرز تعینات کر دیے۔

قابض افواج نے دیگر گھروں پر دھاوا بول کر ان کی تلاشی لی اور ان کے سامان کی شدید توڑ پھوڑ کی، جبکہ متعدد شہریوں کو یرغمال بنا کر موقع پر ہی ان سے تفتیش کی گئی۔

برقہ میں اس عسکری مہم کے نتیجے میں دو شہریوں مدین محسن ابو حسین اور خالد رشدی دغلس کو ان کے گھروں پر چھاپہ مار کر گرفتار کر لیا گیا۔ ذرائع نے مزید بتایا کہ قابض افواج نے برقہ گاؤں کے تمام داخلی راستوں کو مٹی کے تودے کھڑے کر کے مکمل طور پر بند کر دیا ہے اور وہاں سے لوگوں کے آنے جانے پر سخت پابندی عائد کر دی ہے۔

جنین میں قابض افواج نے شہر کے مغرب میں واقع السیلہ الحارثیہ قصبے سے چار شہریوں کو گرفتار کیا جن میں دو سگے بھائی انور عبد العزیز جرادات اور احمد عبد العزیز جرادات شامل ہیں، جبکہ ان کے ساتھ امیر جرادات اور ایاد جرادات کو بھی حراست میں لیا گیا۔ اس کے علاوہ الیامون قصبے سے دو نوجوانوں احمد شحادہ فراج اور احمد الشیخ شحادہ خمایسہ کو گرفتار کیا گیا، واضح رہے کہ فراج نابینا ہیں اور انہیں طبی بنیادوں پر خصوصی نگہداشت کی اشد ضرورت ہے۔

دوسری طرف اسیران میڈیا آفس نے تصدیق کی ہے کہ فلسطینیوں کے خلاف روزانہ کی بنیاد پر گرفتاریوں کی ان مہمات کا جاری رہنا، جس میں بچوں، معذوروں اور سابقہ اسیران کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، ان فسطائی اور اجتماعی سزا کی پالیسیوں کی سنگین عکاسی کرتا ہے جنہیں قابض حکام فلسطینی عوام کے خلاف روا رکھے ہوئے ہیں۔ یہ سب فلسطینیوں کے صمود اور جذبۂ استقامت کو توڑنے اور گھروں پر وحشیانہ چھاپوں، تشدد اور املاک کی مسلسل تباہی کے ذریعے فلسطینی خاندانوں کا جینا دوبھر کرنے کی ناکام غاصبانہ کوششوں کا حصہ ہے۔ مرکزِ فلسطین برائے مطالعہ اسیران نے مئی سنہ 2026ء کے مہینے کے دوران قابض اسرائیل کی طرف سے کی جانے والی 520 گرفتاریوں کو دستاویزی شکل دی ہے جن میں 23 خواتین و بچیاں اور 34 معصوم بچے شامل ہیں۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں 2721 نئے استعماری یونٹس کی تعمیر کا غاصبانہ اسرائیلی منصوبہ

غزہ: فلسطین میں نسلی دیوار اور یہودی آباد کاری کے خلاف سرگرم کمیشن نے مقبوضہ مغربی کنارے کی متعدد یہودی بستیوں میں 2721 نئے استعماری یونٹس کی تعمیر کے غاصبانہ اسرائیلی منصوبے کا پردہ چاک کر دیا ہے۔

کمیشن نے اپنے ایک بیان میں بتایا ہے کہ قابض اسرائیل کی سول ایڈمنسٹریشن کی ہائیر پلاننگ کونسل رواں ماہ بدھ تین جون سنہ 2026ء کو ایک اجلاس منعقد کرے گی جس میں نئے استعماری منصوبوں کے پیکیج پر بحث کی جائے گی۔ بیان میں وضاحت کی گئی ہے کہ ان منصوبوں میں مقبوضہ مغربی کنارے کی یہودی بستیوں میں کم از کم 2721 نئے استعماری یونٹس کی تعمیر کو آگے بڑھانا شامل ہے اور اس کے ساتھ ہی ایسے تنظیمی و ڈھانچہ جاتی منصوبے بھی شامل ہیں جن کا مقصد یہودی آباد کاروں کی ان مستوطنات کے اثر و رسوخ کو وسعت دینا اور ان کے قانونی و تزویراتی ڈھانچے کو مضبوط کرنا ہے۔

کمیشن کے مطابق تجویز کردہ یونٹس مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف حصوں میں واقع کئی یہودی مستوطنات میں تقسیم کیے گئے ہیں، جن میں سب سے نمایاں منصوبہ بیت لحم شہر کے مغرب میں واقع جفع وت مستوطنہ میں 1006 یونٹس کی تعمیر کا ہے، جسے مارچ سنہ 2025ء میں الون شفوت مستوطنہ سے الگ کرنے کے بعد اب ایک مستقل مستوطنہ کے طور پر قائم کیا جا رہا ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ نابلس شہر کے جنوب میں واقع ہار براخا یہودی بستی میں 922 یونٹس، جنین شہر کے مغرب میں میفو دوتان مستوطنہ میں 455 یونٹس اور الخلیل شہر کے مشرق میں کریات اربع مستوطنہ میں 234 یونٹس سمیت دیگر بستیوں میں تعمیرات کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔

کمیشن کے مطابق اس اجلاس میں کئی یہودی مستوطنات میں تعمیراتی حدود میں ترمیم، اراضی کے استعمال کو تبدیل کرنے اور تعمیراتی نظام کو جدید بنانے کے متعدد منصوبوں پر بحث بھی شامل ہے۔ یہ چیز اس بات کی عکاس ہے کہ قابض دشمن کی حکومت یہودی بستیوں کی عمرانی توسیع کے متوازی اس غاصبانہ استعماری منصوبے کے تخمینی اور قانونی ڈھانچے کو مکمل کرنے کا سلسلہ مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے۔

کمیشن نے کہا کہ یہ منصوبے اس بات کا ثبوت ہیں کہ غاصب قابض حکام قائم شدہ بستیوں کو وسعت دے کر اور شہری طرز کے نئے استعماری مراکز قائم کر کے فلسطینی سرزمین پر نئے جغرافیائی حقائق مسلط کرنے کے درپے ہیں۔ انہوں نے انتباہ جاری کیا کہ یہ قدم مزید فلسطینی اراضی کو ہڑپ کرنے اور فلسطینی شہروں و قصبوں کے درمیان جغرافیائی رابطے کو منقطع کرنے کا باعث بنے گا، اور یہ غاصبانہ الحاق کی ان پالیسیوں کا تسلسل ہے جن پر قابض دشمن کی حکومت مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں عمل پیرا ہے۔

اتھارٹی کی جانب سے گذشتہ 30 مارچ سنہ 2026ء کو یومِ ارض کے موقع پر شائع کردہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں لگ بھگ 542 اسرائیلی مستوطنات اور استعماری چوکیاں پھیلی ہوئی ہیں، جن میں 192 مستوطنات اور 350 چوکیاں شامل ہیں۔ ان چوکیوں میں سے 165 سے زائد چوکیاں اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد قائم کی گئیں اور 59 چوکیاں اکیلے سال سنہ 2025ء کے دوران بنائی گئیں، جن میں مجموعی طور پر 7 لاکھ 80 ہزار سے زائد یہودی آباد کار رہائش پذیر ہیں۔

غزہ کی پٹی پر جاری نسل کشی کی وحشیانہ جنگ کے آغاز یعنی آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء سے ہی مقبوضہ مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی افواج کی سرپرستی میں یہودی آباد کاروں کے حملوں اور مظالم میں شدید اضافہ دیکھا جا رہا ہے، خاص طور پر دیہی اور بدوی علاقوں میں جو ان مستوطنات اور چوکیوں سے متصل ہیں، اور جو بار بار فلسطینیوں اور ان کی املاک کو نشانہ بنانے والے حملوں کے مراکز میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ فلسطینی سرکاری میڈیا آفس کی طرف سے گذشتہ 26 مئی سنہ 2026ء کو جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق اس وحشیانہ عسکری کشیدگی کے نتیجے میں مجموعی طور پر 1168 فلسطینی جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں اور 12 ہزار 666 دیگر زخمی ہوئے ہیں، اس کے علاوہ تقریباً 23 ہزار فلسطینیوں کو گرفتار کیا گیا ہے جبکہ 33 ہزار کو زبردستی ہجرت پر مجبور کر دیا گیا ہے۔

یہودی آباد کاروں نے اریحا کے شمال میں واقع العوجا کی اراضی پر ایک نئی استعماری چوکی قائم کر دی

غزہ: یہودی آباد کاروں نے آج پیر کے روز مقبوضہ مغربی کنارے میں اریحا شہر کے شمال میں واقع العوجا قصبے کے قریب ایک نئی استعماری چوکی قائم کر دی ہے۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ یہودی آباد کاروں کی ایک بڑی تعداد اس علاقے میں ساز و سامان اور بلڈوزر لے آئی اور انہوں نے وہاں زمین کو ہموار کرنے کا کام شروع کر دیا جس کا مقصد زمین پر ایک نیا استعماری حقیقت پسندانہ ڈھانچہ مسلط کرنا ہے۔

ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ العوجا کے علاقے میں اس وقت مویشی پالنے والی سات استعماری چوکیاں موجود ہیں، جو کہ ان اہم ترین ہتھکنڈوں میں سے ایک ہیں جنہیں یہودی آباد کار فلسطینی اراضی پر قبضہ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

شلال العوجا کی آبادی گذشتہ کئی سالوں سے یہودی آباد کاروں کے منظم حملوں کا نشانہ بن رہی ہے، جن میں چراگاہوں اور زرعی زمینوں پر بتدریج قبضہ کرنا اور مقامی لوگوں کو وہاں جانے سے روکنا شامل ہے، جس سے مویشی پالنے پر انحصار کرنے والے ان باسیوں کا ذریعہ معاش شدید متاثر ہو رہا ہے۔

یہاں کے مقامی باشندے اپنے مویشی چرانے والے چرواہوں کا پیچھا کرنے اور انہیں آس پاس کی چراگاہوں سے نکالے جانے کے مظالم بھی جھیل رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ لائسنس نہ ہونے کے بہانے ان کی رہائشی و زرعی منشآت کو مسمار کیا جا رہا ہے، باوجود اس کے کہ یہ علاقہ قابض اسرائیل کے مکمل کنٹرول کے تحت آنے والے زون ج میں واقع ہے۔ اس آبادی کو مقامی لوگوں اور ان کے مویشیوں پر بار بار ہونے والے حملوں، وہاں جانے والے راستوں کی بندش اور پانی و بنیادی خدمات تک رسائی کو محدود کر کے باسیوں کے صمود اور استقامت کو کمزور کرنے کی غرض سے کی جانے والی تضییقات کا سامنا ہے۔

مقامی آبادی نے انتباہ جاری کیا ہے کہ العوجا اور اریحا کے شمال میں ان استعماری چوکیوں کا قیام اسی طرح جاری رہا تو اس سے علاقے کا جغرافیائی اور ڈیموگرافک ڈھانچہ تبدیل ہونے کا خطرہ ہے، اور اس جگہ پر صدیوں سے آباد فلسطینی بدوی وجود کی قیمت پر ان استعماری مقامات کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا جائے گا۔

العوجا کا چشمہ پانی کا سب سے اہم ذریعہ

العوجا کا چشمہ غور کے علاقے میں پانی کے قدیم ترین اور اہم ترین قدرتی ذرائع میں سے ایک سمجھا جاتا ہے، جو گذشتہ کئی دہائیوں سے اریحا کے شمال سے لے کر مشرقی سرحدوں سے متصل زمینوں تک پھیلے ہوئے وسیع زرعی رقبے کو سیراب کرتا رہا ہے۔

یہ چشمہ ایک ایسے دیہی معاشرے کے لیے زندگی کی بنیادی شہ رگ ہے جو اپنی روزمرہ زندگی کے تمام معاملات میں اس پر انحصار کرتا ہے، لہٰذا اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی چھیڑ چھاڑ ان علاقوں میں باسیوں کے بقا کے لیے ایک براہِ راست خطرہ ہے۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں بدوی آبادیوں کو ایک حقیقی ہولوکاسٹ کا سامنا ہے جہاں انہیں قابض اسرائیل کے ہاتھوں گھروں کی مسماری اور املاک کی تباہی جیسی بے مثال خلاف ورزیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں ان بدوی آبادیوں کی تعداد تقریباً 212 ہے، اور یہ بنیادی طور پر مقبوضہ بیت المقدس، الخلیل، الاغوار، اریحا، رام اللہ، بیت لحم اور نابلس کے علاقوں میں مرکوز ہیں۔ ان علاقوں میں باسیوں کو درپیش مسلسل مشکلات کے باوجود، وہ اپنی زمینوں سے انہیں زبردستی بے دخل کرنے کی غاصبانہ کوششوں کے سامنے اپنے مسلسل صمود اور پامردی کا اظہار کر رہے ہیں۔ قابض اسرائیل کی افواج اور یہودی آباد کاروں نے گذشتہ اپریل کے مہینے کے دوران 1637 حملے کیے، جن میں سے 540 حملے اکیلے یہودی آباد کاروں کی طرف سے کیے گئے۔

یہودی آباد کاروں نے اپریل کے آغاز سے ہی 21 نئی استعماری چوکیاں قائم کرنے کی کوشش کی جن پر زرعی اور مویشی پالنے کا انداز غالب تھا، یہ چوکیاں الخلیل گورنری میں 7، نابلس میں 5، رام اللہ اور البیرہ میں 4، بیت لحم میں 3، جبکہ جنین اور طوباس میں ایک ایک چوکی قائم کرنے کی کوشش کی صورت میں تقسیم تھیں۔

قابض اسرائیل کی طرف سے نئی عسکری کشیدگی، بنجمن نیتن یاھو کا بیروت کے جنوبی ضاحیہ پر بمباری کا حکم

قابض اسرائیل کی حکومت کے سربراہ بنجمن نیتن یاھو اور وزیر جنگ یسرائیل کاٹز نے فوج کو بیروت کے جنوبی ضاحیہ پر وحشیانہ حملے کرنے کی نئی ہدایات جاری کرنے کا اعلان کیا ہے، یہ احکامات جنوبی لبنان میں جھڑپوں کے دوران ایک اسرائیلی فوجی کی ہلاکت اور کئی دوسروں کے زخمی ہونے کے اعتراف کے چند گھنٹوں بعد سامنے آئے ہیں۔

بنجمن نیتن یاھو اور یسرائیل کاٹز نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ ہم نے فوج کو بیروت کے جنوبی ضاحیہ میں اہداف پر بمباری کرنے کی ہدایات جاری کردی ہیں۔

دوسری جانب امریکی ویب سائٹ ایکسیس نے اسرائیلی حکام کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ تل ابیب نے ٹرمپ انتظامیہ سے بیروت میں وسیع پیمانے پر بمباری اور حملے کرنے کے لیے گرین سگنل مانگا ہے، جبکہ امریکی ذرائع نے اشارہ دیا ہے کہ جنگ بندی کے لیے کی جانے والی حالیہ کوششوں کی رفتار سست پڑگئی ہے اور ساتھ ہی یہ انتباہ بھی جاری کیا گیا ہے کہ واشنگٹن کی طرف سے قابض اسرائیل کو عسکری کشیدگی بڑھانے کے لیے مزید چھوٹ دی جاسکتی ہے۔

آج صبح قابض اسرائیل کی فوج نے اعتراف کیا کہ جنوبی لبنان میں جاری لڑائی کے دوران مغلان کمانڈو یونٹ کا ایک سارجنٹ ہلاک اور تین دیگر فوجی زخمی ہوگئے ہیں۔

قابض اسرائیل کے ذرائع ابلاغ بشمول یدیعوت احرونوت اور چینل 12 نے بتایا کہ یہ اسرائیلی فوجی شقیف قلعہ کے قریب واقع یحمر قصبے کے علاقے میں حزب اللہ کی طرف سے داغے گئے ایک ڈرون طیارے کے حملے میں ہلاک ہوا جس نے اسرائیلی فوجی ٹکڑی کو نشانہ بنایا تھا۔ قابض اسرائیل کی فوج نے گذشتہ روز اتوار کی صبح اعلان کیا تھا کہ اس نے تزویراتی اہمیت کے حامل شقیف قلعہ پر اپنا کنٹرول مضبوط کرلیا ہے، جو کہ ایک بلندترین پہاڑی پر واقع ہے اور وہاں سے دریائے لیطانی اور وادی سلوقی پر مکمل نظر رکھی جاسکتی ہے۔

قابض فوج نے آج صبح جاری کردہ اپنے بیان میں بتایا کہ جنوبی لبنان میں گذشتہ دو ہفتوں کے دوران اس کے 137 افسران اور فوجی زخمی ہوئے ہیں، جبکہ مارچ کے اوائل میں لڑائی کے دوبارہ آغاز سے اب تک ہلاکتوں کی مجموعی تعداد 26 ہوگئی ہے اور 1180 زخمی ہوئے ہیں، جن میں 69 کی حالت تشویشناک اور 134 کی حالت درمیانی نوعیت کی ہے۔

بیان میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا کہ جنگ بندی کے اعلان کے بعد سے اب تک 14 اسرائیلی فوجی ہلاک ہوچکے ہیں جن میں سے 10 فوجی خودکش ڈرون حملوں کے نتیجے میں مارے گئے۔

میدانی سطح پر جنوبی لبنان سے داغے گئے راکٹوں اور ڈرون طیاروں کی شناخت کے بعد بالائی جلیل کے متعدد قصبوں بشمول المطلع، مرغلیوت اور المنارہ میں خطرے کے سائرن گونج اٹھے۔

اسرائیلی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن نے بتایا کہ حزب اللہ نے فجر کے وقت سے ہی شمالی اسرائیل کی طرف راکٹوں اور ڈرون طیاروں کو داغنے کا سلسلہ مسلسل جاری رکھا ہوا ہے۔

اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ اس نے اس راکٹ لانچر کو تباہ کردیا ہے جسے گذشتہ رات طبریا کے علاقے کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کیا گیا تھا، اور یہ اعلان بھی کیا کہ انہوں نے لبنانی سرزمین سے آنے والے ایک مشکوک فضائی ہدف کی طرف ایک دفاعی میزائل داغا ہے۔ دوسری طرف حزب اللہ نے دو الگ الگ بیانات میں اعلان کیا ہے کہ اس نے جنوبی لبنان کی فضاؤں میں قابض اسرائیل کے ایک ہرمز 450 طرز کے ڈرون طیارے کا مقابلہ کیا ہے، اور اس کے ساتھ ہی یحمر الشقیف قصبے کے مشرقی مضافات میں قابض اسرائیل کی ایک فوجی ٹکڑی کو نشانہ بنایا ہے، اور تاکید کی ہے کہ یہ کارروائی جنگ بندی کے معاہدے کی بار بار کی جانے والی اسرائیلی خلاف ورزیوں کے جواب میں کی گئی ہے۔

اسی سیاق میں اسرائیلی فوج نے زبردستی بے دخلی کے اقدامات کا دائرہ وسیع کرتے ہوئے جنوبی لبنان کے کئی قصبوں کے باسیوں کو فوری طور پر علاقے خالی کرنے کے دھمکی آمیز انتباہات جاری کیے ہیں، جن میں صیدا کے علاقے میں واقع العاقبیہ، الزراریہ، المروانیہ، صنیبر، النجاریہ، العدوسیہ اور خربہ بصل کے علاوہ جزین کے علاقے میں واقع ملیخ اور کفر حونہ کے قصبے شامل ہیں۔

اسرائیلی جنگی طیاروں نے تول قصبے کے مضافات پر وحشیانہ غارت گری کی، اس کے علاوہ جنوبی لبنان کے دو قصبوں میفدون اور حاروف پر بھی دو فضائی حملے کیے گئے۔

لبنانی وزارتِ صحت نے گذشتہ روز اتوار کو اعلان کیا کہ گذشتہ دو مارچ سے لبنان پر ہونے والے اسرائیلی حملوں اور سفاکیت کے نتیجے میں شہداء کی کل تعداد بڑھ کر 3412 ہوگئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 10 ہزار 269 تک پہنچ چکی ہے۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا کہ دو مارچ سے 31 مئی تک جاری رہنے والی اس وحشیانہ جارحیت کے نتیجے میں مجموعی طور پر 3412 افراد جامِ شہادت نوش کرچکے ہیں اور 10 ہزار 269 زخمی ہوئے ہیں۔

گذشتہ دو مارچ سے قابض اسرائیل نے لبنان کے خلاف اپنی وحشیانہ جارحیت کا دائرہ انتہائی وسیع کردیا ہے، جس کے نتیجے میں ہلاکتوں اور زخمیوں کے علاوہ دس لاکھ سے زائد افراد زبردستی ہجرت پر مجبور ہوئے ہیں، اور رہائشی عمارتوں سمیت بنیادی ڈھانچے کو بڑے پیمانے پر تباہی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

قلعہ شقیف کے اطراف میں قابض اسرائیل کے خلاف تھکا دینے والی لڑائی لڑ رہے ہیں: حزب اللہ

غزہ: لبنانی تنظیم حزب اللہ نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل کی فوج نے جنوبی لبنان میں واقع تاریخی قلعہ شقیف پر اپنے کنٹرول کا پروپیگنڈا کرکے ایک "معنوی اور میڈیا مہم کی کامیابی" حاصل کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ مقاومت کی طرف سے قابض افواج کے خلاف دکھائی جانے والی کارروائیوں کی ویڈیو فلموں کے اثرات کو کم کیا جاسکے۔ حزب اللہ نے پیر کے روز جاری کردہ اپنے ایک بیان میں وضاحت کی ہے کہ اسرائیلی فوج نے پانچ دنوں سے زائد عرصے تک "یحمر الشقیف قصبے اور اس کے آس پاس کے دیہات پر شدید فضائی حملے اور توپ خانے سے بمباری کی جس کا مقصد اس علاقے پر کنٹرول حاصل کرنا اور قلعہ شقیف پر قبضہ کرنا تھا تاہم اسے سخت مقاومت اور شدید فائرنگ کا سامنا کرنا پڑا جس نے قصبے کے جنوبی محوروں سے اس کے غاصبانہ ہدف کو پورا نہ ہونے دیا۔ بیان میں اشارہ کیا گیا کہ قابض اسرائیل کی پیادہ فوج نے ہفتے کی شام تیس مئی سنہ 2026ء کو دھوئیں کی آڑ میں قلعے کے مشرقی حصے سے ناہموار اور غیر مرئی راستوں کے ذریعے قلعے تک پہنچ کر کچھ تصاویر بنائیں جنہیں اسرائیلی فوج نے فوراً ہی شائع کرکے اس جگہ پر اپنے قبضے کا پروپیگنڈا شروع کردیا۔

انہوں نے ذکر کیا کہ قلعہ شقیف مزاحمت کے کسی بھی عسکری وجود سے بالکل خالی تھا اور قابض دشمن کی طرف سے شائع کی جانے والی تصاویر اس علاقے پر اس کے حقیقی کنٹرول کی عکاسی نہیں کرتی ہیں۔ حزب اللہ نے تاکید کی ہے کہ اسرائیلی افواج کو گذشتہ روز فجر کے وقت سے قلعے کے اطراف میں اپنی موجودگی برقرار رکھنے میں شدید مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ وہ اس تاریخی مقام کے نیچے واقع ریسٹ ہاؤس کے قریب پھیلی ہوئی ہیں اور تنظیم کے مجاہدین ان غاصب افواج کے خلاف ایک بھرپور "استنزاف (تھکا دینے والی) جنگ" لڑ رہے ہیں۔

حزب اللہ نے اپنے بیان کے آخر میں اس بات پر زور دیا کہ بعد میں نشر کی جانے والی ویڈیو فلمیں جاری جھڑپوں کی اصل نوعیت اور قلعہ شقیف کے اطراف میں اسرائیلی افواج کو پہنچنے والے جانی و مالی نقصان کے حجم کو واضح طور پر بے نقاب کردیں گی۔ گذشتہ دو مارچ سے قابض اسرائیل نے لبنان پر بڑے پیمانے پر وحشیانہ جارحیت شروع کر رکھی ہے جس کے نتیجے میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اتوار تک 3 ہزار 412 افراد جامِ شہادت نوش کرچکے ہیں اور 10 ہزار 269 زخمی ہوئے ہیں جبکہ اس سفاکیت کی وجہ سے دس لاکھ سے زائد افراد زبردستی ہجرت پر مجبور ہوچکے ہیں۔ قابض اسرائیل جنوبی لبنان کے متعدد علاقوں پر غاصبانہ قابض ہے جن میں سے کچھ علاقے دہائیوں سے اس کے قبضے میں ہیں اور کچھ دوسرے علاقے سنہ 2023ء اور سنہ 2024ء کے درمیان ہونے والی گذشتہ جنگ سے اس کے زیرِ تسلط ہیں جبکہ حالیہ جارحیت کے دوران وہ جنوبی سرحدوں کے اندر تقریباً 10 کلومیٹر تک آگے گھس آیا ہے۔

قابض اسرائیل کے چوبیس گھنٹوں کے دوران غزہ پر حملوں میں دو شہید، چالیس زخمی

غزہ میں وزارتِ صحت نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیل کی وحشیانہ جارحیت کے نتیجے میں دو شہداء کے اجسادِ خاکی اور 40 زخمی غزہ کی پٹی کے ہسپتالوں میں لائے گئے ہیں۔

وزارت نے اپنے ایک بیان میں بتایا ہے کہ گذشتہ دس اکتوبر سے جنگ بندی کے آغاز کے بعد سے اب تک شہداء کی کل تعداد 932 ہوگئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 2859 تک پہنچ چکی ہے اور ملبے سے نکالے گئے اجسادِ خاکی کی تعداد 781 ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو جارحیت کے آغاز سے لے کر اب تک کے مجموعی اعداد و شمار کے مطابق شہداء کی تعداد بڑھ کر 72 ہزار 941 ہوگئی ہے جبکہ زخمیوں کی مجموعی تعداد 1 لاکھ 72 ہزار 967 تک جا پہنچی ہے۔

وزارتِ صحت نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ اب بھی بہت سے مظلوم متاثرین ملبے کے نیچے اور راستوں پر پڑے ہوئے ہیں کیونکہ ایمبولینس کے عملے اور شہری دفاع کی ٹیمیں اس وقت تک ان تک پہنچنے سے بالکل قاصر ہیں۔

قابض اسرائیل کی سفاک افواج نے نازحین اور پناہ گزینوں کے ٹھکانوں پر فضائی اور توپ خانے کی شدید بمباری کے ذریعے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزیوں کا سلسلہ مسلسل جاری رکھا ہوا ہے، اس کے ساتھ ہی نام نہاد پیلی لائن کے اندر عمارتوں کو دھماکوں سے اڑانے اور تباہی پھیلانے کی کارروائیاں کی جارہی ہیں جبکہ دوسری طرف سامانِ تجارت، امداد کی ترسیل اور سفر کی نقل و حرکت پر غاصبانہ پابندیاں اب بھی برقرار ہیں۔

سینکڑوں یہودی آبادکاروں کا مسجدِ اقصی پر دھاوا، مقدس صحنوں کی بے حرمتی

غزہ: یہودی آبادکاروں کے جتھوں نے آج پیر کی صبح قابض اسرائیل کی افواج کے انتہائی سخت سکیورٹی حصار اور سرپرستی میں مسجدِ اقصی مبارک کی باحات پر دھاوے اور ان کی بے حرمتی کا سلسلہ جاری رکھا۔ مقدس شہر کے ذرائع نے بتایا کہ آج پیر کے روز صبح کے وقت ہونے والے ان غاصبانہ دھاووں کے دوران 289 سے زائد یہودی آبادکاروں نے مسجدِ اقصی مبارک کی باحات پر دھاوا بولا۔

ذرائع نے وضاحت کی کہ ان یہودی آبادکاروں نے مسجد کے احاطے میں اشتعال انگیز چکر لگائے اور تلمودی رسومات ادا کیں، اور انہیں قابض اسرائیل کی افواج کی جانب سے سخت ترین سکیورٹی فراہم کی گئی تھی جس نے انہیں مکمل تحفظ فراہم کرکے اس مقدس مقام پر ایک جارحانہ حقیقت مسلط کرنے کی غاصبانہ کوشش کی۔

ذرائع نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ مسجدِ اقصی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اب محض سرسری دھاوے نہیں رہے، بلکہ کسی حقیقی عالمی رکاوٹ کے نہ ہونے کے باعث زمین پر یہودیت کے نئے حقائق مسلط کرنے کے لیے تیزی سے بڑھتے ہوئے اقدامات ہیں، اور ان سنگین خلاف ورزیوں پر ہر طرح کی خاموشی مزید غاصبانہ تسلط کا راستہ کھولتی ہے۔

یہودی آبادکاروں کے ان دھاووں کی رفتار میں یہودی تہواروں اور مناسبتوں کی آڑ میں مسلسل اضافہ دیکھا جارہا ہے، جو کہ مسجد کے اندر زمانی اور مکانی تقسیم مسلط کرنے کی ایک منظم حکمتِ عملی کا حصہ ہے، اور یہ اقدام اس تاریخی اور قانونی حیثیت "اسٹیٹس کو" کو مسلسل سبوتاژ کرنے کے مترادف ہے جو مسجد پر اردن کی تولیت اور اسلامی اوقاف کی انتظامیہ کو تسلیم کرتی ہے۔

میدانِ عمل کی یہ حالیہ پیش رفت مقدس شہر میں حالات کے دوبارہ دھماکہ خیز ہونے کا واضح اشارہ دے رہی ہے، جہاں مبصرین اس بات پر متفق ہیں کہ بین الاقوامی خاموشی کا تسلسل اور انتہا پسند ہیکل الہیٰ کے گروہوں کے ساتھ قابض دشمن کی حکومت کا گٹھ جوڑ پورے خطے کو ایک مذہبی جنگ کی طرف دھکیل رہا ہے، جبکہ دوسری طرف فلسطینی اپنے سینوں کو سپر بنا کر اپنے مقدسات کا دفاع کرنے اور وہاں رباط و استقامت کا سلسلہ جاری رکھنے پر بضد ہیں تاکہ یہودیت اور زبردستی بے دخلی کی تمام غاصبانہ کوششوں کو ناکام بنایا جاسکے۔

حماس کا قابض اسرائیل کو جنسی تشدد کے مرتکب ممالک کی بلیک لسٹ میں شامل کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) نے اقوامِ متحدہ کے متعلقہ اداروں کی جانب سے کی جانے والی تحقیقات، دستاویزی شواہد اور گواہیوں کی بنیاد پر غاصب صہیونی قابض ریاست کو تنازعات کے شکار علاقوں میں جنسی تشدد کی مختلف اقسام کا ارتکاب کرنے والے مجرموں سے متعلق اقوامِ متحدہ کی بلیک لسٹ میں شامل کرنے کے فیصلے کا بھرپور خیر مقدم کیا ہے۔ حماس نے پریس کو جاری کردہ اپنے ایک بیان میں اس قدم کو قابض فوج کی طرف سے ہمارے مظلوم فلسطینی عوام کے خلاف ارادی اور ہولناک منظم جرائم کی توثیق کے لیے ایک نیا دستاویزی ثبوت قرار دیا ہے اور اسے جنگی مجرم قابض رہنماؤں کے طویل عرصے سے منتظر محاسبے کی راہ میں ایک اہم سنگِ میل قرار دیا ہے۔

انہوں نے زور دیا کہ اس فہرست میں نام کا شامل ہونا محض اقوامِ متحدہ کا ایک اندراج یا زبانی بیان بن کر نہیں رہ جانا چاہیے، بلکہ اس کے بعد ایسے عملی اور سخت اقدامات اٹھائے جانے چاہئیں جو جنگی مجرم بنجمن نیتن یاھو کی فاشسٹ حکومت کی طرف سے بین الاقوامی انسانی قوانین اور انسانی حقوق کے تمام عالمی معاہدوں و ضوابط کی سنگین خلاف ورزیوں کو روک سکیں۔ یہ تبھی ممکن ہے جب مذمت کے مروجہ مصلحت پسندانہ دائرے سے فوری طور پر باہر نکل کر مجرموں کا حقیقی احتساب کے کٹہرے میں لایا جائے، ہمارے بے بس فلسطینی عوام کو بین الاقوامی تحفظ فراہم کیا جائے اور ان ہولناک جرائم کے ذمہ داروں کا متعلقہ عالمی عدالتوں میں قانونی تعاقب کیا جائے۔

حماس نے انسانی حقوق کے تمام بین الاقوامی اور انسانی اداروں سے یہ پرزور مطالبہ بھی کیا ہے کہ وہ ہمارے مظلوم فلسطینی عوام کے خلاف قابض دشمن کی جانب سے ڈھائے جانے والے تمام تر مظالم اور انسانیت سوز خلاف ورزیوں کو دستاویزی شکل دینے کے لیے اپنی کوششیں مزید تیز کریں۔ اس کے ساتھ ہی ان کے سفاک کمانڈروں اور سپاہیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور عالمی رائے عامہ کے سامنے ان مجرمانہ ہتھکنڈوں کو بے نقاب کرنے کے لیے کام کریں، تاکہ ان ظالموں کو سزا دلانے اور سزا سے بچ نکلنے کی اس روش کو ختم کرنے میں مدد مل سکے جس نے قابض اسرائیل کو اپنے سنگین جرائم میں مزید اندھا دھند آگے بڑھنے پر شہ دی ہے۔

غزہ کی پٹی کے وسط میں قابض اسرائیل کے فضائی حملے کے نتیجے میں ایک شہری شہید اور ایک زخمی

غزہ: غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی متواتر اسرائیلی خلاف ورزیوں کے تسلسل کے درمیان غزہ کی پٹی کے وسط میں واقع البریج پناہ گزین کیمپ میں ایک سائیکل پر قابض اسرائیل کے فضائی حملے کے نتیجے میں ایک فلسطینی شہری جامِ شہادت نوش کرگیا اور دوسرا زخمی ہوگیا ہے۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی افواج کے ایک ڈرون طیارے نے غزہ کی پٹی کے وسط میں واقع البریج پناہ گزین کیمپ میں ایک بائیسکل کو نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں شہری یوسف رمضان شہید ہوگئے اور ایک اور فلسطینی زخمی ہوگیا۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ قابض دشمن کے توپ خانے نے غزہ کی پٹی کے وسط میں واقع البریج پناہ گزین کیمپ کے شمال مشرقی علاقوں پر شدید گولہ باری کی جس سے علاقے کے باسیوں میں شدید خوف و ہراس اور تناؤ کی لہر دوڑ گئی۔

دوسری طرف قابض افواج نے خان یونس شہر کے شمال مشرق میں رہائشی عمارتوں اور مکانات کو دھماکوں سے اڑانے اور مسمار کرنے کی سفاکانہ کارروائیاں کیں جس کے دوران علاقے میں یکے بعد دیگرے زوردار دھماکوں کی آوازیں سنی گئیں۔ اسی طرح قابض اسرائیل کی عسکری گاڑیوں نے غزہ کی پٹی کے شمال میں واقع بیت لاہیا قصبے کے شمال مشرقی علاقوں کی طرف اندھا دھند اور شدید فائرنگ کی تاہم فوری طور پر کسی کے زخمی ہونے کی معلومات موصول نہیں ہوئیں۔

قابض افواج گذشتہ دس اکتوبر سے جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں کررہی ہیں جبکہ پٹی کے متعدد علاقوں میں بمباری اور تباہی و بربادی کا غاصبانہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔ غزہ میں وزارتِ صحت کے مطابق گذشتہ گیارہ اکتوبر سے جنگ بندی کے آغاز کے بعد سے اب تک شہداء اور زخمیوں کی تعداد 933 شہداء اور 2860 زخمیوں تک پہنچ چکی ہے جبکہ ملبے سے نکالے گئے افراد کی تعداد 781 ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

امتحان کے انعقاد میں فوج کی مدد افسوسناک

سپریم کورٹ نے جمعہ کو نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) کی سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ NEET-UG امتحان سے متعلق بنیادی مسائل اس وقت تک حل نہیں ہوں گے جب تک حقیقی جوابدہی قائم نہیں ہو جاتی۔ عدالت عظمیٰ نے یہ بھی کہا کہ ہمیں نوجوانوں کو مایوس نہیں کرنا چاہیے۔ دریں اثنا، NEET-UG امتحان کے پیپر لیک ہونے کے واقعے کے سامنے آنے کے بعد، ذمہ داری کا تعین کرنے اور آپریشنل سسٹم کو نمایاں طور پر تبدیل کرنے یا اس معاملے پر سخت کارروائی کرنے کے بجائے، امتحان کو محفوظ طریقے سے کرانے کے لیے فوج کو طلب کیے جانے کی اطلاعات ہیں۔ یہ بنیادی طور پر تسلیم کرتا ہے کہ موجودہ نظام اس امتحان کو منصفانہ انداز میں منعقد کرنے سے قاصر ہے۔ اس لیے فوج کی مدد لے کر NEET-UG امتحان کی دیانتداری کو یقینی بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ NEET-UG پیپر لیک ہونے کا جائزہ لینے کے لیے منعقدہ میٹنگ میں سوالیہ پرچہ کی تیاری، پرنٹنگ اور ٹرانسپورٹیشن، سیکورٹی اور امتحانی مراکز تک ان کی ترسیل کو یقینی بنانے کے تمام پہلوؤں پر غور کیا گیا۔ اس کے بعد، 21 جون کو دوبارہ شیڈول ہونے والے NEET امتحان کے سوالیہ پرچوں کو امتحانی مراکز تک پہنچانے میں فضائیہ کی مدد حاصل کرنے کے لیے ایک معاہدہ طے پایا۔ اگر اس تجویز پر عمل درآمد ہو جاتا ہے تو یہ پہلا موقع ہوگا جب فوج کسی قومی داخلہ امتحان کی تنظیم اور انعقاد میں شامل ہوگی۔ دریں اثنا، سپریم کورٹ میں ایک سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی ذاتی طور پر صورتحال کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ کوئی کوتاہی نہ ہو۔ یہ بھی عجیب بات ہے کہ حکومت کو چہرہ بچانے کے لیے وزیر اعظم کے نام کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ پیپر لیک ہونے کے بعد NEET-UG امتحان کی منسوخی واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ اسی طرح کے واقعات کے باوجود NTA نے امتحان کی سالمیت کو یقینی بنانے کے بارے میں کوئی سبق نہیں سیکھا ہے۔ اس بدعنوانی کے نتائج اور اس کے ذریعے کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے کچھ افراد کے اعمال کا خمیازہ 2.2 ملین طلباء نے بھگتا۔ جنہوں نے ایمانداری اور محنت سے امتحان میں شرکت کی۔ پیپر لیک کرنے اور ان کے استحصال میں ملوث گروہوں کی سرگرمیوں کے انکشافات کے شور سے ان طلباء اور ان کے والدین کا درد ڈوب گیا۔ سوال یہ ہے کہ این ای ای ٹی اور دیگر امتحانات میں بے ضابطگیوں کی سابقہ مثالوں کے باوجود، حکومت نے امتحان کو منصفانہ طریقے سے کرانے کے لیے اپنی ہی مشینری اور پولیس پر اعتماد کیوں کھو دیا؟ اگرچہ فوج کا کردار ہنگامی حالات یا شدید موسمی اتار چڑھاؤ کی صورت میں لاجسٹک کوآرڈینیشن اور محفوظ نقل وحمل تک محدود بتایا جارہا ہے لیکن یہ بھی کہا جارہا ہے کہ فوج امتحان کی نگرانی نہیں کرے گی۔ تاہم یہ دیکھنا باقی ہے کہ فوج کی امداد کا دائرہ کیا ہوگا۔ عام طور پر قدرتی آفات اور دیگر ہنگامی حالات میں فوج یا مسلح افواج کو جنگی سطح پر امدادی کارروائیوں کے لیے تعینات کیا جاتا ہے۔ لیکن اب امتحانات کے انعقاد کے لیے بہتر وسائل، ہر سطح پر مانیٹرنگ کے لیے تکنیکی سہولیات اور بڑے پیمانے پر ڈیجیٹل سسٹم کے باوجود پیپر لیک ہونے کے واقعات رونما ہو رہے ہیں اور حکومت اس کو روکنے کے لیے فوج کی مدد لینے پر مجبور ہے، تو اس سے زیادہ افسوس کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

علم وعمل کرتا ہے زمانے میں امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ پیدا

ڈاکٹر شجاعت حسین

دیکھا جو رکھ کے سامنے آئینہ صفات
تصویر کر گیا مجھے عکس جمال ذات

امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں 1979ء کا ایرانی انقلاب عصر حاضر کی منفرد سیاسی و مذہبی تحریک ہے، جس کا مقصد قرآنی اقدار کا نفاذ اور سامراجی طاقتوں کا خاتمہ تھا۔ اس انقلاب کی نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ اسلامی نظریات پر استوار، یہ انقلاب مارکسزم یا مغربی جمہوریت کے بجائے خالص اسلامی اصولوں، شریعت اور ولایتِ فقیہ کے نظریے پر مبنی تھا۔ عوامی اور عوامی شرکت، اس میں کسی روایتی فوجی بغاوت کے بجائے ملک کے تمام طبقوں کے کروڑوں عام شہریوں نے سڑکوں پر آ کر حصہ لیا، جس سے اس کی جڑیں عوام میں مضبوط ہوئیں۔ خود مختاری اور غیر جانبدارانہ پالیسی (نہ شرقی نہ غربی) اس کا بنیادی اصول عالمی سپر پاورز (خصوصاً امریکہ) سے مکمل آزادی تھا، جو "نہ شرقی نہ غربی، جمہوری اسلامی" کے نعرے میں واضح تھا۔ ظلم اور سامراج سے ٹکراؤ یعنی شاہ کی مطلق العنان حکومت اور استکباری طاقتوں کے سامنے ڈٹ جانا اور کمزور وپسماندہ طبقات کی حمایت کرنا اس کا نمایاں ترین جزو تھا۔ روحانی و اخلاقی پہلو: سیاست اور جد و جہد کو روحانیت، تقویٰ اور اخلاقی اقدار کے ساتھ جوڑنا امام خمینی رحہ کی قیادت کا خاصا تھا۔ علاوہ ازیں اس انقلاب نے اس انقلاب کو فکری، تمدنی، ثقافتی، علمی، خواتین کی شمولیت، مساوات، ترقیاتی، سائنسی، تکنیکی، دفاعی، روحانی، شہادتی وکربلائی سے منسوب ہوگیا۔

سن 1979ء کو تاریخ کی کتاب میں امام خمینی رحمہ کے انقلاب کے لیے محفوظ کر دیا گیا۔ آپ نے یہ بات غلط ثابت کر دی کہ بادشاہوں کی شہنشاہیت کا خاتمہ کے لئے طاقت، فوج اور اسلحہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ جیل گئے، جلاوطنی کا سامنا کیا اور طرح طرح کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اور جگ پر عیاں کر دیا کہ بادشاہوں کی حکومت کو علم وعمل، صبر وشکر، جدو جہد، ایثار، پروردگار پر یقین کامل، اور پیغام کربلا پر مکمل عمل سے قوت، فوج اور اسلحہ پر کامیابی و کامرانی حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ آپ نے تاریخ کے اوراق میں رقم کیا

بکھرے ہوئے پیکر کو واحد بنا دیا
ایمان و صبر و ضبط کا شاہد بنا دیا

ہر سال 3 جون کو ایران میں رہبر کبیر آیت اللہ روح اللہ امام سید الموسوی خمینی رحہ کی یوم برسی بڑے ہی جوش، جذبہ وعقیدت سے منایا جاتا ہے۔ آپ کی وفات 3 جون 1989 عیسوی کو حرکت قلب بند ہونے سے تہران میں ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ میر دامادی تھیں اور پدر بزرگوار کا نام سید مصطفیٰ موسوی تھا۔ آپ ایک مزہبی، مہذب اور تعلیم یافتہ گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ ایران کے پہلے رہنما اور بانی انقلاب قرار پائے۔

اسلامی جمہوریہ ایران میں بڑی شان و شوکت سے 36 ویں یوم برسی منائی جارہی ہے جس میں تمام دنیا سے دانشوران، مصنفین، محققین، مبلغین، علماء کرام، ذاکرین، ادباء، شعراء، تاریخ نویس، صحافی، مخلصین، مفکرین اور دیگر علوم وفنون کے ماہرین اس عالیشان تقریب میں قرب وقلب سے مشاہدہ کرر ہے ہیں۔

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں، فکر میں تحریک نہیں، قدرِ توحید نہیں، عمل میں ترجمانی آیات نہیں۔

مندرجہ بالا نکات کی جانب توجہ مبذول کرانے کا اغراض و مقاصد یہ ہے کہ بانی انقلاب اسلامی جمہوریہ ایران، آیت اللہ روح اللہ سید موسوی خمینی رحمۃ اللہ علیہ کی 37 ویں برسی کے موقع پر کشمیر سے کنیا کماری، اودھ سے دکن تک، بہار سے بنگال اور یوں کہا جائے کہ بر صغیر، یوروپ، امریکہ، افریقہ اور عرب ومشرق وسطی ملکوں میں مجلس، اجلاس، سیمنار، سمپوزیم، جلوس، ریلی، جلسہ، ویبنار، یوٹیوب، کلاوڈ اور زوم وغیرہ پر پروگراموں میں بہترین مقررین و مبصرین امام خمینی رحہ کی زندگی، ان کے کمالات، انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی، فضیلت، عظمت اور افادیت پر پر مغز روشنی ڈال رہے ہیں اور ناظرین وسامعین کو آشنا کرار ہے ہیں۔

صحافیوں، کالم نگار، مضمون نگار، اور دانشوران بھی اپنے اپنے قلم کو دوڑا رہے ہیں ساتھ میں شعراء کرام بھی اپنے کلام سے محظوظ کرانے کی کوشش میں لگے ہیں اور نشستوں کا دور ابھی کچھ دن اور جاری رہے گا۔ یہ سلسلہ گزشتہ تین دہائیوں سے مسلسل جاری وساری ہے۔ دنیا تو سب ہمیں عاشقان خمینی رحہ پکار رہی ہے۔ کیا ہم بھی انھیں اس دوران ان کی صفات کو پہچانا اور عمل میں لائے؟ کیا وہی سوال ذہن میں گردش کرتا ہے کہ کہاں وہ اور کہاں

میں؟ امام خمینی رحہ نے حسینی بن کر، کربلا کے پیغام کو اپنا کر بادشاہت وباطل قوتوں سے ٹکرا کر ظلم وستم کو ظلمت کے سمندر میں غرق کر دیا۔ عرب والوں کو نئی روشنی، راہ، جذبہ، حوصلہ، غیرت اور راہ ایمان، وشمع حرات بخشی۔

امام خمینی رحہ کی وہ شخصیت ہے کہ جن کا عمل، علم، دوستی، دشمنی مول لینا، ترک کرنا، بات کرنا، خاموش رہنا، قیام، رکوع، سجود، صبر، شکر، جلاوطنی، صلح، جنگ اور قول وفعل خالص خدا کے لیے رہا ہے۔ وہ علم الٰہی سے مزین و مالا مال تھے۔ ان کی منزلیں ایسی خوبیوں کا خزانہ ہے جسے لوگوں کے لیے بیان کیا جانا چاہیے:

علم کرتا ہے زمانے میں خمینی پیدا
جاہل انسان کو صدام بنا دیتا ہے

امام خمینی رحہ نے مدرسہ قم میں وہ شہرہ آفاق تقریر کی جو ایک عظیم انقلاب کا دیباچہ بن گئی۔ انھوں نے کہا:

میرا دل درد سے پھٹا جارہا ہے۔ میں اس قدر دل گرفتہ ہوں اس شخص (اشارہ محمد رضا شاہ پہلوی) نے ہمیں فروخت کر ڈالا ہماری عزت اور ایران کی عظمت خاک میں ملا ڈالی۔ اہل ایران کا درجہ امریکی کتے سے بھی کم کر دیا گیا ہے اگر شاہ ایران گاڑی کسی امریکی کتے سے ٹکرا جائے تو شاہ کو تفتیش کا سامنا ہوگا لیکن کوئی امریکی خانساماں شاہ ایران یا اعلیٰ ترین عہدے داروں کو اپنی گاڑی سے روند ڈالے تو ہم بے بس ہوں گے، آخر کیوں؟ کیونکہ ان کو امریکی قرضے کی ضرورت ہے۔ اے نجف، قم، مشہد، تہران اور شیراز کے لوگو! میں تمہیں خبردار کرتا ہوں یہ غلامی قبول مت کرو۔ کیا تم چپ رہو گے اور کچھ نہ کہو گے؟ کیا ہمارا سودا کر دیا جائے اور ہم زبان نہ کھولیں؟ یہ تقریر صرف ایرانیوں کے لیے نہیں ہے بلکہ عالم اسلام اور اشرف المخلوقات گے لیے ہے بلکہ خصوصی طور پر بغیرت عرب شیخوں اور حکمرانوں کے لیے ہے جو یہود و نصاریٰ کے تلوے چاٹ رہے ہیں۔

امام خمینی کی یہ آفاقی وابدی تقریر نے ایران کے عوام پر ایسا اثر مرتب کیا کہ سبھی شاہ پہلوی کے خلاف سڑکوں پر آئے اور اپنی زندگی کی فکر کئے بغیر تختہ الٹ دیا۔

حضرت امام خمینی رحہ نے گفتار سے نہیں بلکہ اپنے خالق کائنات پر یقین کامل، کربلا کے پیغام کا مکمل پاسداری، علم وعمل، صبر وشکر، جد و جہد وایثار اور اپنے کردار سے انقلاب پیدا کیا۔ ان کا جہاد صرف سیاسی، سماجی، فکری اور اقتصادی نا تھا بلکہ ان تمام جہادوں کے ساتھ اندرونی جہاد بنفس بھی تھا۔ جس زمانے میں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ امریکہ کے خلاف زبان کھولی جاسکتی ہے، امام خمینی رحہ نے بڑی طاقتوں کے بارے میں پائی جانے والی فکر تبدیل کر کیا نہیں ان کی اوقات یاد دلا دی اور ثابت کر دیا کہ دنیا کی طاقتوں پر ضرب لگائی جاسکتی ہے یہ حقیقت امریکہ کے موجودہ حالات ڈوبتے ٹائٹنیک کے مانند ہے جو اپنے آپ میں خود گواہ ہے۔

یہ واقعہ بھی ہندوستانی علماء کرام، ذاکرین، مقررین وحریت لیڈران کے لیے قابل توجہ ہے کہ پاکستانی فوجی جنرل اور چھٹے صدر، محمد ضیاء الحق امام خمینی رحہ سے ملنے کے لیے تہران گئے۔ ضیاء الحق نے ملاقات کے دوران پاکستان میں انقلاب برپا کرنے کے لیے طریقہ کار دریافت کیا۔ امام خمینی رحہ نے مشورہ دیا کہ پاکستان میں انقلاب لانے سے پہلے آپ کو اپنے آپ میں انقلاب لانا ہوگا۔ یہ اشارہ ان علماء کرام، ذاکرین، مقررین، واعظین، شعراء کرام کے لیے ہے جو صرف منبر، محراب سے اپنی گفتگو، تقریر اور واعظ سے انقلابی بنانا چاہتے ہیں۔ کیا امام خمینی رحہ نے گفتار سے شاہی خاندان اور ان معاون امریکہ کو ایران سے باہر کیا؟ تاریخ کا مطالعہ کریں: اول اور اہم کردار رہا ہے۔

امام خمینی رحہ کے کردار، امانت داری، دیانتداری، ایمان اور توحید کے حوالے سے ایک معقول ومناسب حوالہ موجودہ حالات میں دینا نہایت ضروری ہے کہ فصل زمستان بود۔ کسی تاجر نے امام خمینی رحہ کو زیادہ تعداد میں کمبل دیا یہ کہہ کر کہ اس کمبل کو علماء کرام کے درمیان تقسیم کر دیں گے۔ کثیر تعداد میں کمبل دیکھ کر امام خمینی رحہ کے خادم نے ایک کمبل دینے کا تقاضا کیا، لیکن نہیں دیا، دوسری دفعہ بھی خادم نے اپنے آپ کو سردی سے محفوظ رکھنے کے لیے کمبل مانگا، مگر اس دفعہ بھی امام نے مسترد کر دیا۔ خادم نے مسلسل تیسرے دن بھی کمبل کے لیے مطالبہ کیا تو تاجر کے کمبلوں میں سے ایک عدد بھی نہیں دیا بلکہ اپنا ذاتی کمبل سپرد کر دیا۔ اب یہ بھی تذکرہ کرنا لازمی ہے کہ خادم نے کہا کہ میں آپ کی خدمت کرتا ہوں۔ امام خمینی رحہ نے جواب دیا کہ تم خدمت کرتے ہو لیکن عالم تو نہیں ہو۔ تاجر نے یہ کہہ کر کمبل دیا تھا کہ اسے علماء کے درمیان تقسیم کریں گے۔ شب کے درمیان جب خادم کی آنکھ کھلی تو امام خمینی رحہ کے کمرے کی لائٹ جلتی دیکھی، گھبرا کے کھڑکی سے اندر کی طرف جھانکا تو دیکھتا ہے کہ امام ٹھنڈک سے بچنے کے لیے اپنا عبا جسم پر ڈالے ہوئے ہیں۔ اور دستور کے خلاف کمرے کی لائٹ ٹھنڈک سے بچنے کے لیے جلا رکھی ہے۔

کہانی کا اخلاقی سبق یہ ہے کہ اگر کوئی چیز یا رقم جس کے لیے دی جائے وہ اسی حق یا ذات میں استعمال وخرچ کیا جائے۔

آیت اللہ العظمیٰ روح اللہ سید الموسوی خمینی رحہ دراصل کربلا کی راہ کا ایک بزرگ سپاہی تھا، جس نے باطل قوت کے سامنے انکار کرنا، سلطانِ حریت حسین ابن علی علیہ السلام سے درس حاصل کی، جس نے اولاد زہرہ ہونے کا حق و ثبوت پیش کیا، بے وطن رہا مگر ظالم کے سامنے جھکا نہیں، دنیا کو ثابت کیا کہ جو انسان کربلا سے منسلک ہو جاتا ہے اسے پھر حق پرستی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ آج امام خمینی رحہ کا وہ آفاقی وابدی شخصیت ہے کہ کوئی شخص کے سامنے اپنے ملک کے نظام ومسئلے کا گلہ کریں گے تو وہ شخص ایک ہی لخت میں جواب دے گا "اس ملک کو خمینی جیسے انقلابی شخصیت کی ضرورت ہے۔"

امام خمینی رحہ نے نہ صرف ایران، بلکہ عراق، شام، لبنان، فلسطین، یمن، نائجیریا، افریقہ اور دیگر ممالک میں لوگوں کے دلوں، معاشرے، قصبوں اور گلیوں میں اپنی انقلابی فکر کو روشن کر دیا ہے تبھی تو شور ہے: خمینی خمینی شعار ما (خمینی خمینی ہمارا نعرہ ہے) شہادت افتخار ما (شہادت ہمارا فخر ہے)

انقلاب کا مطلب ہی ہے برائیوں کے خلاف جد وجہد کے ذریعے مثبت تبدیلی مرتب کرنا۔ دنیا کے تاریخ ساز اور مشہور انقلابات اور بھی ہیں ان میں فرانسیسی انقلاب (1789ء)، روسی انقلاب (1917ء)، امریکی انقلاب، صنعتی انقلاب، چینی انقلاب-1949ء، کیوبا کا انقلاب-1959ء اور ہندوستان کا انقلاب 1947ء لیکن ان سب سے منفرد انقلاب اسلامی جمہوریہ ایران قرار پایا۔

شکر معبود کہ راقم الحروف کو رہبر کبیر آیت اللہ روح اللہ امام سید الموسوی خمینی رحہ کی 2013 کی برسی میں شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ رہبر معظم انقلاب اسلامی جمہوریہ ایران آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دام ظلہ کی تقریر کو قریب سے ساعت کا اور ان کے نورانی چہرہ کا دیدار کرنے کا موقع فراہم ہو، ایران کے صدر احمدی نژاد صاحب سے ہاتھ ملانے کا و امام خمینی رحہ کے نوہ پسر، حجت الاسلام والمسلمین سید حسن روحانی دام ظلہ العالی سے مصافحہ کرنے کا موقع ملا، امام خمینی رحہ کے معمولی رہائش کا دیدار کیا۔ الحمد للہ! آپ کی قبر مقدسہ کی زیارت کی۔

"بادِ اجل نے ایک اور چراغ گل کر دیا"

سیّد اقبال حیدر (فرینکفرٹ، جرمنی)

بادِ اجل نے ایک اور چراغ گل کر دیا ہے 15 فروری 1935 یوپی کے شہر ایودھیا سے ابھرنے والا جدید غزل کا ادبی سیارہ 91 سال بعد بھوپال کی خاک اوڑھ کر ہمیشہ کے لئے سو گیا، اردو کے عالمی شہرت یافتہ جدید غزل کے عہد ساز شاعر شاعر، ذی فہم ادیب، ڈاکٹر بشیر بدر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس وقت دنیا کے ادبی منظر نامے پر ان جیسا انقلابی شاعر، دانشور اور مشترکہ تہذیب کا علمبردار ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا، وہ زندگی بھر قلم کے سپاہی بنے رہے انکی آنکھیں ہر ایک کے غم میں اشکبار اور سب کی خوشیوں پر مسکراتی تھیں۔ سیّد محمد بشیر جو ڈاکٹر بشیر بدر کے نام سے دنیا بھر میں مشہور ہوئے، ڈاکٹر بشیر بدر کا بنیادی تعلق ایودھیا سے تھا، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور میرٹھ میں ملازمت کی، میرٹھ کے 1868 کے فرقہ وارانہ فسادات کے دوران ڈاکٹر بشیر بدر کا گھر لائبریری، قیمتی مسودات اور آبائی یادگاریں جل کر راکھ ہو گئیں اس صدمے نے اُن کے دل ودماغ پر گہرا اثر چھوڑا، آپ میرٹھ سے دلبرداشتہ ہو کر بھوپال چلے آئے مگر ان تکلیف دہ یادوں نے مرتے دم تک ان کا پیچھا کیا جس کا ذکر اکثر اپنے اشعار میں بھی کرتے رہے:

لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں
تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں
اُجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے
یہ پھول مجھے کوئی وراثت میں ملے ہیں
تم نے مرا کانٹوں بھرا بستر نہیں دیکھا

دنگا فساد کے شکار نرم ملائم لہجے کے شاعر ڈاکٹر بشیر بدر اپنی تحریروں میں ایک انقلابی تھے اور عام آدمی کے کاز کے لئے لکھتے تھے اور عام انسانوں کی نبض بھی پہچانتے تھے آپ اپنی اس خصوصیت کی وجہ سے اپنے بے شمار مداحوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اردو ادب کو، محبت، تنہائی، ہجرت کے جذبوں سے سرشار شاعری کی کتابیں "اکائی، امیج، آمد، روشنیاں، آس" عطا کرنے والے ڈاکٹر بشیر بدر کی قدآور شخصیت اردو ادب میں بے مثال تھی ان کے اُٹھ جانے سے اردو ادب کا جتنا زبردست نقصان ہوا ہے اس کی تلافی کے امکانات مستقبل قریب میں نظر نہیں آتے۔

> اردو ادب کو، محبت، تنہائی، ہجرت کے جذبوں سے سرشار شاعری کی کتابیں "اکائی، امیج، آمد، روشنیاں، آس" عطا کرنے والے ڈاکٹر بشیر بدر کی قدآور شخصیت اردو ادب میں بے مثال تھی ان کے اُٹھ جانے سے اردو ادب کا جتنا زبردست نقصان ہوا ہے اس کی تلافی کے امکانات مستقبل قریب میں نظر نہیں آتے۔ ہندوستان کے سرکاری "پدم شری" ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر بشیر بدر کا انتقال اردو دنیا کا عظیم نقصان ہے اردو نے ایک عملی ادیب وشاعر کھو دیا اور امن کا پیامبر رخصت ہو گیا۔ نئی غزل کی دنیا کے اس سب سے عظیم شاعر نے اردو زبان وادب کی ترویج واشاعت میں غیر معمولی کردار ادا کیا انھوں نے اپنی شاعری کے سحر سے دبے کچلے افراد کی آواز کو عام کرنے کا کام کیا ان کی شاعری امن وآشتی کا پیغام تھی۔

ہندوستان کے سرکاری "پدم شری" ایوارڈ یافتہ ڈاکٹر بشیر بدر کا انتقال اردو دنیا کا عظیم نقصان ہے اردو نے ایک عملی ادیب وشاعر کھو دیا اور امن کا پیامبر رخصت ہو گیا۔ نئی غزل کی دنیا کے اس سب سے عظیم شاعر نے اردو زبان و ادب کی ترویج واشاعت میں غیر معمولی کردار ادا کیا انھوں نے اپنی شاعری کے سحر سے دبے کچلے افراد کی آواز کو عام کرنے کا کام کیا ان کی شاعری امن وآشتی کا پیغام تھی۔ ڈاکٹر بشیر بدر کی 10 سالہ بیماری کے بعد موت نے اردو زبان وادب کے شیدائیوں کو سکتے میں ڈال دیا، ان کے انتقال کی خبر سے ادبی دنیا میں صفِ ماتم بچھ گئی ہے۔ ڈاکٹر بشیر بدر کا موت کے ہاتھوں بے بس ہو کر ہمارے درمیان سے اٹھ جانا صرف اردو والوں کا ناقابلِ تلافی نقصان ہی نہیں بلکہ پوری عالمِ انسانیت کا نقصان ہے۔ آپ انسانیت کے شیدائی اور علمبردار تھے آپ کا دل سوز محبت سے لبریز تھا۔ تمام انسانوں کے دل کا درد اپنے دل میں محسوس کرتے تھے۔ آپ ہمارے ان شاعروں میں سے تھے جو ادبی محفلوں، گروہوں اور طبقوں میں اتنے ہی مقبول تھے جتنے عوام میں۔ آپ شاعری برائے شاعری کے قائل نہیں تھے بلکہ مقصدیت کو اولیت کا درجہ دیتے تھے اور آپ کا مقصد اپنی ذات کی تشہیر نہیں بلکہ ان اقدار کی تشہیر تھا جو انسان کو ارفع واعلیٰ بناتی ہیں آپ کی اسی خصوصیت نے آپ کو مقبولیت کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچا دیا تھا ڈاکٹر بشیر بدر مشاعروں کی جان تھے کسی بھی مشاعرے میں انکی شمولیت کو مشاعرے کی کامیابی کی ضمانت سمجھا جاتا تھا۔ ڈاکٹر بشیر بدر سے میری ہندوستان ہی میں 90 کی دہائی میں 2 مشاعروں میں ملاقات رہی پھر جرمنی سے فون پر اکثر بات ہوتی تھی، میری شاعری پر آپ کا مضمون میری کتاب "بے آب زمینیں" میں چھپ چکا ہے آپکا میری دعوت پر فرینکفرٹ میں مشاعرے میں شرکت کا پروگرام تھا بعد ازاں ہمیں ملکر لندن بھی جانا تھا جو آپ کی طبیعت کی ناسازی کے سبب نہ ہو سکا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ پروردگار مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیں اور ان کے لواحقین کو صبر وتحمل عطا فرمائے۔

□□□

اردو زبان میں نعت گوئی کا فن

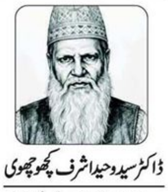

ڈاکٹر سید وحید اشرف کچھوچھوی

اردو اور فارسی ادب میں فصاحت و بلاغت اور معانی و بیان کے سارے مسائل عربی زبان سے ماخوذ ہیں۔ معانی و بیان پر پہلے عربی زبان میں کتابیں لکھی گئیں اور پھر فارسی میں ان مسائل کو داخل کیا گیا۔ فارسی زبان سے اردو میں یہ مسائل لے لیے گئے۔ اردو اور فارسی زبان میں اب تک ادب کے حسن و قبح کا معیار یہی تھا جو قرآنی بنیادوں پر قائم تھا۔ اسی لیے ان کے درسوں میں عربی و فارسی بلکہ اردو کے بھی ادبیات کے طالب علم کو ان اصولوں کو جاننا ضروری تھا۔ اس کا فائدہ یہ تھا کہ طالب علم کو بنیادی طور پر شعر فہمی کا ذوق ہو جاتا تھا اور وہ شعر کے محاسن اور معائب کو شعر سمجھ لیتا تھا۔ شعرفہمی کے لیے یہ بنیادی لوازم ہیں اس کے بغیر جدید تنقید محض عبارت آرائی ہوگی۔

مذکورہ بالا لوازمات سے قطع تعلق کر لینے کے سبب آج طلباء کو محاسن ومعائب شعر کے سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

ہماری ساری کلاسیکی شاعری انھیں اصولوں کی پابند ہے۔ ان اصولوں سے قطع تعلق کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اب طلباء اپنی کلاسیکی شاعری سے ناواقف ہوتے جارہے ہیں۔ ایران کا حال کچھ اس سے بھی برا ہے۔ ایرانی طلباء خود اپنی کلاسیکی شاعری سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہ مغربی اثرات کا نتیجہ ہے۔ تمام اصناف سخن میں جو حسن اور اثر پیدا ہوتا ہے وہ انھیں اصولوں کی پیروی سے ہوتا ہے۔ خواہ لکھنے والے کو اس کا پورا علم نہ ہو۔ کیونکہ یہ اصول ہماری روزمرہ زندگی میں رچ بس گئے ہیں ہماری زبان کی ساخت و پرداخت انھیں اصولوں پر ہوئی ہے۔ اور زبان بن جانے کے بعد یہ اصول مرتب ہوئے ہیں۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زبان پہلے بنتی ہے اور اس کے اصول وقواعد بعد میں اہل علم مرتب کرتے ہیں۔ اردو زبان میں یہ اصول وقواعد کسی قدر پیچیدہ ہیں۔ یہی وجہ ہے بابائے عبدالحق۔ پہلے کسی نے ان کی طرح باریک بینی سے اردو قواعد مرتب نہیں کی۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی بات اُن سے چھوٹ گئی ہو۔ (یہاں اس وقت کوئی کتاب میرے پیش نظر نہیں ہے) اس وقت ہمارے سامنے زیر بحث مسئلہ اردو زبان میں ضمیر آپ، تو، تمہارا اور تیرا یعنی ضمیر واحد حاضر کے استعمال کا ہے۔ کیونکہ نعتیہ شاعری میں کبھی کبھی بعض لوگ ابھی تک ان کے استعمال پر تشکیک میں مبتلا ہیں۔ چونکہ ہمارے پیش نظر اردو قواعد کی کوئی کتاب نہیں ہے اور اس کی چنداں ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ ضمیروں کا استعمال ہم روزمرہ اور محاورہ کے مطابق کرتے ہی رہتے ہیں اور اصول تو ہمارے محاورہ کی بنا پر بنتے ہیں۔ اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں ضمیر واحد حاضر کا استعمال عام بول چال میں نہیں ہوتا اور نثری تحریر میں بھی عام طور سے نہیں ہوتا۔ انگریزی میں بھی ایسا ہی ہے۔ اردو میں "تو" کے بجائے تم اور آپ استعمال ہوتے ہیں۔ فارسی میں "تو" کے بجائے "تان" اور "شما" استعمال ہوتے ہیں۔

ہماری کلاسیکی کی شاعری میں "تو" کا استعمال ہوتا ہے اور اس آج بھی شعر میں بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ ہمارے ہی زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو "تُو" کو حرف تحقیر کا ہم معنی سمجھتے ہیں۔ اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کو بھی آپ اور جمع کے صیغہ میں خطاب کرتے ہیں، غالبًا ان کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ یہی لوگ سب سے زیادہ مودب اور صحیح العقیدہ ہیں لیکن یہ مسئلہ خالص زبان کا ہے۔ ہم کو دیکھنا یہ ہے کہ اردو زبان میں یہ کس طرح استعمال ہوتا ہے۔ زبان کسی گروہ کی اجارہ داری نہیں ہے۔ صرف "تو" پر بحث کرنے سے پہلے ہم یہ دیکھیں گے کیا اللہ تعالیٰ کو جمع کے صیغے میں خطاب کرنا درست ہے؟ اس سلسلہ میں ہمیں قرآن ہی سے ہدایت حاصل کرنی ہوگی۔ پورے قرآن پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے متکلم کا صیغہ استعمال کیا ہے تو واحد اور جمع دونوں میں استعمال کیا ہے اور یہ اس کا حق ہے۔ عربی میں صیغہ متکلم میں تثنیہ نہیں ہوتا۔ اس لیے جب اللہ تعالیٰ خود جمع متکلم کا صیغہ استعمال کرے تو وہ تثنیہ نہیں ہو سکتا اور جب دو نہیں ہو سکتے تو تیسرے کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ اگر عربی میں تثنیہ کو چھوڑ کر جمع کا صیغہ استعمال کرنا بے محل ہوتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کا اپنے لیے نحن استعمال کرنے سے نہ تثنیہ ہو سکتا نہ جمع۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے واحد ہی کا مفہوم نکلتا ہے۔ عربی زبان میں تثنیہ نہ ہونے کی حکمت بھی اس سے ظاہر ہوتی ہے اور اس سے عربی زبان کی ایک عجیب وغریب خوبی کا بھی پتہ چلتا ہے۔

لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ بندہ حاضر اور غائب کے صیغے میں اللہ تعالیٰ کو کس طرح خطاب کرے؟ قرآن میں جہاں کہیں خدا نے اپنے کو بندہ سے مخاطب کرایا ہے وہاں صرف واحد کے صیغہ ہی میں خطاب کرایا ہے۔ واحد حاضر کے صیغہ میں ک، انت اور واحد غائب کے صیغہ میں ہٗ اور ھو۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ بندے اللہ تعالیٰ کو واحد ہی کے صیغہ میں خطاب کریں۔

اردو میں واحد حاضر "تُو" ہے، اس کا استعمال تحقیر کے لیے بھی ہوتا ہے اور تعظیم کے لیے بھی۔ لیکن محل پر یہ احتمال باقی نہیں رہتا کہ یہ لفظ تحقیر کے لیے ہے یا تعظیم کے لیے۔ یعنی موقعہ استعمال پر معنی قطعی طور پر متعین ہو جاتا ہے۔ اگر اس کا استعمال اس طرح ہو کہ دونوں معانی مراد لیے جاسکیں تو اس کا استعمال ہرگز جائز نہ ہوگا۔ اور اگر اللہ ورسول کے لیے ہے تو احتمال کفر بھی ہے۔ "تو" کا استعمال جب تحقیر کے لیے ہوتا ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ مخاطب اپنے وجہ تحقیر میں فرد ہے اور اگر ایسا نہ بھی ہو تب بھی اس لفظ کو جس قصوروار کے لیے بطور تحقیر کوئی استعمال کرے تو وہ اسے یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس قصوروار میں دوسرے کو شامل کرے۔ اس لیے اگر وہ اپنے غصہ کا اظہار ہی کرنا چاہتا ہے تو لفظاً "تو" استعمال کرتا ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ صرف ایک ہی شخص کو قصوروار ٹھہراتا ہے دوسرے کو نہیں۔

"تو" کا استعمال کبھی اپنے برابر والے ایک دوسرے کے لیے کرتے ہیں۔ جہاں کوئی چیز محل ادب ولحاظ نہیں ہوتی بلکہ شائستگی کا بھی لحاظ رکھنا ضروری نہیں ہوتا اور اکثر بے تکلفی ہوتی ہے یا پیار ومحبت کا جذبہ ہوتا ہے۔ لیکن کسی بھی بڑے آدمی کو اس طرح خطاب کرنا بے ادبی ہوگی۔

اردو شاعری میں ہمارے قدماء سے لے کر آج تک سبھی شعراء بشمول صوفی شعراء نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے "تو، تیرا، تیرے" کا استعمال کیا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں فرد ہے۔ اس فردیت کا اظہار اردو میں "تُو" اور فارسی میں "تُو" سے ہوتا ہے۔ یہ استعمال ابتداء سے بکثرت رائج ہے۔ اس لیے مثالوں کی ضرورت نہیں۔ اس کے قدماء اور بزرگ شعراء سے بھی مثالیں نہیں پیش کی جاسکتیں۔ موجودہ دور میں اگر بزرگ شخصیت بھی اس اصول کے خلاف روش اختیار کرے تو اُسے سند کے طور پر نہیں پیش کیا جاسکتا۔

فارسی میں آپ کی جگہ "تان" استعمال کرتے ہیں اور یہ بھی روزمرّہ کے آداب میں داخل ہے، اس میں سب سے برابر والے شریک ہیں۔ فارسی نعتیہ شاعری میں سیدنا عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے "تو" اور "توئی" کا استعمال بکثرت ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے ضمیر استعمال کرنے کا طریقہ شعر میں رہا ہے کہ اگر ضمیر حاضر ہے یا غائب واحد ہے اور لفظ ظاہر ہے تو اس کے لیے فعل بھی واحد لاتے ہیں اور اگر ضمیر ظاہر نہیں ہے تو ایسے موقع پر فعل جمع لا سکتے ہیں۔

یہ صرف فارسی زبان کی خصوصیت ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے مثالیں ہیں۔ پہلے ایک شعر نقل کیا جاتا ہے جس میں خدا کو بطور فاعل استعمال کیا ہے۔ حافظ شیرازی کہتے ہیں:

اگر خدائے کسے راہبر گناہ نگیرد
زمیں بنالہ در آید زمانہ آہ نگیرد

(جاری)

ایس ٹی بس بیڑے کو 2047 تک مکمل طور پر الیکٹرک بنانے کا ہدف

اعلیٰ سطحی اجلاس کے دوران وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے روڈ میپ کا جائزہ لیا، صاف ستھری اور پائیدار عوامی ٹرانسپورٹ کو فروغ دینے، مسافروں کی سہولیات بہتر بنانے اور ریاست بھر میں کاربن کے اخراج کم کرنے پر تبادلۂ خیال

ممبئی: حکومتِ مہاراشٹر نے عوامی نقل وحمل کے نظام کو جدید اور ماحول دوست بنانے کے لیے ایک اہم منصوبہ تیار کیا ہے، جس کے تحت 2047 تک مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ایس ٹی) کے پورے بس بیڑے کو الیکٹرک بسوں میں تبدیل کیا جائے گا۔ اس منصوبے کا جائزہ پیر کے روز ممبئی میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی صدارت میں منعقدہ ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں لیا گیا۔ اجلاس میں صاف ستھری اور پائیدار عوامی ٹرانسپورٹ کو فروغ دینے، مسافروں کی سہولیات بہتر بنانے اور ریاست بھر میں کاربن اخراج کم کرنے پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اجلاس میں وزیر ٹرانسپورٹ پرتاپ سرنائک اور دیگر سینئر حکام بھی موجود تھے۔ ریاست کے ''وکست مہاراشٹر'' وژن کے تحت ایس ٹی کارپوریشن نے 2029 تک اپنے 50 فیصد بس بیڑے کو الیکٹرک بنانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ اس کے بعد 2035 تک یہ تناسب 80 فیصد تک پہنچایا جائے گا، جبکہ 2047 تک مکمل بیڑے کو برقی بسوں میں تبدیل کرنے کا منصوبہ ہے۔ وزیر اعلیٰ فڑنویس نے حکام کو ہدایت دی کہ الیکٹرک بسوں کے لیے چارجنگ اسٹیشنز اور دیگر ضروری بنیادی ڈھانچے کی تنصیب کے کام

میں تیزی لائی جائے۔ انہوں نے زور دیا کہ بڑھتے ہوئے الیکٹرک بس بیڑے کے ساتھ چارجنگ نیٹ ورک کی توسیع بھی ضروری ہے تاکہ بس خدمات بلا رکاوٹ جاری رہ سکیں۔ اجلاس کے دوران وزیر اعلیٰ نے آپریشنل کارکردگی بہتر بنانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کے استعمال پر بھی زور دیا۔ انہوں نے حکام کو ہدایت دی کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی مدد سے ان روٹس کا مطالعہ کیا جائے جہاں الیکٹرک بسیں مؤثر انداز میں چلائی جاسکتی ہیں، تاکہ موزوں راستوں کی نشاندہی کی جاسکے۔ فڑنویس نے مزید ہدایت دی کہ منصوبے کے تحت فراہم کی جانے والی نئی بسوں کا ڈیلیوری کے سات دن کے اندر معائنہ مکمل کیا جائے تاکہ انہیں جلد از جلد خدمات میں شامل کیا جاسکے۔ انہوں نے الیکٹرک موبلٹی کے لیے ایک جامع نظام قائم کرنے پر بھی زور دیا، جس میں مینٹیننس مراکز اور دیگر آپریشنل سہولیات شامل ہوں۔

اس کے علاوہ حکام کو نجی بس آپریٹروں کے زیر استعمال روٹس کا جائزہ لینے اور وہاں الیکٹرک بس خدمات متعارف کرانے کے امکانات کا بھی مطالعہ کرنے کی ہدایت دی گئی۔

ریاست کی موجودہ الیکٹرک وہیکل پالیسی کے تحت عوامی ٹرانسپورٹ میں الیکٹرک بسوں کے فروغ کے لیے مختلف مراعات فراہم کی جارہی ہیں۔ پالیسی کے مطابق 1500 الیکٹرک بسوں کے لیے گاڑی کی قیمت کا 10 فیصد یا زیادہ سے زیادہ 20 لاکھ روپے فی بس سبسڈی دی جارہی ہے۔ فی الحال ایم ایس آر ٹی سی جی سی سی ماڈل کے تحت 5150 الیکٹرک بسوں کے ایک بڑے منصوبے پر عمل درآمد کررہی ہے۔ وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کہا کہ یہ اقدام مسافروں کو جدید، آرام دہ اور آلودگی سے پاک سفری سہولت فراہم کرے گا، جبکہ ریاست کے ماحولیاتی اہداف کے حصول میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔

ممبئی میں 'یادِ امامِ راحلؒ' کے عنوان سے عظیم الشان اجتماع

پروگرام میں علمائے کرام، سماجی شخصیات، نوجوانوں، خواتین اور بچوں سمیت مختلف طبقاتِ فکر سے تعلق رکھنے والے سیکڑوں افراد کی شرکت

ممبئی: بانیٔ انقلابِ اسلامی روح اللہ خمینیؒ کی حیاتِ مبارکہ، افکار اور خدمات کو خراجِ عقیدت پیش

کرنے کے لیے ممبئی کے ڈونگری علاقے میں واقع قیصر باغ ہال میں ''یادِ امامِ راحلؒ'' کے عنوان سے ایک شاندار اور پُروقار اجتماع کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں علمائے کرام، سماجی شخصیات، نوجوانوں، خواتین اور بچوں سمیت مختلف طبقاتِ فکر سے تعلق رکھنے والے سیکڑوں افراد نے شرکت کی۔ تقریب کا مقصد امام خمینیؒ کے پیغامِ عدل، ظلم کے خلاف مزاحمت، روحانی بیداری اور انسانیت کے درمیان اتحاد و اخوت کے نظریات کو اجاگر کرنا تھا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ امام خمینیؒ کی تعلیمات آج بھی دنیا بھر میں کروڑوں انسانوں کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔ اجتماع سے معروف عالم دین آغا مجاہد آغا مجاہد حسین، محمد قاضی اکسری اور حسین رضوی کراروی نے خطاب کیا۔ مقررین نے امام خمینیؒ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مزاحمت، خودداری اور انسانی وقار کے تصور کو عالمی سطح پر نئی جہت عطا کی۔ انہوں نے کہا کہ امام خمینیؒ کی فکر صرف ایک ملک یا قوم تک محدود نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے امید، انصاف اور آزادی کا پیغام ہے۔ ان کے نظریات آج بھی مظلوم اقوام اور انصاف پسند افراد کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اس موقع پر معروف شاعر و محقق معراج مہدی نے اپنے فکر انگیز کلام کے ذریعے سامعین کو مسحور کردیا، جبکہ نظامت کے فرائض حیدر عباس رضوی نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ انجام دیے۔ پروگرام کی ایک نمایاں کشش فارسی زبان میں پیش کیا جانے والا ''سلام فرماندہ'' تھا، جسے بچوں اور نوجوانوں نے بھرپور انداز میں پیش کیا اور حاضرین نے اسے بے حد سراہا۔ اس کے علاوہ بچوں کے لیے تصویری نمائش اور مصوری کے مقابلے کا بھی اہتمام کیا گیا، جس کے ذریعے نئی نسل کو امام خمینیؒ کی فکر اور خدمات سے روشناس کرانے کی کوشش کی گئی۔ خواتین کی شرکت کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے، جبکہ ثقافتی پروگراموں میں حصہ لینے والے بچوں کی حوصلہ افزائی کے لیے انہیں تحائف بھی پیش کیے گئے۔ تقریب کے اختتام پر نیاز کا اہتمام کیا گیا، جس نے شرکاء کے درمیان اخوت، یکجہتی اور سماجی ہم آہنگی کے جذبات کو مزید فروغ دیا۔ اس تقریب کا مشترکہ طور پر کئی مذہبی، تعلیمی، نوجوانوں اور سماجی تنظیموں نے اہتمام اور تعاون کیا، جن میں اثنا اشعری یوتھ فاؤنڈیشن (IAYF)، شیعہ علماء اسمبلی، مجمع علماء وخطباء، محفل ثانی زہرا، KSI فیوچر فورس، اور ممبئی اور ہندوستان بھر سے متعدد دیگر اداروں نے شرکت کی۔ ان کی اجتماعی کوششیں امام خمینی (رح) کی تعلیمات اور میراث کے تحفظ اور فروغ کے لیے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتی ہیں۔ منتظمین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ مستقبل میں بھی امام خمینیؒ کے افکار سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے تعلیمی، ثقافتی اور سماجی سرگرمیوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے تاکہ نئی نسل کو عدل، مزاحمت، روحانیت اور خدمتِ انسانیت کے اعلیٰ اصولوں سے روشناس کرایا جاسکے۔ ''یادِ امامِ راحلؒ'' کا یہ اجتماع ایک بار پھر اس حقیقت کا مظہر ثابت ہوا کہ امام خمینیؒ کا پیغامِ عدل، وحدت، مزاحمت اور خدمتِ انسانیت آج بھی نسل در نسل دلوں کو متاثر کررہا ہے اور عصرِ حاضر کے عالمی چیلنجز کے تناظر میں اپنی معنویت برقرار رکھے ہوئے ہے۔

ممبئی-پونے ایکسپریس وے پر بھیانک سڑک حادثہ

کھوپولی میں کنٹینر الٹنے سے 2 افراد کی موت، بزرگ خاتون سمیت 3 افراد زخمی

کھوپولی: ممبئی-پونے ایکسپریس وے پر پیر کی صبح ایک بڑے حادثے میں دو لوگوں کی موت ہوگئی اور ایک کنٹینر ٹرک الٹنے کے بعد ایک 80 سالہ خاتون شدید زخمی ہوگئی اور پھر دوسرے ٹرک سے ٹکرا گئی، جس سے مہاراشٹر کی مصروف ترین شاہراہوں میں سے ایک پر گھنٹوں ٹریفک میں خلل پڑا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق حادثہ صبح ساڑھے چار بجے کھوپولی کے قریب اس وقت پیش آیا جب ایک کنٹینر گاڑی بے قابو ہوکر ایکسپریس وے پر الٹ گئی۔ کچھ ہی لمحوں بعد ایک اور ٹرک الٹنے والی گاڑی سے ٹکرا گیا جس کے نتیجے میں خوفناک تصادم ہوا جس کے نتیجے میں ٹرک میں سوار دو افراد موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔ چاول سے لدے ٹرک کا ڈرائیور، جو پونے سے ممبئی کی طرف جارہا تھا، گاڑی پر قابو کھو بیٹھا اور اس سے آگے ایک

کنٹینر ٹرک سے ٹکرا گیا۔ ٹرک ڈرائیور اور کلینر موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ کنٹینر ڈرائیور اور ارٹیگا کے دو مسافر شدید زخمی ہوگئے۔ تقریباً ایک گھنٹے تک چاول اور تیل کے بہنے سے چاروں لین کی ٹریفک متاثر رہی جس کے بعد ایک ایک کر کے کلیئر کردیا گیا۔ ایک معمر خاتون، جس کی عمر تقریباً 80 سال ہے، گزرنے والی کار میں سفر کررہی تھی، اس واقعے میں شدید زخمی ہوگئی اور اسے طبی امداد کے لیے لے جایا گیا۔ اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ جائے حادثہ سے ویڈیوز اور ڈرون فوٹیج، جواب بڑے پیمانے پر آن لائن گردش کررہی ہیں، تباہی کے پیمانے کو ظاہر کرتی ہیں۔ ٹرک میں سے ایک ٹرک ٹکرانے کی وجہ سے مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور بعد میں ریسکیو ٹیموں نے اسے سڑک کے کنارے منتقل کردیا۔ منظرناموں نے جائے حادثہ کے پیچھے کلومیٹر تک پھیلے ہوئے ایک بڑے ٹریفک جام کو بھی اپنی گرفت میں لے لیا، متاثرہ حصے میں گاڑیاں رینگ رہی تھیں۔

مہاراشٹر حکومت نے لاکھوں 'لاڈکی بہن' کو دھوکہ دیا ہے

اسکیم کے تحت 80 لاکھ مستحقین کو ادائیگی سے روک دینے پر سپریہ سولے نے کی تنقید

ممبئی: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار دھڑے) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے لاڈکی بہن اسکیم سے 80 لاکھ خواتین کو نااہل قرار دینے پر حکومت پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاڈکی بہن یوجنا کے تحت 80 لاکھ خواتین کو نااہل قرار دیا گیا ہے۔ اس اسکیم کو انتخابی سیزن کے دوران مناسب جانچ پڑتال کے بغیر عجلت میں لاگو کیا گیا۔ یہ واقعی عجیب بات ہے کہ تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد حکومت کو اچانک احساس ہوا کہ 80 لاکھ خواتین اس اسکیم کے تحت نااہل ہیں۔ یہ سیاسی، انتظامی اور نفاذ کے لحاظ سے اس حکومت کی اجتماعی اور سراسر ناکامی کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومت کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے خواتین کو دھوکہ دیا ہے۔ عیاں رہے کہ مہاراشٹر میں مہایوتی حکومت کی طرف سے شروع کی گئی وزیر اعلیٰ کی لاڈکی بہن یوجنا ایک انتہائی مہتواکانکشی اقدام ہے۔ اس اسکیم کا اعلان 2024 کے اسمبلی انتخابات سے چھ ماہ قبل کیا گیا تھا۔ یہ انتہائی مقبول ثابت ہوا اور اسے زبردست ردعمل ملا۔ اس اقدام کے تحت، 2.5 لاکھ روپے سے کم سالانہ آمدنی والے خاندانوں کی خواتین کو ماہانہ 1500 روپے کی مالی امداد ملتی ہے۔ تاہم 2024 کے اسمبلی انتخابات کے بعد اقتدار میں واپس آنے پر، مہایوتی حکومت نے ان 'لاڈکی بہنوں' کے لیے اپنی ای کے وائی سی تصدیق کو مکمل کرنا لازمی قرار دیا۔ حکومت نے مستفید ہونے والوں پر زور دیا کہ وہ اپنی اہلیت کی تصدیق کے لیے اس ای کے وائی سی عمل کو مکمل کریں۔ اس کے بعد مہایوتی حکومت نے ای کے وائی سی تصدیق کی آخری تاریخ کو کئی بار بڑھایا۔ آخر کار، ای کے وائی سی مکمل کرنے کی آخری تاریخ مارچ 2026 مقرر کی گئی تھی۔ حکومت نے اس تاریخ کے بعد مزید کوئی توسیع نہیں دی۔ تاہم اب ڈیٹا سامنے آیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس ای کے وائی سی تصدیقی عمل کے بعد خواتین کی ایک بڑی تعداد کو اسکیم کے لیے نااہل قرار دیا گیا ہے۔ ریاست بھر میں 80 لاکھ خواتین کو اس اسکیم سے باہر رکھا گیا ہے۔ ایک سینئر اہلکار کے مطابق تقریباً 80 لاکھ خواتین کو اس اسکیم کے لیے نااہل قرار دیا گیا ہے۔ اس کی وجوہات میں اپنے ای کے وائی سی کو اپ ڈیٹ کرنے میں ناکامی، مقررہ مدت کے اندر مطلوبہ دستاویزات جمع کرانے یا اپ ڈیٹ کرنے میں ناکامی، یا اہلیت کے دیگر معیارات پر پورا اترنے میں ناکامی شامل ہیں۔ اسکیم کے تحت فائدہ اٹھانے والوں کی ابتدائی تعداد 24.6 ملین تھی۔ تاہم ان 80 لاکھ خواتین کی نااہلی کے بعد مستفید ہونے والوں کی موجودہ تعداد 16.6 ملین رہ گئی

مہایوتی حکومت کے پہلے 100 دنوں کی کارکردگی پر سخت تنقید

کانگریس لیڈر اشرف اعظمی نے بی جے پی-شیوسینا کے 100 دنوں کی کارکردگی کو 'منگیری لال کے سنہرے سپنے' قرار دیا

ممبئی: ممبئی میونسپل کارپوریشن میں کانگریس کے گروپ لیڈر اشرف اعظمی نے مہاراشٹر میں برسرِ اقتدار بی جے پی-شیوسینا مہایوتی حکومت کے پہلے 100 دنوں کی کارکردگی پر سخت تنقید کرتے ہوئے اسے ''منگیری لال کے سنہرے سپنے'' قرار دیا ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اشرف اعظمی نے کہا کہ ممبئی کے عوام کو امید تھی کہ مہایوتی کا پہلا بجٹ وزیر اعظم کے ''سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس'' کے اصول پر مبنی ہوگا، لیکن حقیقت اس کے برعکس سامنے آئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کے چند منتخب کارپوریٹروں کو بڑے پیمانے پر فنڈز فراہم کیے گئے، جبکہ میئر کو تقریباً 250 کروڑ روپے کا سب سے بڑا صوابدیدی فنڈ دیا گیا۔ ان کے مطابق میونسپل کمشنر نے مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لیے تقریباً 800 کروڑ روپے کی تجویز پیش کی تھی، لیکن مہایوتی حکومت نے اس میں کٹوتی کرکے اس کا فائدہ چند مخصوص افراد تک محدود کردیا۔ اشرف اعظمی نے کہا کہ موجودہ حکومت کے طرزِ عمل سے یہ تاثر پیدا ہورہا ہے کہ یہ ''کچھ لوگوں کی، کچھ لوگوں کے ذریعے اور کچھ لوگوں کے لیے'' چلائی جانے والی حکومت ہے۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ بی جے پی کو میونسپل کارپوریشن میں اپنا نیا نعرہ ''پہلے خود، پھر پارٹی اور آخر میں ممبئی کے عوام'' اختیار کرلینا چاہیے۔ انہوں نے مہایوتی رہنماؤں کے اس دعوے پر بھی سوال اٹھایا کہ انہوں نے پہلے 100 دنوں میں شفاف اور صاف ستھرا انتظامیہ

فراہم کیا اور تقریباً ایک ہزار کروڑ روپے کے ٹینڈرز منسوخ کیے۔ اعظمی نے کہا کہ یہ تمام ٹینڈرز اس وقت جاری کیے گئے تھے جب میونسپل کارپوریشن میں منتظم کا راج تھا، جو خود ریاستی حکومت کے ماتحت کام کررہا تھا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر ان ٹینڈرز میں بے ضابطگیاں تھیں تو کیا ریاستی حکومت کو اس کی اطلاع نہیں تھی؟ انہوں نے بائیکلہ چڑیا گھر کی توسیع، فٹ پاتھ ریلنگ، تعلیمی سامان کی خریداری اور دیگر بڑے منصوبوں کے ٹینڈرز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان تمام فیصلوں کی منظوری حکومت کی معلومات کے بغیر ممکن نہیں تھی۔ کانگریس لیڈر نے مطالبہ کیا کہ گزشتہ پانچ برسوں میں منتظمین کی جانب سے منظور کیے گئے تمام منصوبوں اور فیصلوں کی ازسرِ نو جانچ کی جائے اور تمام فائل نوٹنگز، ایجنڈے، مباحث اور منظوریوں کو عوام کے سامنے لایا جائے تاکہ حقیقی معنوں میں شفافیت اور جوابدہی قائم ہوسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر مہایوتی حکومت ٹینڈرز منسوخ کرنے کا کریڈٹ لے رہی ہے تو اسے ایسے متنازع ٹینڈرز کی منظوری کی ذمہ داری بھی قبول کرنی چاہیے۔ اشرف اعظمی نے گرگائی آبی منصوبے کے حوالے سے بھی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ عوام کے پیسے بچانے کا اصل کریڈٹ اپوزیشن کو جاتا ہے۔ ان کے مطابق پہلے ایک بھاری مالیاتی تجویز پیش کرنا، پھر اسے واپس بھیجنا اور بعد میں اسی منصوبے کو منظوری دے کر بچت کا دعویٰ کرنا محض دکھاوا ہے۔ تعلیمی سامان کی خریداری کے معاملے پر انہوں نے کہا کہ مہاپورٹل کے ٹینڈر کو منسوخ کرکے گورنمنٹ ای مارکیٹ پلیس جی ای ایم پورٹل کے ذریعے خریداری کا اعلان کیا گیا تھا اور دعویٰ کیا گیا تھا کہ تمام اشیا براہِ راست مینوفیکچررز سے خریدی جائیں گی۔ تاہم، حقیقت میں جی ای ایم پورٹل پر بھی دلالوں اور بچولیوں کو حصہ لینے کی اجازت دی جارہی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کانگریس اپوزیشن کے طور پر ان تمام مبینہ بے ضابطگیوں کو عوام کے سامنے لائے گی اور ممبئی کے عوام کے مفاد کے لیے سڑکوں پر اتر کر احتجاج کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ میونسپل کارپوریشن میں ہونے والے غیر شفاف معاملات کو بے نقاب کیا جائے گا اور ان کی بھرپور مخالفت کی جائے گی۔

ممبئی کی لوکل ٹرینوں میں 2 لاکھ بغیر ٹکٹ مسافروں پر جرمانہ عائد

سنٹرل ریلوے کی کارروائی میں مئی کے مہینے میں 13.94 کروڑ روپے جرمانہ وصول کیا گیا

ممبئی: سنٹرل ریلوے نے مئی 2026 کے مہینے میں بغیر ٹکٹ سفر کرنے پر تقریباً 2 لاکھ مسافروں پر جرمانہ کیا ہے، جس سے مجموعی طور پر 13.94 کروڑ روپے کا جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔ ایکس پر اپنے آفیشل ہینڈل کو لے کر، سینٹرل ریلوے نے مزید کہا کہ مئی میں جمع کیا گیا جرمانہ پچھلے سال یعنی مئی 2025 کے مقابلے میں 140 فیصد زیادہ ہے۔ مئی 2025 میں ریلوے نے 1.27 لاکھ مسافروں کو جرمانہ کیا تھا اور 5.81 کروڑ روپے کا جرمانہ وصول کیا تھا۔ ایک حالیہ ٹکٹ چیکنگ مہم میں، سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر، سنٹرل ریلوے نے کہا کہ ممبئی لوکل ٹرین سروسز میں فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹس میں 159 مسافر بغیر ٹکٹ کے سفر کرتے پائے گئے۔ مہم کے دوران، ریلوے نے مجرموں پر 50 ہزار 575 روپے کے جرمانے عائد کیے۔ اپریل 2026 میں، سنٹرل ریلوے کے ذریعہ جاری کردہ اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ ممبئی ڈویژن میں، 1.34 لاکھ بغیر ٹکٹ کے سفر کے واقعات رپورٹ ہوئے تھے۔ پریشانی سے پاک، آرام دہ سفر کو یقینی بنانے اور بغیر ٹکٹ اور بے قاعدہ سفر کے خطرے کو روکنے کے لیے، ممبئی کے مضافاتی ریل نیٹ ورک، میل/ایکسپریس ٹرینوں، مسافر ٹرینوں کے ساتھ ساتھ چھٹیوں کی خصوصی ٹرینوں میں ٹکٹوں کی جانچ کی سخت مہمات مسلسل چلائی جاتی ہیں۔ ویسٹرن ریلوے کی بات کریں تو اپریل 2026 کے مہینے میں، ویسٹرن ریلوے نے ٹکٹ چیکنگ میں ایک سنگ میل حاصل کیا تھا۔

بند سیوریج پلانٹ سے کلورین گیس کے اخراج پر 6 افراد زخمی

ممبئی: ممبئی فائر بریگیڈ کے تین شہری تعینات چوکیداروں اور تین فائر مین سمیت چھ افراد آئی آئی ایم ممبئی کیمپس، جو سابقہ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف انڈسٹریل انجینئرنگ (نیٹی) تھا، کے گیٹ کے قریب بند سیوریج پلانٹ سے کلورین گیس کے اخراج کے بعد دم گھٹنے کی وجہ سے زخمی ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق یہ واقعہ رات 11.09 بجے مرار جی نگر میں پوائی کیمپس کے گیٹ کے پاس پیش آیا۔ جب گیس کے اخراج سے بدبو پھیلی تو کیمپس میں بی ایم سی کے مقرر کردہ سیکیورٹی گارڈز موقع پر پہنچے لیکن ذرائع کا سراغ نہیں لگا سکے۔ صبح 4.46 بجے، ممبئی فائر بریگیڈ کے اہلکار ہزمت مشینری سے سیلنٹ کا استعمال کرتے ہوئے کلورین کے اخراج کو روکنے کے لیے سانس لینے کا سامان عطیہ کرتے ہوئے پہنچے۔

ایم ایل سی انتخابات: سیٹوں کی تقسیم پر مہایوتی میں معاہدہ

بی جے پی 11، شندے سینا 4 اور این سی پی 2 پر الیکشن لڑنے کے لیے تیار

ممبئی: ممبئی سے دہلی تک کئی دور کی میٹنگوں کے بعد، بی جے پی، ایکناتھ شندے کی شیوسینا، اور اجیت پوار کی این سی پی پر مشتمل مہایوتی (عظیم اتحاد) نے آخر کار قانون ساز کونسل کی نشستوں کی تقسیم پر ایک معاہدہ کرلیا ہے۔ کافی جھگڑے اور دعووں اور جوابی دعووں کے بعد تینوں پارٹیاں 17 سیٹوں پر سمجھوتہ کرچکی ہیں۔ حتمی فارمولے کے مطابق، بی جے پی 17 میں سے 11 سیٹوں پر، شیوسینا 4، اور این سی پی 2 پر انتخاب لڑے گی۔ ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ سیٹوں کو ریاستی اور مرکزی رہنماؤں کے درمیان بات چیت کے بعد حتمی شکل دی گئی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے شروع میں 7 سیٹوں پر اڑے تھے، لیکن کافی منانے کے بعد شندے کو 4 پر ہی اکتفا کرنا پڑا، جب کہ سنیترا اپوار کی این سی پی نے 3 کے بجائے 2 سیٹیں جیت لیں۔ قانون ساز کونسل کی 17 نشستوں کی تقسیم کا معاملہ دہلی میں مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ تک پہنچا۔ شاہ کے ساتھ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزیر اعلی ایکناتھ شندے اور سنیترا اپوار موجود تھے۔ ذرائع کے مطابق، شاہ نے سی ایم، شندے اور پوار کو سیٹوں کی تقسیم کا مکمل اختیار دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سیٹ شیئرنگ کے معاملے پر کوئی تنازعہ نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے بعد تینوں لیڈروں نے ممبئی میں ملاقات کی اور سیٹ شیئرنگ کو حتمی شکل دی۔ یکم جون قانون ساز کونسل کے انتخابات کے لیے نامزدگی داخل کرنے کا آخری دن ہے۔ کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال 2 جون کو ہوگی۔ درخواستیں واپس لینے کی آخری تاریخ 4 جون ہے۔ انتخابات 18 جون کو ہوں گے اور ووٹوں کی گنتی اور نتائج کا اعلان 22 جون کو ہوگا۔

کلیان میں پیک شدہ آئس کریم کون سے کیڑا برآمد

شہریوں کا فوڈ سیفٹی پر شدید تشویش کا اظہار، مینوفیکچرر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

تھانے: تھانے میں ایک بچے کے لیے خریدے گئے پیک شدہ چاکلیٹ آئس کریم کون میں مبینہ طور پر ایک کیڑا پایا گیا، جس سے بچے کے چچا نے فوڈ سیفٹی پر شدید تشویش کا اظہار کیا اور مینوفیکچرر کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ سوشل میڈیا پر شیئر کی گئی پوسٹ کے مطابق، یہ واقعہ اس وقت سامنے آیا جب ایک بچہ چاکلیٹ آئس کریم کون کھا رہا تھا اور مبینہ طور پر اس پروڈکٹ کے اندر ایک کیڑا نظر آیا۔ آئس کریم میں ڈھکا ہوا ایک لمبا کیڑا دکھائی دیا۔ تصاویر میں جزوی طور پر کھایا جانے والا آئس کریم کون بھی دکھایا گیا ہے جو کیڑے کے ساتھ رکھا گیا ہے۔

دیونار ڈاگ کینل منصوبے پر ضمیر قریشی کے سنگین سوالات

اے آئی ایم آئی ایم کے کارپوریٹر نے 1.95 کروڑ روپے کے پروجیکٹ کی تفصیلی جانچ کا مطالبہ

میونسپل کارپوریشن کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن ضمیر قریشی نے دیونار میں واقع آئی ڈی اے ڈاگ کینل کمپلیکس میں مجوزہ مرمتی کام، کمپاؤنڈ وال کی تعمیر اور نئے کینل کمروں کے لیے منظور شدہ 1.95 کروڑ روپے کے منصوبے پر کئی سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے اس کی مکمل اور شفاف جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ اس منصوبے کا ٹھیکہ ایم/ایس ردھی انٹرپرائزز کو تقریباً 1.60 کروڑ روپے میں دیا گیا ہے۔ ضمیر قریشی نے کہا کہ 1999 سے یہ سہولت ایک این جی او کے زیرِ استعمال ہے اور موجودہ ڈاگ روم تقریباً 27 برس پرانے ہیں۔ ایسے میں اتنے طویل عرصے تک کوئی بڑی مرمت نہ کیے جانے اور اب اچانک 1.95 کروڑ روپے کا منصوبہ پیش کیے جانے کی وجوہات عوام کے سامنے لائی جانی چاہئیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ آیا اس منصوبے کے حق میں کسی ہنگامی ضرورت یا تکنیکی بنیاد پر تیار کردہ رپورٹ موجود ہے یا نہیں۔ انہوں نے سات نئے ڈاگ رومز یا کینل بنانے کی ضرورت پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ موجودہ گنجائش، جانوروں کی موجودہ تعداد، روزانہ ہونے والی نس بندی اور علاج معالجے کے اعداد وشمار، نیز مستقبل کی ضروریات سے متعلق کوئی واضح معلومات منصوبے میں شامل نہیں کی گئی ہیں۔ قریشی نے خاص طور پر اس بات پر تشویش ظاہر کی کہ ٹھیکیدار کو تخمینی لاگت سے 31 فیصد کم شرح پر کام دیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈی پی آر اور لاگت کا تخمینہ تیار کرنے والے متعلقہ حکام سے تحریری وضاحت طلب کی جائے کہ اگر کام 31 فیصد کم لاگت میں ممکن تھا تو ابتدائی تخمینہ اتنا زیادہ کیوں رکھا گیا۔ انہوں نے مزید مطالبہ کیا کہ کم شرح پر کام منظور کرنے والی اتھارٹی یہ واضح کرے کہ تعمیراتی مواد کے معیار، مزدوروں کے معاوضے، ڈاگ کینل کی حفاظت اور تعمیراتی معیارات کو کس طرح برقرار رکھا جائے گا۔ ان کے مطابق اگر مستقبل میں ناقص معیار، نامکمل کام یا کسی قسم کے ساختی نقص سامنے آتے ہیں تو اس کی ذمہ داری صرف ٹھیکیدار تک محدود نہ رہے بلکہ ڈی پی آر تیار کرنے اور کم بولی منظور کرنے والے حکام کو بھی جوابدہ ٹھہرایا جائے۔

ضمیر قریشی نے منصوبے کی مالی ساخت پر بھی سوالات اٹھائے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ معاہدے کی رقم 1.60 کروڑ روپے ہے، لیکن مجموعی منصوبہ لاگت 1.95 کروڑ روپے ظاہر کی گئی ہے۔ اس میں 8 فیصد واٹر چارجز، 4 فیصد سیوریج چارجز اور 10 فیصد سپروژن فیس شامل کی گئی ہے، جن کی قانونی اور مالی بنیاد کو واضح کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے بجٹ سے متعلق معاملات پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ مالی سال 2026-27 کے بجٹ میں اس منصوبے کے لیے صرف 10 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں، جبکہ مجموعی لاگت 1.95 کروڑ روپے ہے۔ باقی رقم کس بجٹ مدے سے اور کب فراہم کی جائے گی، اس کی وضاحت بھی ضروری ہے۔ قریشی نے مزید سوال اٹھایا کہ آئی ڈی اے کو یہ زمین ''لیو اینڈ لائسنس'' کی بنیاد پر دی گئی ہے۔ ایسے میں مرمت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری بی ایم سی کی ہے یا آئی ڈی اے کی، اس کی وضاحت ہونی چاہیے۔ اگر آپریشن روم، آئی سی یو اور ڈاگ روم آئی ڈی اے نے تعمیر کیے ہیں تو ان کی مرمت کا خرچ بی ایم سی کے خزانے سے کیوں برداشت کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ٹھیکیدار کے تجربے پر بھی سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ دستیاب دستاویزات میں صرف ایف/ساؤتھ وارڈ آفس میں لفٹ کے ساختی مرمتی کام کا ذکر ہے۔ یہ واضح کیا جانا چاہیے کہ آیا ردھی انٹرپرائزز کو جانوروں کی سہولیات یا ڈاگ کینل تعمیر کرنے کا کوئی خصوصی تجربہ حاصل ہے یا نہیں۔

تھانے کے مختلف علاقوں میں 3 جون کو پانی سپلائی بند

مانسون سے قبل ممبرا اور کلوا سمیت کئی علاقے متاثر، شہریوں سے پانی کم خرچ کرنے کی اپیل

تھانے: مانسون کی آمد سے قبل تھانے کے باشندوں کو پانی کی قلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تھانے میونسپل کارپوریشن کی واٹر سپلائی اسکیم کے تحت دیکھ بھال اور مرمت کے کام کی وجہ سے 3 جون بروز بدھ صبح 9 بجے سے رات 9 بجے تک پانی کی سپلائی 12 گھنٹے کے لیے منقطع رہے گی۔ اس دوران شہر کے بعض علاقوں میں پانی کی سپلائی منقطع رہے گی۔ مزید برآں، میونسپل کارپوریشن نے اشارہ دیا ہے کہ اس بند کے فوراً بعد دنوں میں پانی کی سپلائی کم دباؤ پر دوبارہ شروع ہونے کا

امکان ہے۔ تھانے میونسپل کارپوریشن کے پانی کی فراہمی کے بنیادی ڈھانچے کے دو لازمی اجزاء مانسون سے قبل ضروری دیکھ بھال اور مرمت کے کام سے گزر رہے ہیں۔ ان میں پِیس پمپنگ اسٹیشن اور ٹیمگھر واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ کے اندر واقع ہائی پریشر سب اسٹیشن شامل ہوں گے۔ ان کاموں میں کنٹرول پینل کی مرمت، ٹرانسفارمر آئل فلٹریشن اور دیگر مختلف تکنیکی کام شامل ہیں۔ وہ 3 جون بروز بدھ صبح 9 بجے سے رات 9 بجے کے درمیان کیے جانے والے ہیں۔ ان کاموں کو آسان بنانے کے لیے، تھانے میونسپل کارپوریشن کی اپنی واٹر سپلائی اسکیم اور مہاراشٹر انڈسٹریل ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ذریعہ فراہم کردہ پانی کی فراہمی دونوں کے لیے 12 گھنٹے کا بند لاگو کیا جائے گا۔ اس کے نتیجے میں گھوڑبندر روڈ، لوک مانیہ نگر، ورتک نگر، ساکیت، رتو پارک، جیل، گاندھی نگر، رستم جی، سدھاچل، اندرا نگر، روپادیوی، سری نگر، سمتا نگر، سدھویشور، ایٹرنٹی، ایٹرنٹی جیسے کئی علاقوں میں صبح 9 بجے سے رات 9 بجے تک پانی کی سپلائی مکمل طور پر منقطع رہے گی۔ اس بندش کے بعد، امکان ہے کہ کچھ علاقوں میں پانی کی سپلائی اگلے ایک یا دو دن تک کم پریشر پر بحال ہوجائے گی جب تک کہ حالات معمول پر نہیں آتے۔ اس لیے میونسپل کارپوریشن نے مکینوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پانی کا درست استعمال کریں اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے وافر مقدار میں پانی کا ذخیرہ کریں۔

وزارت تعلیم میں نہیں بلکہ ایس پی اے کی عمارت میں لگی آگ
بڑھتی ہوئی افواہوں کے درمیان ایم او ای کی وضاحت

نئی دہلی،(صحافت بیورو): قومی راجدھانی میں وزارت تعلیم (ایم او ای) نے کچھ میڈیا رپورٹوں میں وزارت کے دفتر میں آگ لگنے کی خبروں کو گمراہ کن بتاتے ہوئے وضاحت جاری کی

ہے۔ وزارت تعلیم نے پیر کو وضاحت میں کہا کہ آتش زدگی کا حادثہ اس کے دفتر میں نہیں، بلکہ اسکول آف پلاننگ اینڈ آرکیٹکچر (ایس پی اے) کے احاطے میں ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ وزارت تعلیم کا دفتر یہاں شاستری بھون میں ہے، جبکہ آگ لگنے کا واقعہ ایس پی اے کے احاطے میں ہوا، جو آئی ٹی او میں واقع ہے۔ وزارت تعلیم نے کہا کہ غلط معلومات کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے یہ وضاحت جاری کی گئی ہے۔ وزارت نے یہ بھی بتایا کہ ایس پی اے کی عمارت میں لگی آگ معمولی نوعیت کی تھی، جس پر فوری قابو پالیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حادثہ میں کسی بھی قسم کے جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ وزارت نے میڈیا اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ حقائق پر مبنی معلومات کی بنیاد پر ہی خبریں نشر کریں۔ دراصل پیر کی صبح وسطی دہلی میں ایس پی اے کی عمارت میں آگ لگنے کی اطلاع ملی تھی۔ ابتدائی رپورٹس میں اسے وزارت تعلیم کے دفتر سے جوڑ دیا گیا، جس سے الجھن کے حالات پیدا ہو گئے۔ دہلی فائر سروس کے مطابق صبح 9.37 بجے آگ لگنے کی کال موصول ہوئی۔ فائر بریگیڈ کی 8 گاڑیوں کو موقع پر بھیجا گیا۔ آگ ایس پی اے بلڈنگ کی دوسری منزل پر ایڈمنسٹریٹو بلاک کے فیکلٹی روم میں لگی۔ حکام نے تصدیق کی ہے کہ اس واقعے میں کسی کے زخمی یا املاک کو نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ آگ لگنے کی وجہ جاننے کے لیے تحقیقات کا آغاز کردیا گیا ہے۔

سیدالعجائب عمارت حادثہ میں ایم سی ڈی کی کھلی قلعی
دہلی ہائی کورٹ میں 'جھوٹ' نہ بولا ہوتا تو نہیں ہوتا حادثہ، ڈیڑھ ماہ قبل ہی 'گناہ' پر ڈالا گیا تھا پردہ

نئی دہلی،(صحافت بیورو): جنوبی دہلی کے سیدالعجائب علاقے میں ساکیت میٹرو اسٹیشن کے قریب 6 منزلہ عمارت زمیں بوس ہونے کے بعد دہلی میونسپل کارپوریشن (ایم سی ڈی) کا کردار سوالوں کے گھیرے میں آ گیا ہے۔ سب سے بڑا سوال اس جواب کو لیکر اُٹھ رہا ہے جو کارپوریشن نے حادثے سے محض ڈیڑھ ماہ قبل دہلی ہائی کورٹ میں داخل کیا تھا۔ 13 اپریل 2026 کو ہوئی سماعت کے دوران ایم سی ڈی نے عدالت کو بتایا تھا کہ متعلقہ عمارت میں کوئی تعمیراتی کام نہیں چل رہا ہے لیکن مقامی باشندوں کا دعویٰ ہے کہ عمارت میں مسلسل تعمیرات اور مرمت کا کام جاری تھا۔ اب عمارت کے منہدم ہونے اور لوگوں کی جان جانے کے بعد کارپوریشن کے اس دعوے کی سچائی پر سوال کھڑے ہو رہے ہیں۔ سیدالعجائب کا معاملہ پہلے بھی عدالت تک پہنچ چکا تھا۔ ستمبر 2025 میں اسی علاقے میں غیر قانونی تعمیرات کے خلاف دہلی ہائی کورٹ نے ایم سی ڈی کو کارروائی کرنے کی ہدایت دی تھی۔ اس وقت کارپوریشن نے عدالت کو بتایا تھا کہ نوٹس اور

انہدام کے احکامات جاری کئے جا چکے ہیں لیکن پولیس کی مدد اور انتظامی وجوہات کی بنا پر کارروائی مکمل نہیں ہوسکی۔ عدالت نے اس وقت افسران کے کام کاج پر بھی برہمی کا اظہار کیا تھا اور پوچھا تھا کہ ان کی نگرانی میں غیر قانونی تعمیرات کیسے تیار ہو رہی ہیں۔ جس عمارت میں حادثہ پیش آیا اس کے حوالے سے بھی کئی سوال سامنے آ رہے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق عمارت کی بالائی منزلوں پر تعمیراتی سرگرمیاں اور مرمت لگاتار جاری تھیں۔ وہیں کچھ حصوں میں تجارتی سرگرمیاں جیسے کوچنگ سنٹر، دفاتر اور کینٹین بھی چل رہے تھے۔ اس کے باوجود اگر ایم سی ڈی نے عدالت کو بتایا کہ موقع پر کوئی تعمیراتی کام نہیں چل رہا تھا تو یہ تحقیقات کا اہم موضوع بن سکتا ہے۔ گزشتہ کچھ ماہ کے دوران دہلی ہائی کورٹ مختلف معاملات میں ایم سی ڈی کو غیر قانونی تعمیرات کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دیتا رہا ہے۔ نوٹس جاری کرنے کیساتھ ساتھ عدالت نے معائنہ، مسمار کرنے اور ذمہ دار اہلکاروں کو جوابدہ ٹھہرانے پر بھی زور دیا تھا۔ اس کے باوجود زمینی سطح پر موثر کارروائی نہ ہونے کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ اب سید العجائب حادثے کے بعد سب سے اہم سوال یہ ہے کہ اگر عمارت میں واقعی تعمیراتی یا ساختی تبدیلیاں ہو رہی تھیں تو ایم سی ڈی کا مانیٹرنگ سسٹم ان کا پتہ لگانے میں کیوں ناکام رہا؟ اس کے ساتھ ہی یہ بھی تحقیقات کا موضوع ہوگا کہ عدالت کو فراہم کی گئی معلومات اور جائے وقوعہ کی اصل صورتحال میں کوئی فرق تھا یا نہیں۔ یہ پہلو اب حادثے کی جانچ میں سب سے اہم کڑی بن سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حال ہی کئی اہم مقدمات سامنے آئے جس میں ہائی کورٹ نے ضروری ہدایات جاری کی تھیں جیسے کہ 19 جنوری 2026 کو جوہری فارم، جامعہ نگر میں غیر قانونی تعمیرات سے متعلق معاملے میں دہلی ہائی کورٹ نے ایم سی ڈی کو ہدایت دی کہ وہ حقائق کی جانچ کرے اور قواعد کے مطابق کارروائی کرے۔ اس کے باوجود مختلف درخواستوں کی سماعت کے دوران عدالت نے ایم سی ڈی کو ناجائز تعمیرات پر نوٹس جاری کرنے، معائنہ کرنے اور ضرورت پڑنے پر انہدامی کارروائی کے احکامات دیئے۔ کچھ معاملات میں عدالت نے ناجائز تعمیرات کو بچانے کے لیے بار بار عرضی دائر کرنے والوں پر جرمانہ لگایا۔ اس کے ساتھ ہی ایم سی ڈی کو غیر قانونی تعمیرات ہٹانے اور قانون کے سخت نفاذ کو یقینی بنانے کی بھی ہدایت دی۔

حیدر پور بے دخلی سے متاثر ہر خاندان کو معاوضہ دینے کا مطالبہ

نئی دہلی،(صحافت بیورو) دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے وزیر اعلیٰ محترمہ ریکھا گپتا کے انتخابی حلقہ شالیمار باغ میں واقع حیدر پور میں چلائی گئی توڑ پھوڑ کی مہم پر دہلی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ مسٹر یادو نے مطالبہ کیا کہ سڑک کی توسیع کے پروجیکٹ کی وجہ سے اجاڑے گئے ہر خاندان کو ایک کروڑ روپے کا معاوضہ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حیدر پور میں تقریباً 150 خاندانوں کو، جو گزشتہ تین چار دہائیوں سے وہاں رہ رہے تھے، سکیورٹی فورسز کی موجودگی میں ہٹایا گیا۔ انہوں نے اندیشہ ظاہر کیا کہ یہ کارروائی او-زون کی 91 کالونیوں میں ممکنہ توڑ پھوڑ کی مہم کا آغاز ہو سکتی ہے، جس سے لاکھوں لوگ متاثر ہوں گے۔ انہوں نے حکومت کی طرف سے اعلان کردہ 3 لاکھ روپے کی امدادی رقم کو ناکافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے متاثرہ خاندانوں کی باز آبادکاری ممکن نہیں ہے۔ ساتھ ہی ساوداگھیورا میں 11 مہینے کے لیے عارضی رہائش کے انتظام کو غریبوں کو شہر سے باہر کرنے کا منصوبہ بتایا۔ دہلی کانگریس کے رہنما نے الزام لگایا کہ بی جے پی اور سابقہ عام آدمی پارٹی حکومتوں کی غفلت کی وجہ سے غیر قانونی تعمیرات میں اضافہ ہوا ہے۔

فصل کے نقصان پر ملے گا 75 ہزار روپے فی ہیکٹر معاوضہ: وزیر اعلیٰ
اگست-ستمبر 2025 کے دوران ہونے والی شدید بارشوں اور قدرتی پانی نکاسی نظام کے متاثر ہونے سے پیدا صورتحال کے تناظر میں لیا گیا فیصلہ

نئی دہلی،(صحافت بیورو) دہلی حکومت نے کسانوں کو بڑی راحت دیتے ہوئے فصل کے نقصان پر دی جانے والی امدادی رقم بڑھا کر 75 ہزار روپے فی ہیکٹر کر دی ہے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا نے پیر کو بتایا کہ فصل کے نقصان پر کسانوں کی امدادی رقم بڑھانے کا فیصلہ کابینہ کی میٹنگ میں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اس فیصلے سے راجدھانی کے تقریباً 10 ہزار کسانوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا، جن کی فصلیں گزشتہ سال مسلسل ہونے والی شدید بارشوں اور قدرتی نالوں میں طغیانی کی وجہ سے کھیتوں میں ہونے والے جل تھل سے شدید متاثر ہوئی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ دہلی میں کل 10,977.44 ایکڑ (تقریباً 4,442.4 ہیکٹر) زرعی رقبہ متاثر ہوا تھا۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق سال 2015 میں اس

وقت کی حکومت کی جانب سے بارش سے فصل کے نقصان کی صورت میں کسانوں کو 20 ہزار روپے فی ایکڑ کی شرح سے مالی امداد دینے کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ رقم تقریباً 49,421 روپے فی ہیکٹر بنتی ہے۔ اب ان کی حکومت نے زرعی لاگت میں ہونے والے اضافے کو مدنظر رکھتے ہوئے امداد کی شرح بڑھا کر 75 ہزار روپے فی ہیکٹر کر دی ہے۔ اس طرح کسانوں کو پہلے کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ امداد حاصل ہوگی۔ یہ امداد ان کسانوں کو ملے گی جن کی فصلیں شدید بارش اور اس کے نتیجے میں کھیتوں میں پانی بھر جانے سے تباہ ہوئی ہیں۔ موجودہ فیصلہ خاص طور پر اگست-ستمبر 2025 کے دوران ہونے والی شدید بارشوں اور قدرتی نکاسی آب کے نظام کے متاثر ہونے سے پیدا ہونے والی صورتحال کے تناظر میں لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ امداد زمین کے ریکارڈ شدہ مالکان کو دی جائے گی۔ کمپنیوں کی ملکیت والی زمین، گرام سبھا میں شامل زمین اور پکی چہار دیواری والے پلاٹ کی شکل کے فارم ہاؤس اس امداد کے دائرے میں شامل نہیں ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق محکمہ مال کی جانب سے کرائے گئے تفصیلی جائزے میں پایا گیا کہ اگست-ستمبر 2025 کی شدید بارش اور کھیتوں کے زیر آب آنے سے متاثرہ علاقوں میں فصلوں کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا اور فصل کے نقصان کا تخمینہ 100 فیصد لگایا گیا۔ اسی کے پیش نظر کابینہ نے متاثرہ کسانوں کو مکمل شرح سے 75 ہزار روپے فی ہیکٹر کی مالی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ محترمہ گپتا نے کہا کہ دہلی حکومت کسانوں کی محنت، ان کے روزگار اور زرعی تحفظ کو اولین ترجیح دیتی ہے۔ قدرتی آفات، شدید بارش یا دیگر ناموافق حالات کی وجہ سے جب کسانوں کی فصلیں متاثر ہوتی ہیں، تو حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی رہے اور انہیں وقت پر اقتصادی امداد فراہم کرائے۔

راشن کارڈ کے لیے آمدنی کی حد بڑھانا غریب خاندانوں کے مفادات کے خلاف
دہلی حکومت کا فیصلہ نظام کے بنیادی مقصد کو کمزور کرتا ہے اور اصل مستحقین کے حقوق کے لیے خطرہ بن سکتا ہے: ڈاکٹر نریش

نئی دہلی،(صحافت بیورو): دہلی پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر ترجمان ڈاکٹر نریش کمار نے دہلی حکومت کے اس فیصلے پر سخت اعتراض ظاہر کیا ہے جس کے تحت نئے راشن کارڈ کے لیے سالانہ آمدنی کی حد 1.20 لاکھ روپے سے بڑھا کر 2.50 لاکھ روپے کر دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ راشن نظام کے بنیادی مقصد کو کمزور کرتا ہے اور واقعی مستحق و غریب خاندانوں کے حقوق کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے اپنے جاری بیان میں کہا کہ راشن تقسیم کا نظام بنیادی طور پر معاشی طور پر کمزور اور پسماندہ طبقوں کو سہارا فراہم کرنے کے لیے بنایا گیا تھا، لیکن آمدنی کی حد میں نمایاں اضافے کے بعد مستفید ہونے والوں کا دائرہ اتنا وسیع ہو جائے گا کہ سب سے زیادہ ضرورت مند خاندانوں کے مفادات متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ ان کا کہنا تھا

کہ محدود وسائل کی موجودگی میں حکومت کی اولین ذمہ داری یہ ہونی چاہیے کہ وہ سب سے زیادہ کمزور اور ضرورت مند افراد کو ترجیح دے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب سالانہ 2.50 لاکھ روپے تک آمدنی رکھنے والے خاندان بھی اسی زمرے میں شامل ہو جائیں گے تو حکومت غریب ترین خاندانوں کو ترجیحی بنیادوں پر فائدہ پہنچانے کو کیسے یقینی بنائے گی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ واضح کرے کہ نئے معیار کے تحت کتنے اضافی خاندان راشن کارڈ کے اہل بن جائیں گے اور اس فیصلے کا موجودہ مستفیدین پر کیا اثر پڑے گا۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ دہلی حکومت نے اب تک خط غربت سے نیچے زندگی گزارنے والے خاندانوں کے راشن کارڈ کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں دی ہے۔ ان کے مطابق حکومت نئے راشن کارڈ جاری کرنے کی تشہیر میں مصروف ہے، لیکن انتہائی غریب خاندانوں کے مسائل اور خدشات پر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے، حالانکہ یہی طبقہ سرکاری امداد کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔ ڈاکٹر نریش کمار نے دعویٰ کیا کہ حکومت راشن کارڈ کے حصول کو آسان بنانے کے دعوے کر رہی ہے، مگر آمدنی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہی درخواست گزاروں کے لیے ایک بڑی رکاوٹ بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہریوں کو پہلے آن لائن درخواست دینی پڑتی ہے اور اس کے بعد اصل دستاویزات کی جانچ کے لیے بار بار سب ڈویژنل مجسٹریٹ دفاتر کے چکر لگانے پڑتے ہیں، جہاں انہیں طویل قطاروں میں گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ متعدد شہریوں نے شکایت کی ہے کہ دستاویزات کی تصدیق مکمل ہونے کے باوجود 15 سے 20 دن تک آمدنی کا سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا جاتا، جس کی وجہ سے راشن کارڈ کی درخواست کا عمل متاثر ہو رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے دعوؤں پر تنقید کرتے ہوئے ڈاکٹر نریش کمار نے کہا کہ سوشل میڈیا پر یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ راشن کارڈ چند لمحوں میں جاری ہو رہے ہیں، جبکہ حقیقت میں عام شہری صرف آمدنی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لیے لمبی قطاروں میں کھڑے ہونے پر مجبور ہیں۔

دہلی-این سی آر پر قدرت مہربان، 6 جون تک موسم رہے گا خوشگوار، محکمہ موسمیات نے سنائی خوشخبری

نئی دہلی،(صحافت بیورو): دہلی-این سی آر کے لوگوں کو فی الحال شدید گرمی سے راحت ملنے کے آثار ہیں۔ محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کی تازہ پیشین گوئی کے مطابق یکم اور 2 جون کو علاقے میں گرج اور چمک کے ساتھ ہلکی بارش اور تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے دونوں دنوں کیلئے یلو الرٹ جاری کیا ہے۔ پورے ہفتے درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس

سے زائد ہونے کا امکان نہیں ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق یکم جون کو زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 ڈگری سیلسیس اور کم سے کم درجہ حرارت 25 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ دوپہر اور شام کو ہلکی بارش، گرج-چمک اور 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے۔ 2 جون کو بھی موسم تقریباً اسی طرح رہے گا، زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 ڈگری اور کم سے کم درجہ حرارت 27 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ کل دوپہر اور شام کے وقت ہلکی بارش، بجلی چمکنے اور 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹے کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق 3 جون کو زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 ڈگری اور کم سے کم درجہ حرارت 28 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ اس روز بھی گرج-چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے، حالانکہ کسی قسم کی وارننگ جاری نہیں کی گئی ہے۔ 4 جون کو بھی موسم کا مزاج تقریباً ایسے ہی رہنے کی امید ہے۔

سرکاری اسکولوں کو مارچ 2027 تک 'زیرو ویسٹ کیمپس' بنانے کا ہدف
وزیر تعلیم آشیش سود کا سرکاری اسکولوں کے پرنسپلوں اور اسکول سربراہوں کے ساتھ تبادلہ خیال

نئی دہلی،(صحافت بیورو) دہلی کے وزیر تعلیم آشیش سود نے پیر کو کہا کہ تمام اسکولوں کو مارچ 2027 تک اپنے کیمپس کو 'زیرو ویسٹ کیمپس' میں تبدیل کرنے کے ہدف کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ آشیش سود نے یہاں جنک پوری میں سی ایم شری اسکول میں منعقدہ پروگرام میں سرکاری اسکولوں کے پرنسپلوں اور اسکول سربراہوں کے ساتھ تبادلہ خیال کیا۔ اس دوران وزیر تعلیم نے تعلیمی سیشن 2026-27 کی تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے اسکولوں میں اسمارٹ کلاس رومز، ڈیجیٹل لائبریریوں، آئی سی ٹی لیبز، لینگویج لیبز اور ووکیشنل ایجوکیشن لیبز کے مؤثر استعمال پر زور دیا۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو کلاس رومز، لیبارٹریوں، لائبریریوں، کھیلوں کی سہولیات، پینے کے صاف پانی، بیت الخلاء اور ڈیجیٹل تعلیم

سے متعلق انتظامات کو مزید مضبوط بنانے کی ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے تمام اسکولوں کو مارچ 2027 تک اپنے کیمپس کو 'زیرو ویسٹ کیمپس' میں تبدیل کرنے کے ہدف کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے اسکولوں کو کچرے کو علیحدہ کرنے، ری سائیکلنگ، کمپوسٹنگ اور وسائل کے ذمہ دارانہ استعمال جیسے پائیدار طریقوں کو اپنانے کی ترغیب دی۔ ساتھ ہی 5 جون کو ماحولیات کا عالمی دن جوش و خروش سے منانے اور 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کے تحت پورے مانسون کے سیزن میں شجر کاری جاری رکھنے کا مطالبہ کیا۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ ایسے مکالماتی پروگرام خیالات کے تبادلے کا ایک مؤثر پلیٹ فارم ہیں اور دہلی حکومت تمام طلبہ کو معیاری، ہمہ گیر اور مستقبل پر مبنی تعلیم فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

سی بی ایس ای معاملے میں ثبوت مٹانے کی کوشش کر رہی حکومت: یوتھ کانگریس

نئی دہلی،(صحافت بیورو): یوتھ کانگریس کے صدر اودے بھانو چب نے وزارت تعلیم کے ایک کمرے میں مبینہ طور پر آگ لگنے کے واقعے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ حکومت ثبوتوں کو دبانے کی کوشش کر رہی ہے اور اس پورے معاملے کو دیکھتے ہوئے مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو فوری طور پر برطرف کیا جانا چاہیے۔ یوتھ کانگریس کے قومی میڈیا انچارج ورون پانڈے نے پیر کو بتایا کہ تعلیمی نظام سے جڑے حالیہ واقعات کیلئے جوابدہی طے کیے جانے کیلئے تنظیم ملک گیر تحریک کو مزید تیز کرے گی۔ اس کے تحت مختلف ریاستوں میں مشعل جلوس، ہلا بول مارچ، طلبہ ڈائیلاگ پروگرام، راج بھونوں کا گھیراؤ، وزرائے اعلیٰ کی رہائش گاہوں کے باہر مظاہرے، ضلع سطح پر طلبہ کو متحرک کرنے کی مہم اور عوامی رابطہ پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

کتاب 'امیر المومنین اور مومنین' کی تقریب رسم اجراء کا شاندار انعقاد
مصنف کی علمی و تحقیقی کاوشوں کی ستائش، تصنیف کو علمی حلقوں کے لیے مفید سرمایہ قرار دیا گیا

نئی دہلی،(صحافت بیورو): مشرقی دہلی کے خوریجی واقع مولانا سید ریحان حیدر کی رہائش گاہ کتاب ''امیر المومنین اور مومنین'' مولف مولانا علی اکبر کربلائی کی باوقار تقریب رسم اجراء منعقد ہوئی، جس میں علمی، دینی اور سماجی شخصیات نے شرکت کرکے تقریب کو رونق بخشی۔ تقریب میں مولانا عابد حسین زیدی امام جمعہ خوریجی، مولانا سید ریحان حیدر سڈنی (آسٹریلیا)، مولانا سید اظہر عباس زیدی، وسیم رضوی، مولانا امیر حسنین زیدی (ایران کلچر ہاؤس دہلی)، مولانا حیدر مہدی کریمی جلالپوری، مولانا فرمان علی، مولانا رضی حیدر زیدی اور دیگر علماء و دانشوران نے شرکت کی۔ علماء کرام نے کتاب کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ 'امیر المومنین اور مومنین' موجودہ دور میں دینی شعور، سیرت اہل بیتؑ اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ مقررین نے مصنف کی علمی و تحقیقی کاوشوں کو سراہتے ہوئے اس تصنیف کو علمی حلقوں کیلئے مفید سرمایہ قرار دیا۔ تقریب کے اختتام پر معززین کے ہاتھوں کتاب کی رسم اجراء انجام پائی اور حاضرین نے مصنف کو مبارکباد پیش کی۔

پرائمس اسپتال کے نئے او پی ڈی ونگ کا آج افتتاح کریں گے ایل جی

نئی دہلی،(صحافت بیورو): قومی راجدھانی میں صحت کی سہولیات کی تیزی سے بڑھتی ہوئی ضرورت اور جدید طبی مراکز کی بڑھتی ہوئی مانگ، خصوصاً جنوبی دہلی میں، کے پیش نظر مقامی باشندوں کو جلد ایک بڑی نئی طبی سہولت میسر آنے والی ہے۔ اس سلسلے میں دہلی کے لیفٹیننٹ گورنر ترنجیت سنگھ سندھو 2 جون کو پرائمس سپر اسپیشلٹی ہسپتال کے جدید ترین نئے او پی ڈی ونگ کا افتتاح کریں گے۔ جاری بیان کے مطابق افتتاحی تقریب صبح 10:30 بجے منعقد ہوگی اور اسے دہلی کے طبی بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔

اشتیاق احمد خان کی یاد میں تعزیتی نشست، تعلیمی وسماجی خدمات کو خراجِ عقیدت

نئی دہلی، (صحافت بیورو): ایجوکیشن پروموشن کونسل (ای پی سی) کے زیر اہتمام مرحوم اشتیاق احمد خان کی یاد میں تعزیتی نشست زیر

صدارت محمد شرف الدین خان، صدر ایجوکیشن پروموشن کونسل، نئی دہلی، سلیبریشن ہال، جیسنز اپارٹمنٹس، جامعہ نگر میں منعقد ہوئی۔ اجلاس میں مرحوم کی تعلیمی، سماجی اور فلاحی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور ان کے انتقال کو ملت و برادری کے لیے ایک بڑا نقصان قرار دیا گیا۔ اجلاس کا آغاز مولانا ارشد سراج مکی کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ اپنے ابتدائی کلمات میں انہوں نے مرحوم کی زندگی، خدمات اور تعلیم و سماجی فلاح کے میدان میں ان کی گراں قدر کاوشوں پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر مختلف احباب اور خیر خواہوں کے تعزیتی پیغامات بھی سنائے گئے، جن میں ڈاکٹر بدرالدین خان، علی گڑھ کا پیغام خصوصی طور پر شامل تھا۔ مولانا ارشد سراج مکی نے اعلان کیا کہ مرحوم اشتیاق احمد خان پر ایک گوشہ شائع کیا جائے گا، جس میں مرحوم کی حیات و خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی جائے گی۔ ایڈووکیٹ معراج احمد خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ چارٹرڈ اکاؤنٹ کی حیثیت سے مصروف پیشہ ورانہ زندگی گزارنے کے باوجود مرحوم کا اپنے آبائی علاقے کمساروبار سے گہرا تعلق تھا۔ انہوں نے بتایا کہ مرحوم سال میں کئی مرتبہ علاقے کا دورہ کرتے اور مختلف تعلیمی اداروں کی سرپرستی میں سرگرم کردار ادا کرتے تھے۔ انہوں نے غریب طلبہ کی تعلیمی معاونت، مستحق خاندانوں کی امداد اور ضرورت مند بچیوں کی شادیوں میں خاموش تعاون کو مرحوم کی نمایاں خصوصیات قرار دیا۔ افسر احمد خان نے مرحوم کی تعلیمی ترقی اور سماجی اصلاح کے میدان میں دلچسپی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ معاشرے میں تعلیمی بیداری اور مثبت تبدیلی کیلئے ہمیشہ سرگرم رہے۔ آصف اقبال خان نے مرحوم کے ساتھ اپنی وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے ان کی خلوص، لگن اور ادارہ سازی کی صلاحیتوں کو سراہا۔ محمد انور خان نے اقراء ماڈل اسکول کے حوالے سے مرحوم کے تعاون اور رہنمائی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ان کے لیے بہترین خراج عقیدت یہی ہوگا کہ ان کے مشن اور فلاحی کاموں کو آگے بڑھایا جائے۔ ایڈووکیٹ فیروز خان غازی نے مرحوم سے اپنی پہلی اور آخری ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم پیشہ ورانہ مہارت اور سماجی خدمت کا حسین امتزاج تھے۔ اجلاس کے دوران شرکاء نے مرحوم کے ساتھ وابستہ یادوں اور تجربات کا اظہار کیا اور ان کی تعلیمی، سماجی اور فلاحی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

اپنے صدارتی خطاب میں محمد شرف الدین خان نے مرحوم کیساتھ دیرینہ تعلقات کا ذکر کیا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مرحوم کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار، ان کی تعلیمی و فلاحی خدمات کا اعتراف شامل ہے۔

ٹاٹا پاور-ڈی ڈی ایل کے 10 ہزار سے زائد روف ٹاف سولر فعال
شمال اور شمال مغربی دھلی میں 160 ایم ڈبلیوپی کی صاف توانائی صلاحیت قائم

نئی دہلی،(پریس ریلیز): معروف پاور یوٹیلیٹی ٹاٹا پاور دہلی ڈسٹری بیوشن لمیٹڈ (ٹاٹا پاور-ڈی ڈی ایل) جو تقریباً 90 لاکھ لوگوں کو بجلی فراہم کرتی ہے، نے اپریل 2026 تک ریکارڈ 10,466 روف ٹاف سولر انسٹالیشن شروع کئے ہیں۔ یہ کامیابی کمپنی کے اہم منصوبے 'سوریاش' کے تحت روف ٹاف سولر اپنانے میں ہوئی بے مثال ترقی کی عکاسی کرتی ہے۔ کمپنی کی کل روف ٹاف سولر صلاحیت اب 160.3 ایم ڈبلیوپی تک پہنچ گئی ہے، جو دہلی کی صاف توانائی کی منتقلی میں اس کے قائدانہ کردار کو مزید مستحکم کرتی ہے اور صاف اور سبز توانائی کے لیے حکومت کے وژن کی حمایت کرتی ہے۔ 'پی ایم سوریہ گھر: مفت بجلی اسکیم' کے تحت کام کرتے ہوئے ٹاٹا پاور-ڈی ڈی ایل نے اب تک ریکارڈ 4,375 تنصیبات کو کامیابی کے ساتھ شروع کیا ہے، جو دہلی کے تمام ڈسکامس میں سب سے زیادہ ہے۔ کل 10,466 کنکشنز میں سے 8,451 گھریلو ہیں، جو ہزاروں گھروں کو خود سے پیدا کرنے والے پاور پلانٹس میں تبدیل کر رہے ہیں۔ جنریشن بیسڈ مراعات کے ذریعے اور اضافی بجلی گرڈ میں واپس کر کے گھریلو صارفین نہ صرف اپنے بجلی کے بلوں میں کمی کر رہے ہیں بلکہ اپنے خاندانوں کے لیے اضافی آمدنی بھی پیدا کر رہے ہیں۔ مالی سال 2025-26 میں 1,803 انسٹالیشنس اور 35 ایم ڈبلیوپی کے قیام کی صلاحیت سے بڑھ کر اپریل 2026 تک 10,466 انسٹالیشنس اور 160 ایم ڈبلیوپی قائم کرنے کی صلاحیت حاصل کرنے کا یہ پرفارمنس ڈیٹا روف ٹاف سولر کو اپنا کی رفتار میں قابل ذکر اضافہ ہے۔ مالی سال 2025-26 روف ٹاف سولر اپنانے کے معاملے میں اہم سال ثابت ہوا۔ اس مدت کے دوران 5,378 نئی تنصیبات شامل کی گئیں، جس سے تقسیم شدہ گرڈ میں 55.75 میگاواٹ بجلی شامل ہوئی، جو دہلی کی تاریخ میں ایک سال کا سب سے زیادہ اضافہ ہے۔ 'پی ایم سوریہ گھر: مفت بجلی اسکیم' کے تحت تنصیبات میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا، مالی سال 2025-26 میں یہ تعداد 3,100 تک پہنچ گئی۔ یہ رفتار مالی سال 2026-27 میں جاری رہی اور شروعاتی مہینے اپریل 2026 میں ہی 394 نئی تنصیبات شروع کی گئیں۔ روف ٹاپ سولر کا مالی پہلو اور بھی پرکشش ہو گیا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے کل 1.08 لاکھ تک کی سبسڈیز نے اپنانے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو نمایاں طور پر کم کر دیا ہے، جس سے صارفین صرف 2 سے 3 سالوں میں اپنی سرمایہ کاری کی وصولی کر سکتے ہیں۔ 50 سے زیادہ کوآپریٹو گروپ ہاؤسنگ سوسائٹیز (سی جی ایچ ایس) پہلے ہی چھت پر شمسی توانائی کو اپنا چکے ہیں، جب کہ تجارتی اور صنعتی صارفین نے 2,015 تنصیبات مکمل کر لی ہیں اور وہ شمسی توانائی کو بڑھتے ہوئے آپریشنل اخراجات کے خلاف اسٹریٹجک ہیج کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ ٹاٹا پاور-ڈی ڈی ایل کے ایک ترجمان نے کہا کہ کمپنی میں ہم نہ صرف بجلی کی تقسیم کرتے ہیں بلکہ شہریوں کو 'پروزیومر' یعنی اپنی خود کی صاف توانائی کے پروڈیوسر اور صارفین بننے کیلئے بھی بااختیار بناتے ہیں۔ ٹاٹا پاور-ڈی ڈی ایل ملک کی ان پہلی افادیت میں سے ایک ہے جنہوں نے الیکٹرک کمیشن دہلی کے ذریعے منظور شدہ ایک پائلٹ انرجی پروجیکٹ (پی 2 پی) کے تحت پیئر ٹو پیئر (پی 2 پی) کو فعال کیا ہے۔ اس اقدام کے ذریعے، روف ٹاپ سولر صارفین اپنی اضافی شمسی توانائی کو دوسرے صارفین کو اسمارٹ میٹر سے منسلک ایک محفوظ ڈیجیٹل پلیٹ فارم اور ڈیجیٹل بلنگ سسٹم کے ذریعے فروخت کرسکیں گے اور یہ روف ٹاپ سولر کو اپنانے میں تیزی لائے گا اور انہیں زیادہ ماحول دوست اور مسابقتی قیمتوں پر بجلی تک رسائی فراہم کرے گی اور دہلی کے 'نیٹ صفر' مستقبل کے لیے ایک مضبوط بنیاد رکھتا ہے۔

TATA POWER-DDL

وزیراعلیٰ نے آراضی کی سند تقسیم کی

بجنور: (پی این ایس) سی ایم یوگی نے ہندوستان-پاکستان تقسیم کے دوران بے گھر ہونے والے لوگوں میں زمیندار سرٹیفکیٹ تقسیم کیا۔ اس پروگرام کے تحت یہ خاندان ہندوستان پاکستان تقسیم کے وقت بجنور کے عالم پور گواڑی میں ہجرت کر گئے تھے۔ سی ایم یوگی نے ان خاندانوں کو زمیندارنہ حقوق دیے، جو بڈھا پور علاقے میں 70-80 سالوں سے آباد تھے۔ سی ایم یوگی نے 50 سابق فوجیوں کے خاندانوں سمیت 1,645 خاندانوں کو زمیندارنہ سرٹیفکیٹ تقسیم کیا۔ سی ایم یوگی نے کئی ترقیاتی پروجیکٹوں کا افتتاح بھی کیا۔

لکھنؤ: لوک بھون آڈیٹوریم میں بورڈ امتحانات میں نمایاں نمبر حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو وزیراعلیٰ یوگی نے اعزاز سے نوازا۔

امریکہ اور اسرائیل سے متاثر ہو کر فیصلے کر رہا ہے بھارت: مولانا کلب جواد

سہارنپور میں شیعہ عالم دین نے مہنگائی سمیت کئی مسائل پر سوالات اٹھائے

سہارنپور: (پی این ایس) شیعہ عالم دین مولانا سید کلب جواد نقوی اتوار کو سہارنپور پہنچے، جہاں انہوں نے ملک کی خارجہ پالیسی، اسرائیل کے ساتھ تعلقات، امریکی اثر ورسوخ، چابہار بندرگاہ منصوبہ، مہنگائی اور مذہب کی سیاست سمیت کئی مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے مرکزی حکومت کی پالیسیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ہندوستان کے بہت سے فیصلے امریکہ اور اسرائیل سے متاثر ہو رہے ہیں۔ تاہم مولانا کلب جواد نے سب سے پہلے سہارنپور میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ شہر میں ہندو مسلم بھائی چارہ مضبوط ہے اور شیعہ اور سنی برادریوں کے درمیان بھی اچھے تعلقات ہیں۔ بڑی آبادی اور تنوع کے باوجود یہاں سماجی ہم آہنگی کی فضا قائم ہے۔ خارجہ پالیسی پر بات کرتے ہوئے مولانا نے سوال کیا کہ بھارت کو اسرائیل سے کیا فائدہ مل رہا ہے، جس کی وجہ سے وہ ایران اور روس جیسے دیرینہ اتحادیوں سے دوری اختیار کر رہا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہندوستان بنیادی طور پر مسلم ممالک سے تیل، گیس، یوریا اور روزگار کے مواقع حاصل کرتا ہے، جب کہ اسے اسرائیل سے اس طرح کا براہ راست فائدہ نہیں ملتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں حکومت سے واضح جواب کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ہندوستان کی کچھ پالیسیاں امریکہ اور اسرائیل کے دباؤ سے متاثر ہو رہی ہیں۔ مولانا سید کلب نے چابہار بندرگاہ کے منصوبے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے اس منصوبے میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ہے، لیکن اس کے متوقع فوائد حاصل نہیں ہوئے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر اس منصوبے پر عمل نہیں کیا گیا تو عوامی فنڈز کی واپسی کیسے ہوگی؟

انہوں نے اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو پر بھی تند وتیز تبصرے کیے اور ان کے خلاف بین الاقوامی الزامات کا حوالہ دیا۔ انہوں نے وزیراعظم نریندر مودی اور اسرائیل کے تعلقات پر بھی سوالات اٹھائے۔ تاہم، انہوں نے ان مسائل پر اپنے ذاتی اور سیاسی خیالات کا بھی اظہار کیا۔ لیکن اپنے دعوؤں کی حمایت کیلئے کوئی براہ راست ثبوت فراہم نہیں کیا۔ مذہب اور سیاست کے بارے میں مولانا نے کہا کہ کسی بھی سیاسی جماعت کو اقتدار حاصل کرنے کیلئے مذہب کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کی بنیاد پر سیاست معاشرے میں تقسیم پیدا کرتی ہے، جس کا خمیازہ عام لوگ بھگتتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترقی اور عوامی فلاح کے مسائل پر کام کرنے والی سیاسی جماعتوں کو مذہب کا سہارا لینے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے مسلم کمیونٹی کے بارے میں کچھ غلط فہمیوں کا بھی جواب دیا۔ چار شادیوں کے معاملے پر انہوں نے کہا کہ یہ مبالغہ آرائی ہے اور معاشرے میں انتشار پھیلانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مولانا سید کلب جواد نقوی نے کہا کہ اس طرح کے موضوعات کا استعمال لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے بارے میں، مولانا نے ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ ان پارٹیوں اور امیدواروں کو ترجیح دیں جو ترقی، تعلیم، روزگار اور عوامی بہبود کے مسائل پر کام کریں۔ عوام کو مذہب اور فرقہ واریت کی بنیاد پر سیاست کرنے والوں سے ہوشیار رہنا چاہیے اور اپنے ووٹ کا دانشمندی سے استعمال کرنا چاہیے۔ مولانا کے اس بیان نے سیاسی و سماجی حلقوں میں گرما گرم بحث چھیڑ دی ہے۔

نیت کا خلوص اور مسلسل محنت کامیابی کی کنجی: سی ایم یوگی

لکھنؤ: (پی این ایس) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو لوک بھون کے آڈیٹوریم میں منعقدہ ہونہار طلباء کی اعزازی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ زندگی میں ترقی کے لیے شارٹ کٹ کی نہیں بلکہ ایمانداری سے محنت، نظم وضبط اور صحیح سمت میں مسلسل کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ کامیابی صرف ان لوگوں کو ملتی ہے جو اپنے مقاصد کے لیے محنت اور انتھک لگن کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے بورڈ کے مختلف امتحانات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے ہونہار طلباء، ان کے والدین اور اساتذہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ اعزاز نہ صرف طلباء کی کامیابی ہے بلکہ والدین کی قربانیوں، اساتذہ کی رہنمائی اور دھوکہ دہی سے پاک شفاف امتحانی نظام کا نتیجہ ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس اہم تقریب میں ریاست کی ٹاپ 10 فہرست میں جگہ بنانے والے 223 طلباء کو اعزاز سے نوازا جا رہا ہے۔ مزید برآں، ضلعی سطح پر ٹاپ 10 میں آنے والے 1,459 طلباء کو تمام 75 اضلاع میں منعقدہ تقریبات کے ذریعے اعزاز سے نوازا جا رہا ہے۔ یہ واقعی ان طلباء کے لیے ایک بڑی کامیابی اور ان کی زندگی میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ یہ تقریب اس بات کی علامت ہے کہ درست سمت میں محنت ہمیشہ ثمرآور ہوتی ہے اور اس کے مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ سی ایم یوگی نے کہا کہ آج جن 223 طلباء کو اعزاز سے نوازا گیا، ان میں 85 لڑکے اور 138 لڑکیاں ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ لڑکیوں نے میرٹ لسٹ میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔ یہ تعداد واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ لڑکیاں زیادہ محنت کرتی ہیں اور بہتر نمبر حاصل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ لوگ سمجھتے تھے کہ لڑکیاں گھر میں اپنی ماؤں کی مدد کرتی ہیں لیکن اب لگتا ہے تبدیلی آگئی ہے۔ شاید لڑکے اب گھر کے کاموں میں زیادہ حصہ ڈال رہے ہیں جیسے جھاڑو دینا، موپنگ کرنا، سبزیاں خریدنا اور دیگر گھریلو کاموں میں۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکوں کے اسکور کم ہیں جبکہ لڑکیوں کے اسکور زیادہ ہیں۔ یہ طالب علموں کے لیے ایک تحریک ہونا چاہیے کہ لڑکیاں گھر کے کام کاج کرتے ہوئے بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ میرا یقین ہے کہ "بیٹی پڑھے گی تو ترقی کرے گی اور ملک اور معاشرے کو بھی آگے لے جائے گی۔"

وزیراعلیٰ نے کہا کہ اگر والدین اپنے بچوں پر بروقت توجہ دیں اور صحیح رہنمائی کریں تو ان کا مستقبل روشن ہے۔ والدین کی کوششیں، اساتذہ کی رہنمائی، اور پرنسپل کا نظم وضبط سب اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ والدین کسی بھی بچے کے لیے پہلے استاد ہوتے ہیں۔ ہم ان دنوں کیا دیکھ رہے ہیں؟ اگر کوئی بچہ روتا ہے تو والدین اسے پرسکون کرنے کے لیے فوراً اسے اسمارٹ فون دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ دو یا تین سال کی عمر کے بچوں کو بھی اسمارٹ فون دیے جاتے ہیں اور ویڈیو گیمز میں مگن رہتے ہیں۔ ایسا مت کرو؛ انہیں کچھ دیر رونے دو۔ انہیں تخلیقی سرگرمیوں میں شامل کریں جو ان کی مجموعی ترقی میں معاون ہوں۔ اسمارٹ فونز اور گیمنگ میں دو یا تین سال کے بچے کو شامل کرنے کے نقصان دہ نتائج ہم سب پر عیاں ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ ہمارے پاس علم کی بھرپور روایت ہے۔ ہم نے تعلیم کو صرف حروف تہجی سیکھنے تک محدود نہیں رکھا۔

وزیراعلیٰ نے کہا کہ نو سال پہلے امتحانات میں دھوکہ دہی ہوتی تھی اور میرٹ ناقابل اعتبار تھا۔ اساتذہ کی بھرتی بھی ناکافی تھی، اور طلباء کا خیال تھا کہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پچھلے نو سالوں میں، ہم نے ریاست میں دھوکہ دہی سے پاک امتحانات کو یقینی بنایا ہے۔ آج، 5.6 ملین طلباء ثانوی تعلیمی کونسل کے تحت وقت پر امتحان دیتے ہیں، اور نتائج کا اعلان صرف 14-15 دنوں میں کیا جاتا ہے۔ پرا کسی اساتذہ کا نظام ختم کر دیا گیا ہے۔ بہت سی ایجادات کی گئی ہیں۔ مارک شیٹس وقت پر موصول ہوتی ہیں، جس سے طلباء اپنے مستقبل کی تعلیم کیلئے تیاری کر سکتے ہیں۔ پروجیکٹ الانکار کے تحت، اسکولوں کی تزئین وآرائش پر 1500 کروڑ روپے سے زیادہ خرچ کیے گئے ہیں۔ CSR فنڈز اور عوامی نمائندوں کے تعاون سے جدید کلاس رومز، بیت الخلاء اور پینے کے پانی کی سہولیات کو یقینی بنایا گیا ہے۔ حکومت ہند نے اٹل ٹنکرنگ لیب اور ڈیجیٹل لائبریری جیسے اقدامات بھی شروع کیے ہیں۔

مجرموں کے تئیں زیرو ٹالرنس جاری رہے گا: ڈی جی پی

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے ڈائرکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) راجیو کرشنا نے پیر کو پولیس ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس کی تاکہ اپنے دور اقتدار کے ایک سال کی تکمیل کے موقع پر امن وامان اور پولیسنگ سے متعلق کامیابیوں کو گنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال کے دوران 10 اہم ترجیحات پر کام کیا گیا۔ ان میں خواتین کی حفاظت، سائبر کرائم کنٹرول، پولیس ویلفیئر اور منظم جرائم کے خلاف کارروائی شامل تھی۔ ڈی جی پی نے کہا کہ ریاست میں زیرو ٹالرنس پالیسی کے تحت مجرموں کے خلاف مسلسل کارروائی کی جا رہی ہے۔

غازی آباد انکاؤنٹر پر سیاسی ہلچل

سماج وادی پارٹی اور کانگریس نے یوگی حکومت کو گھیرا

غازی آباد: (پی این ایس) اتر پردیش کے غازی آباد میں پولیس مقابلے میں گیارہویں جماعت کے طالب علم سوریہ چوہان کے قتل کے مرکزی ملزم اسد کی پولیس کے ذریعے ہلاکت نے ریاست کے سیاسی منظرنامے کو گرما دیا ہے۔ سماج وادی پارٹی اور کانگریس نے اس واقعہ کو لے کر یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت والی حکومت اور اتر پردیش پولیس پر سخت سوالات اٹھائے ہیں۔ اپوزیشن نے انکاؤنٹر کو ناکامیوں کو چھپانے کا طریقہ" قرار دیتے ہوئے امن وامان کے محاذ پر حکومت پر حملہ کیا ہے۔ ایس پی کے قومی ترجمان عمیق جامعی نے غازی آباد واقعہ پر حکومت پر سخت نکتہ چینی کی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ کی پولیس افسران کو دھمکیاں دینا امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے کے بجائے مزید خراب کرتی ہیں۔ عمیق جامعی نے الزام لگایا کہ حکومت منتخب کارروائیوں سے مطمئن ہے، جبکہ زمینی جرائم بدستور جاری ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہر ملزم انکاؤنٹر میں مارا جائے گا اگر قتل کسی دوست نے کیا ہو۔ ایس پی ترجمان نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جس طرح قومی سطح پر بعض معاملات میں فوج کا استعمال کیا گیا، اسی طرح اتر پردیش کا نظم ونسق بھی فوج کے حوالے کیا جانا چاہیے، تب ہی انصاف مل سکتا ہے۔ دریں اثنا، اتر پردیش کانگریس کے ترجمان او ماشنکر پانڈے نے انکاؤنٹر پالیسی کو غیر آئینی قرار دیا اور کہا کہ یہ جرائم پر قابو پانے کا حل نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت عوامی پلیٹ فارم سے انکاؤنٹر کی تعریف کرکے اپنی ناکامیوں کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری، بدعنوانی اور بڑھتے ہوئے جرائم کا حوالہ دیتے ہوئے کانگریس ترجمان نے کہا کہ خواتین کے خلاف جرائم سمیت سنگین واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بڑی تعداد میں مقابلوں کے باوجود جرائم پر قابو نہیں پایا جا سکا ہے اور اس سے پولیس کی اوور ریچ ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ غازی آباد کے کھوڈا علاقے میں 17 سالہ طالب علم سوریہ چوہان کو چاقو کے وار کرکے قتل کر دیا گیا۔ واقعے کے بعد مرکزی ملزم اسد فرار ہو گیا تھا اور اس کی گرفتاری کے لیے 50 ہزار روپے انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق سوریہ پر 28 مئی کو جھگڑے کے دوران چاقو سے حملہ کیا گیا تھا۔ علاج کے دوران اس کی موت ہوگئی۔ سٹی کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس دھول جیسوال نے بتایا کہ ملزم اسد کو اتوار کی صبح کھوڈا علاقے میں پولیس کے ساتھ مقابلے کے دوران گولی لگ گئی اور وہ ہسپتال میں دم توڑ گیا۔

لکھنؤ: انجمن گلزار اہلبیت، مفتی گنج کے سالانہ جلسہ میں موجود سرپرست محمد میاں، طاہر میاں، ڈاکٹر ثروت تقی، شیرو، علی میاں، فضل عباس وسیّد بھائی اور ممبران نے عالیجناب کیف غازی پوری کو انجمن کا شاعر منتخب کیا اور ان کی گلپوشی کر کے استقبال کیا۔ یہ اطلاع ڈاکٹر ثروت تقی نے دی ہے۔

امیٹھی میں انتخابی سرگرمیاں تیز، کانگریس میں جوش

امیٹھی: (پی این ایس) راہل گاندھی اور موجودہ ایم پی کے ایل شرما کی بڑھتی ہوئی سرگرمی کی وجہ سے کانگریس کے گڑھ امیٹھی میں کانگریس کارکنان خاصے جوش اور ولولے کا تجربہ کر رہے ہیں۔ امیٹھی جیسے ہائی پروفائل حلقے میں سیاسی مساوات تیزی سے بدل رہا ہے۔ نہ امیٹھی اسمبلی اور نہ ہی امیٹھی پارلیمانی حلقے میں بی جے پی کا کوئی نمائندہ ہے۔ 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے لیے بی جے پی کے اندر اعتماد کم ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ سابق مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی کے حالیہ دورے کے دوران مقامی کارکنوں میں ناراضگی ظاہر کرتی ہے کہ زمین پر سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ 2019 کے لوک سبھا انتخابات میں اسمرتی ایرانی نے کانگریس کے گڑھ میں راہل گاندھی کو شکست دی۔ اس کی جیت نے پورے ملک میں گونج اٹھا اور قومی توجہ حاصل کی۔ تاہم، راہل گاندھی کے سابق پی اے، کے ایل کے ہاتھوں کراری شکست نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں اسمرتی ایرانی کی ساکھ کو داغدار کر دیا۔ اس کے نتیجے میں، بی جے پی اور اسمرتی ایرانی کو اسمبلی انتخابات میں اپنی کھوئی ہوئی ساکھ دوبارہ حاصل کرنے کے لیے سخت جدوجہد کرنی پڑ سکتی ہے۔ تاہم، دونوں جماعتوں کو درپیش چیلنج ایک جیسے ہیں۔ راہل گاندھی کے دورے کے ٹھیک ایک ہفتہ بعد سابق مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی نے بھی ڈیمیج کنٹرول کے لیے امیٹھی کا دورہ کیا۔ جہاں وہ بی جے پی کے متوفی کارکنوں کے گھر جا کر تعزیت کا اظہار کرنے گئی، بند کمرے کی تنظیمی میٹنگ کے دوران ماحول انتہائی کشیدہ رہا۔ بتایا جاتا ہے کہ اسمرتی ایرانی نے کئی مقامی لیڈروں اور کارکنوں کو ان کی خراب کارکردگی اور سست کام کی اخلاقیات کے لیے سرزنش کی۔ کچھ کارکنوں نے آف کیمرہ بات چیت میں اعتراف کیا کہ پارٹی کو کمزور مقامی احتجاج اور دھڑے بندی کی وجہ سے اس شکست کا سامنا کرنا پڑا، ایسی صورت حال میں جب کبھی بی جے پی کارکنوں کا ہجوم سڑکوں پر نکل آتا تھا۔

ڈاکٹر جی پی گپتا کو میڈیکل ہیلتھ کے ڈپٹی ڈائرکٹر کی اضافی ذمہ داری

لکھنؤ: اتر پردیش حکومت نے ڈاکٹر جی پی۔ گپتا نے ڈاکٹر شیاما پرساد مکھرجی (سول) اسپتال، حضرت گنج، لکھنؤ کے کل وقتی ڈائریکٹر اور چیف سپرنٹنڈنٹ کے طور پر، اور انہیں اپنے طبی فرائض کی انجام دہی کی ذمہ داری کے علاوہ، ڈپٹی ڈائریکٹر، میڈیکل ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیئر، لکھنؤ ڈویژن، لکھنؤ کا اضافی چارج بھی دیا ہے۔ اس موقع پر ریڈیالوجی ڈپارٹمنٹ کے سربراہ ڈاکٹر انوپ واجپائی، مسٹر جی سی۔ دوبے، مین ڈرگ اسٹور کے انچارج اور ڈویژنل سکریٹری، ڈی پی آر اے اور مسٹر اجے کشیپ، ڈی پی آر اے، لکھنؤ کے وزیر، نے ڈائریکٹر سے ملاقات کی، انہیں گلدستہ پیش کیا، اور مبارکباد دی، اور خواہش کی کہ اسپتال ان کے دور میں نئی کامیابیاں حاصل کرے۔

پنجاب کا اسمگلر سونبھدر میں انکاؤنٹر میں پکڑا گیا

سون بھدر: (پی این ایس) پولیس نے منشیات کے اسمگلروں کے خلاف اپنی مہم میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس نے ہونڈا سٹی کار سے 50 لاکھ روپے سے زیادہ کی منشیات برآمد کی ہے۔ پولیس نے کئی کلومیٹر تک تعاقب کے بعد اسمگلروں کو پکڑ لیا۔ انکاؤنٹر کے دوران ایک اسمگلر کو ٹانگ میں گولی لگی جبکہ اس کا ساتھی موقع سے فائدہ اٹھا کر فرار ہو گیا۔ کار سے 3 کلوگرام افیون، 225 کلوگرام پوست کی بھوسی، ایک غیر قانونی پستول اور کارتوس برآمد ہوئے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ ابھیشیک ورما نے بتایا کہ ایک مخبر کے ذریعے اطلاع ملی کہ کچھ سمگلر جھارکھنڈ کے ڈالتون گنج علاقے سے بڑی مقدار میں منشیات لے کر پنجاب کے لدھیانہ کی طرف جا رہے ہیں۔ اطلاع ملنے پر پولیس ٹیموں کے ساتھ اسپیشل آپریشن گروپ (SOG) کو فوری طور پر متحرک کر دیا گیا اور مشکوک گاڑی کی تلاش شروع کر دی گئی۔ تھوڑی دیر بعد، پولیس نے ہونڈا سٹی کار، نمبر DL4CNC5316 کو دیکھا۔ چیکنگ ٹیم نے گاڑی کو روکنے کی کوشش کی تاہم گاڑی میں سوار سمگلرز نے گاڑی تیز کر دی اور فرار ہو گئے۔ ایس او جی ٹیم نے پیچھا کیا، اور ملزمان نے بار بار گاڑی کو ٹیم میں گھسنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد وہ پولیس کی گاڑیوں کو ٹکر مار کر فرار ہو گئے۔ پولیس اور سمگلروں کے درمیان کئی کلومیٹر تک پیچھا جاری رہا۔ ملزمان فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے اپنا راستہ بدلتے رہے۔ جیسے ہی پولیس نے دباؤ بڑھایا، ملزم نے 100 روپے کے نوٹ کار سے سڑک پر پھینکنا شروع کر دیے۔ رام پور بارکونیہ تھانہ علاقہ میں پولیس نے سمگلروں کو گھیر لیا۔ خود کو گھیرے ہوئے دیکھ کر ملزمان نے پولیس ٹیم پر فائرنگ کر دی۔ پولیس نے اپنے دفاع میں جوابی کارروائی کی۔ پولیس کی گولی لگنے سے ایک ملزم کی ٹانگ پر لگی، جسے موقع پر ہی گرفتار کر لیا گیا۔

دوبگا ڈپو کے چار کنٹریکٹ ملازمین کا اقدام خودسوزی

لکھنؤ: (پی این ایس) ڈوبگا ڈپو میں کام کرنے والے چار کنٹریکٹ ورکرز نے پیر کی صبح گولف کلب چوراہے کے قریب اپنے مطالبات کے لیے خود پر آتش گیر مواد ڈال کر خود کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ پولیس کی موجودہ ٹیم نے چاروں کو پکڑ لیا اور تھانے لے گئے۔ پوچھ گچھ کے بعد امن کی خلاف ورزی پر تینوں کے خلاف کارروائی کی گئی۔ اے سی پی حضرت گنج وکاس جیسوال نے بتایا کہ صبح تقریباً 11:40 بجے، ڈبگا ڈپو میں تعینات کنٹراکٹ ورکرس، اوریا کے رہنے والے مکیش سینی، اناؤ کے رہنے والے گیانیندر راوت، کانپور کے رہنے والے لکھن سریواستو، اور ابھیشیک سنگھ، جو کہ کلمبھوشن کے رہنے والے ہیں، گڈ فلا کے ساتھ کلب پہنچے۔ بوتلوں میں آتش گیر مواد تھا، وہ پرائیویٹ آؤٹ سورسنگ سسٹم میں کنٹریکٹ ورکرز کے مبینہ انضمام، تنخواہوں کی ادائیگیوں، ملازمین کو ہراساں کرنے اور امتیازی سلوک کے خلاف احتجاج کرنے پہنچے تھے۔ نعرے لگاتے ہوئے انہوں نے آتش گیر مادہ خود پر انڈیل دیا۔ گولف کلب چوراہے اور آس پاس کے وی آئی پی ایریا پر ایک اینٹی سوسائیڈ اسکواڈ پہلے سے ہی تعینات ہے۔ جیسے ہی چاروں نے خود پر آتش گیر مادہ ڈالا، پولیس ٹیم نے گھیر لیا اور انہیں پکڑ لیا۔ اس دوران کنٹریکٹ آپریٹرز کی پولیس سے ہاتھاپائی بھی ہوئی۔

پراپرٹی ڈیلر کے قتل کا معمہ حل، ماسٹر مائنڈ اور ڈرائیور گرفتار

لکھنؤ: (پی این ایس) اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں پراپرٹی ڈیلر سندیپ سنگھ کے قتل کا معاملہ حل کر لیا ہے۔ 27 مئی کو پیش آنے والے قتل کیس میں مرکزی سازشی سمیت دو ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ملزمین کی شناخت دنیش کمار یادو اور مقربین عرف مبین کے طور پر ہوئی ہے جو امبیڈکر نگر کے رہنے والے ہیں۔ ایس ٹی ایف نے جرم میں استعمال ہونے والے جعلی لائسنس پلیٹس، نقدی اور موبائل فون برآمد کیے ہیں۔ کیس کے دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔ ایس ٹی ایف کے مطابق، پراپرٹی ڈیلر سندیپ سنگھ کی گولی سے موت کے سلسلے میں پی جی آئی پولیس اسٹیشن میں ایک کیس درج کیا گیا تھا اور تحقیقات جاری ہے۔ دریں اثنا، 31 مئی کو ایک مخبر نے اطلاع دی کہ قتل کا ملزم دلونا انڈر پاس کے قریب آنے والا ہے۔ اس اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے مقامی پولیس اور ایس ٹی ایف کی ٹیم نے ایک شخص کو گرفتار کیا جس نے اپنی شناخت مقربین عرف مبین کے طور پر بتائی۔ مبین کی پوچھ گچھ کی بنیاد پر دنیش کمار یادو کو پوچھ گچھ کے لیے لکھنؤ میں ایس ٹی ایف ہیڈکوارٹر میں طلب کیا گیا تھا۔ دنیش یادو سے پوچھ گچھ کی بنیاد پر کافی ثبوت ملے اور اسے گرفتار بھی کر لیا گیا۔ پوچھ گچھ کے دوران مقربین، جسے مبین کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، نے انکشاف کیا کہ وہ ایک ڈرائیور تھا اور 2016 سے دنیش کمار یادو کی گاڑی چلا رہا تھا۔ دنیش یادو مختلف مقامات پر پراپرٹی ڈیلنگ کا کام کرتا ہے۔ اس کا سندیپ سنگھ کے ساتھ سمڈا میں زمین کو لے کر کافی عرصے سے تنازع چل رہا تھا، جس کی وجہ سے سندیپ سنگھ سے مسلسل قانونی چارہ جوئی اور شکایتیں چل رہی تھیں۔ اس سے دنیش یادو کو کافی پریشانی ہوئی تھی۔

کانپور میں سوشل میڈیا انفلوئنسر مانسی کی پراسرار موت پر احتجاج

کانپور: (پی این ایس) کانپور میں پیر کے روز اُس وقت کشیدگی پیدا ہوگئی جب مقبول سوشل میڈیا انفلوئنسر مانسی کی مشتبہ موت کے خلاف اہلِ خانہ اور حامیوں نے انصاف کے مطالبے کے ساتھ زبردست احتجاج کیا۔ اگرچہ ابتدائی اطلاعات میں اس واقعے کو خودکشی قرار دینے کی کوشش کی گئی، تاہم مانسی کے غمزدہ خاندان نے اس دعوے کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ اُن کے شوہر ساگر راجپوت اور اس کے اہلِ خانہ نے مسلسل ظلم وستم کے بعد مانسی کو قتل کیا اور اسے خودکشی کا رنگ دینے کی کوشش کی۔ خاندان کی جانب سے پیش کی گئی تفصیلات مانسی کی ازدواجی زندگی کے پسِ پردہ ایک خوفناک صورتحال کی نشاندہی کرتی ہیں۔ آج کے احتجاج کے دوران میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مرحومہ کی بڑی بہن پریانکا ورما نے مانسی کے جسم پر تشدد کے سنگین نشانات کا ذکر کیا۔ انہوں نے جذباتی انداز میں کہا کہ اس کی ٹانگوں پر چاقو کے زخموں کے نشانات موجود ہیں۔ اسے گلا گھونٹ کر مارا گیا اور جہیز کے مطالبات کے لیے مسلسل تشدد کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ ہم نے اُن کی ہر مانگ پوری کی، لیکن وہ فورچونر اور اسکارپیو گاڑیاں بھی مانگ رہے تھے۔ خاندان کے مطابق شادی کے وقت متعدد مالی مطالبات پورے کرنے کے باوجود سسرال والوں کی لالچ ختم نہیں ہوئی اور مہنگی لگژری گاڑیوں کے مطالبے کو لے کر مانسی کو جسمانی اور ذہنی طور پر مسلسل ہراساں کیا جاتا رہا۔ اہلِ خانہ نے الزام لگایا کہ سسرال والوں نے گلا گھونٹنے اور تشدد کے نشانات چھپانے کے لیے خودکشی کا ڈرامہ رچانے کی کوشش کی۔ انہوں نے غیر جانبدار اور مکمل تحقیقات کے ساتھ ساتھ ایک آزاد طبی بورڈ کے ذریعے پوسٹ مارٹم رپورٹ کا دوبارہ جائزہ لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ واقعہ توشا شرما کی موت کے معاملے پر جاری عوامی غم وغصے کے درمیان پیش آیا ہے۔ نوئیڈا کی رہائشی توشا شرما 12 مئی کو بھوپال میں انتقال کر گئی تھیں۔ اہلِ خانہ کا الزام ہے کہ انہیں شوہر اور سسرال والوں کی جانب سے ذہنی اذیت اور جہیز کے لیے ہراسانی کا سامنا تھا۔ اس معاملے کی سماعت کے بعد سی بی آئی نے تحقیقات اپنے ہاتھ میں لے لی ہیں۔ پیر کے روز سی بی آئی کی ایک ٹیم سابق ضلع جج اور ملزمہ ساس گیری بالا سنگھ کی رہائش گاہ پہنچی اور جرم کے منظر کو دوبارہ ترتیب دے کر تحقیقات کی۔ جاری تفتیش کے تحت ٹیم نے ایک ڈمی لاش کا استعمال کرتے ہوئے اہم شواہد جمع کیے، جس دوران ملزمان گیری بالا سنگھ اور سمارتھ سنگھ بھی موجود تھے۔

لکھنؤ: اسمارٹ میٹر ہٹانے اور بجلی کی شرح میں اضافہ کے خلاف سی پی ایم، ایڈوا وکسان سبھا نے مدھیانچل بجلی تقسیم کارپوریشن پر مظاہرہ کیا۔

وادی نیتی کی بیداری سرحدی عزت نفس کا ایک نیا باب

نیتی ایکسٹریم الٹرا رن سرحدی علاقوں میں نئے اعتماد، سیاحت اور روزگار کو فروغ دے گا - وزیر اعلی پشکر سنگھ دھامی

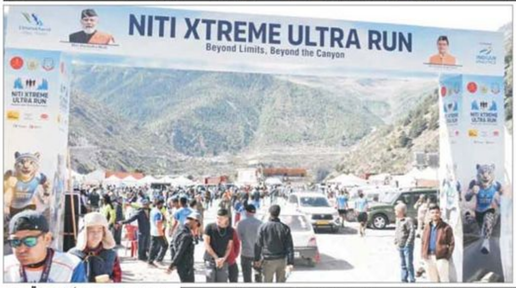

چمولی/دہرہ دون:31 مئی سے 2 جون تک منعقد ہونے والی نیتی ایکسٹریم الٹرا رن کے تحت مختلف مقابلوں کے فاتحین کو اعزاز دیتے ہوئے سرحدی ضلع چمولی کی خوبصورت اور حکمت عملی کے لحاظ سے اہم وادی نیتی میں ایک تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد کیا گیا۔وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے تقریب سے عملی طور پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم نریندر مودی کے وائبرنٹ ولیج پروگرام کی رہنمائی میں منعقد ہونے والا یہ پروگرام سرحدی علاقوں میں سیاحت، روزگار اور مقامی معیشت کو ایک نئی تحریک فراہم کرے گا۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کی قیادت میں نیتی ایکسٹریم الٹرا رن جیسے واقعات اس بات کی زندہ مثال ہیں کہ جس طرح سرحدی دیہات کو "ملک کا پہلا گاؤں" سمجھا جاتا ہے اور ترقی کے مرکزی دھارے میں شامل کیا جاتا ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وائبرنٹ ولیج سکیم نہ صرف سرحدی علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کو بڑھا رہی ہے بلکہ ریورس مائیگریشن کی حوصلہ افزائی بھی کر رہی ہے۔انہوں نے نوٹ کیا کہ نیتی کے علاقے میں ہوم اسٹیز کی تعداد 35 سے بڑھ کر 450 ہوگئی ہے، جو اس خطے میں سیاحت کی بڑھتی ہوئی صلاحیت کا ثبوت ہے۔انہوں نے کہا کہ 11,000 فٹ کی بلندی پر منعقد ہونے والی یہ الٹرا رن نوجوانوں کی بے مثال ہمت، توانائی اور خود اعتمادی کی علامت بن کر ابھری ہے۔ "وادی نیتی کا یہ بیداری صرف ایک واقعہ نہیں ہے، بلکہ سرحدی علاقوں میں خود اعتمادی، خود انحصاری اور نئے اعتماد کا ایک نیا باب ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ مہم یہیں نہیں رکے گی بلکہ اتراکھنڈ کی ہر سرحدی وادی تک پہنچے گی۔وزیر اعلیٰ نے تقریب کی کامیابی پر تمام منتظمین، ہندوستانی فوج، آئی ٹی بی پی اور مقامی لوگوں کو مبارکباد دی۔ملک بھر کی 27 ریاستوں سے 1,200 سے زیادہ شرکاء اس منفرد تقریب میں حصہ لے رہے ہیں، جس کا اہتمام محکمہ سیاحت نے ہندوستانی فوج اور ITBP کے اشتراک سے کیا ہے۔تین روزہ ایونٹ کا مقصد سرحدی علاقوں میں سیاحتی سرگرمیوں کو فروغ دینا، مقامی ثقافت کو قومی پہچان دینا اور نوجوانوں میں فٹنس کے بارے میں آگاہی بڑھانا ہے۔شرکاء نے "نیٹی ایکسٹریم الٹرا رن" کے تحت 5، 10، 21، 42، اور 75 کلومیٹر پر محیط مختلف ایونٹس میں جوش و خروش سے حصہ لیا۔ ملیاری گاؤں میں منعقدہ انعامات کی تقسیم کی تقریب میں سیاحت کے سکریٹری شری دھیرج گربیال اور دیگر مہمانوں نے جیتنے والوں کو انعامات اور یادگاری نشانات سے نوازا۔اس میگا ایونٹ میں بڑے پیمانے پر قومی شرکت دیکھنے میں آئی۔ملک بھر کی 27 ریاستوں کے 1,200 سے زیادہ شرکاء نے سرحدی علاقے میں منعقد ہونے والے اس ایونٹ کو قومی شناخت دلائی۔زمرہ وار مقابلوں میں 75 کلومیٹر الٹرا رن میں 160 شرکاء، 42 کلومیٹر میراتھن میں 155، 21 کلومیٹر ہاف میراتھن میں 215، 10 کلومیٹر شارٹ رن میں 210 اور فنی 5 کلومیٹر دوڑ میں 260 شرکاء نے حصہ لیا۔مجموعی طور پر 1100 سے زائد شرکاء نے مختلف رننگ ایونٹس میں حصہ لیا۔اس دوران مقامی عوامی نمائندوں کے ساتھ ساتھ ہندوستانی فوج، آئی ٹی بی پی، میڈیکل ڈیپارٹمنٹ، محکمہ سیاحت اور دیگر محکموں کے افسران اور دیہاتیوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

مقابلوں کے اہم نتائج

5 کلومیٹر (انڈر 18) مردوں کے زمرے میں ہرشیت یادو پہلے، آیوش کمار دوسرے اور شیوم بھوجوان تیسرے نمبر پر رہے۔خواتین کے زمرے میں ریکھا پہلے، بھاونا راوت دوسرے اور رادھیکا تیسرے نمبر پر رہیں۔5 کلومیٹر اوپن مینز کیٹیگری میں پرکاش بھٹ پہلے، محمد اشرف دوسرے اور محمد قاسم تیسرے نمبر پر رہے۔خواتین کے زمرے میں ارپیتا سینی پہلے، وائی لمبہ دوسرے اور انیتا چوہان تیسرے نمبر پر رہیں۔10 کلومیٹر اوپن کیٹیگری میں سریندر سنگھ مردوں کے زمرے میں پہلے، مانو سنگھ دوسرے اور ساجن پنوار تیسرے نمبر پر آئے۔خواتین کے زمرے میں پوجا بشت پہلے، نشا نیگی دوسرے اور ایشا برتوال تیسرے نمبر پر آئیں۔10 کلومیٹر 60+ عمر کے گروپ میں دلبیر سنگھ پہلے، گووند کمار رانا دوسرے اور ستیش چند چوہان تیسرے نمبر پر رہے۔21 کلومیٹر اوپن کیٹیگری میں لوکیش کمار پہلے، دیپک راوت دوسرے اور کلدیپ نیگی تیسرے نمبر پر آئے۔خواتین کے زمرے میں پریا پہلے، نکیتا کھولیا دوسرے اور اوشی کنول تیسرے نمبر پر آئیں۔21 کلومیٹر 50+ عمر کے گروپ میں دیویش جوشی پہلے، نندن سنگھ دوسرے اور پون تیسرے نمبر پر آئے۔خواتین کے زمرے میں انودا تمانگ پہلے، انجو کٹیال دوسرے اور اندرا دیوان تیسرے نمبر پر آئیں۔42 کلومیٹر اوپن کیٹیگری میں لیش راج پہلے، ستیم دوسرے اور مہندر سنگھ بشت تیسرے نمبر پر آئے۔خواتین کے زمرے میں دیا پہلے، ارپیتا سینی دوسرے اور انجو تیسرے نمبر پر آئیں۔42 کلومیٹر 40+ عمر کے گروپ میں ستپال پہلے، مہیش یادو دوسرے اور کالم سنگھ بشت تیسرے نمبر پر رہے۔خواتین کے زمرے میں مینا کندھاری پہلے، سشمیتا رائے دوسرے اور شانتی رائے تیسرے نمبر پر رہیں۔

کابینی وزیر مدن کوشک نے کی آیورویدک یونیورسٹی کے سلسلے میں جائزہ میٹنگ

دہرہ دون: ریاست کے آیوش وزیر مدن کوشک نے اسمبلی ہال میں محکمہ کے افسران کے ساتھ جائزہ میٹنگ کی۔وزیر موصوف نے کہا کہ آیورویدک یونیورسٹی، ہریوالا کے بارے میں پہلے کئے گئے فیصلوں کی تعمیل اور عمل آوری کے بارے میں تفصیلی بات چیت کی گئی۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ عہدیداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ آیورویدک کالجوں، رشی کل اور گروکل، ہریدوار میں ادویات کی آسانی سے تقسیم کو یقینی بنانے کے لیے فوری طور پر مناسب کارروائی کریں۔آیوش کے وزیر نے حکومت ہند کی آیوش کی وزارت کے ساتھ آئندہ مجوزہ میٹنگ کے پیش نظر محکمہ جاتی سطح پر کی جانے والی تیاریوں اور ایکشن پلان پر بھی تفصیل سے تبادلہ خیال کیا اور تاکید کی کہ تمام تجاویز کو وقت پر مکمل کیا جائے۔وزیر نے عہدیداروں پر زور دیا کہ وہ آیوش یونیورسٹیوں میں کسی قسم کی رکاوٹ کو روکنے کے لئے مناسب طریقہ کار اپنائیں۔انہوں نے عہدیداروں کو یہ بھی ہدایت دی کہ وہ جلد از جلد یونیورسٹیوں میں ٹیکنیشن، لائبریرین اور دیگر خالی اسامیوں کو پر کرنے کے لیے درخواستیں جمع کرائیں۔اس موقع پر سکریٹری رنجنا راج گرو، ایڈیشنل سکریٹری وجے کمار جوگڈنڈے اور محکمہ آیوش کے دیگر افسران موجود تھے۔

اسکل ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کی اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں

ریاستی اسکل ڈیولپمنٹ کی کابینی وزیر سوربھ بھوگنا نے لی جائزہ میٹنگ

دہرہ دون: ریاستی اسکل ڈیولپمنٹ اور روزگار کے وزیر سوربھ بہوگنا نے اسمبلی میں اپنے دفتر کے کمرے میں ایک محکمانہ میٹنگ کی اور ریاست میں محکمہ کے تحت کام کرنے والی ITIs میں طلباء کی تعداد اور سہولیات کو بڑھانے کے بارے میں محکمہ کے افسران کے ساتھ تفصیلی جائزہ لیا۔وزیر نے آئندہ بھرتی کے سیزن کو ذہن میں رکھتے ہوئے ریاست بھر کے آئی ٹی آئیز میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے محکمہ کے افسران پر زور دیا کہ وہ اسکل ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کی اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کریں تاکہ طلباء محکمہ کی اسکیموں سے مستفید ہوسکیں اور ہنر حاصل کرسکیں۔ وزیر نے ریاست بھر کے اسکولوں اور کالجوں میں طلباء کے والدین سے بات چیت کرنے پر بھی زور دیا تاکہ انہیں ہنر مندی کی ترقی کی اسکیموں کے بارے میں مطلع کیا جاسکے تاکہ وہ اپنے بچوں کو ہنر مندی کی ترقی کی تربیت فراہم کرنے کی ترغیب دیں۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ طلباء کو محکمہ کی سکیموں سے آگاہ کرنے کے لئے سکولوں اور کالجوں کے قریب محکمانہ سکیموں سے متعلق بل بورڈز لگائے جائیں۔وزیر نے کہا کہ ٹی وی ایس کمپنی کے سنٹر آف ایکسیلنس دہرادون کے نرنجن پور، سری نگر اور المورہ میں واقع آئی ٹی آئی میں کھولے جانے تھے اور ان کا افتتاح 16 تاریخ کو کیا جائے گا۔محکمہ نے ٹاٹا ٹکنالوجی کو دیے گئے 13 سنٹرس آف ایکسی لینس میں قلیل مدتی کورس اگلے ماہ جولائی سے شروع کیے جا رہے ہیں۔ متعلقہ مشینری اور ٹرینرز ٹاٹا کمپنی کے ذریعے فراہم کیے گئے ہیں۔وزیر موصوف نے کہا کہ ریاست میں آئی ٹی آئی کی تعداد، جو ڈی ایس ٹی (ڈول سسٹم آف ٹریننگ) ماڈل پر چل رہی ہیں، جہاں طلباء متعلقہ آئی ٹی آئی میں 6 ماہ اور کمپنی میں 6 ماہ تک تربیت حاصل کریں گے، ان کی تعداد بڑھا کر 45 کرنے جا رہی ہے۔وزیر نے کہا کہ اسکل ڈیولپمنٹ اینڈ ایمپلائمنٹ ڈپارٹمنٹ ریاست میں 168 نئے آئی ٹی آئی ٹرینرس کو بھی تعینات کرنے جا رہا ہے۔اس میٹنگ میں اسکل ڈیولپمنٹ اینڈ ایمپلائمنٹ ڈپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر سنجے کمار، جوائنٹ ڈائریکٹر منموہن کنڈیال، ڈپٹی ڈائریکٹر شیلیندر شرما اور دیگر محکموں کے افسران موجود تھے۔

رانی کھیت کو آپریٹو ڈرگ فیکٹری روشن دن دیکھے گی: دھن سنگھ راوت

UCF نے ناکارہ صنعتی اکائیوں کی بحالی کیلئے ایک روڈ میپ تیار کیا ہے، اسٹیٹ میڈیسن اینڈ پیرامیڈیکل لمیٹڈ کو بھی بہتر بنایا جائے گا

200 سے زائد نوجوانوں کو براہ راست روزگار ملے گا

دہرہ دون: اتراکھنڈ اسٹیٹ کوآپریٹو فیڈریشن (UCF) نے اتراکھنڈ میں کوآپریٹو پر مبنی صنعتی ترقی کو ایک نئی تحریک دینے کے لیے آگے بڑھا ہے۔ UCF نے رانی کھیت میں طویل عرصے سے بند کوآپریٹو ڈرگ فیکٹری (CDF) اور ہلدوچاؤ میں اتراکھنڈ اسٹیٹ میڈیسن اینڈ پیرا میڈیکل لمیٹڈ (UMPL) کو بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دونوں یونٹس جدید مشینری، جدید ترین لیبارٹریز اور جدید پیداواری نظام نصب کر کے آیورویدک ادویات کی تیاری شروع کریں گے۔ریاستی کوآپریٹو وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت نے کہا کہ ریاستی حکومت کوآپریٹو سیکٹر کو اقتصادی ترقی اور روزگار پیدا کرنے کے لیے ایک طاقتور گاڑی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔اس مقصد کے لیے کوآپریٹو صنعتی یونٹس جو برسوں سے بند پڑے تھے کو بحال اور جدید بنایا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ UCF نے CDF اور UMPL کی بحالی کے لیے ایک جامع ایکشن پلان تیار کیا ہے۔دونوں یونٹوں کی تزئین و آرائش، جدید آلات کی تنصیب، اور معیار پر مبنی پیداواری نظام کی ترقی جاری ہے، جس سے آیورویدک ادویات کی تیاری کے میدان میں اتراکھنڈ کو ایک نئی شناخت ملے گی۔دونوں یونٹ روایتی آیورویدک دوائیں تیار کریں گے جیسے پاؤڈر، گولیاں، جوس، راکھ، تیل، اسوا ارشٹا، گگلو اور پاک اولیہا۔کلیدی پروڈکٹس میں مہاشنکھ وتی، آروگیا وردھینی وتی، تریفلا پاؤڈر، اشوگندھا پاؤڈر، ارجنارشتا، دشمولرشتہ، مہارائن تیل، اور ابرک کی راکھ شامل ہوں گی۔

ڈاکٹر راوت نے کہا کہ دونوں یونٹوں کے مکمل آپریشن سے مقامی طور پر 200 سے زیادہ براہ راست روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ رانی کھیت، ہلدوچاؤڑ اور آس پاس کے علاقوں کے نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ دواؤں اور خوشبودار پودوں کی کاشت کرنے والے 500 سے 1000 کسان بھی ان یونٹوں سے براہ راست منسلک ہوں گے۔انہوں نے کہا کہ خام مال کی فراہمی، نقل و حمل، پروسیسنگ، پیکنگ، مارکیٹنگ اور تقسیم جیسی سرگرمیوں کے ذریعے ہزاروں لوگوں کو بالواسطہ روزگار اور روزی روٹی کے مواقع میسر آئیں گے، اس طرح دیہی معیشت مضبوط ہوگی۔تعاون کے وزیر نے کہا کہ دونوں یونٹس پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرنے کے بعد، تقریباً ?100 کروڑ کا ہدف سالانہ ٹرن اوور مقرر کیا گیا ہے۔اس سے ہر سال 10 سے 15 کروڑ روپے کا منافع ہونے کی امید ہے۔جدید ٹیکنالوجی اور اعلیٰ کوالٹی کے معیارات کے ذریعے، CDF اور UMPL کو قومی سطح پر مسابقتی اداروں میں تیار کیا جائے گا۔

کوآپریٹو پر مبنی صنعتی ترقی کا ایک ماڈل

ڈاکٹر راوت نے کہا کہ دواؤں اور خوشبودار پودوں کے لحاظ سے اتراکھنڈ ملک کی امیر ترین ریاستوں میں سے ایک ہے۔ ریاستی حکومت کا مقصد کسانوں کو دواؤں کی کھیتی سے جوڑنا، نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنا اور کوآپریٹو کے ذریعے خود انحصار دیہی معیشت کی تعمیر کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ CDF اور UMPL کی بحالی صرف دواسازی کی پیداوار تک محدود نہیں رہے گی بلکہ کوآپریٹو پر مبنی صنعتی ترقی کے لیے ایک مثالی ماڈل کے طور پر ابھرے گی۔ یہ بیک وقت آیوروید، کسانوں کی بہبود، روزگار پیدا کرنے اور دیہی ترقی کو نئی سمت فراہم کرے گا۔ڈاکٹر راوت نے کہا کہ اتراکھنڈ اسٹیٹ کوآپریٹو فیڈریشن کی یہ پہل آیورویدک ادویات کی تیاری، کسانوں کی خوشحالی، روزگار پیدا کرنے اور کوآپریٹو تحریک کو نئی بلندیوں تک لے جانے کی سمت ایک تاریخی قدم ثابت ہوگی۔

کابینی وزیر گنیش جوشی لافانی شہید کیپٹن دل بہادر تھاپا کے مجسمے کی نقاب کشائی کی

دہرہ دون: فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے آج دہرادون کے شیر باغ روڈ پر واقع پارک میں لافانی شہید کیپٹن دل بہادر تھاپا کے مجسمے کی نقاب کشائی کی۔ہنس فاؤنڈیشن کے بانی بھولے جی مہاراج اس تقریب کے مہمان خصوصی تھے۔ تمام حاضرین نے لازوال شہید کیپٹن دل بہادر تھاپا کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے دو منٹ کی خاموشی اختیار کی اور ان کی بے مثال خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔تقریب کے دوران، فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے سابق فوجیوں اور بہادر خواتین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے، قوم کی تعمیر اور قوم کی خدمت میں ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔اس تقریب میں ہنس فاؤنڈیشن کے بانی بھولے جی مہاراج نے اس کاوش کے لیے کمیٹی ممبران کو مبارکباد اور مبارکباد دی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ ہندوستان کی آزادی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے لاتعداد بہادر بیٹوں میں لازوال شہید کیپٹن دل بہادر تھاپا کا نام خصوصی احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ کیپٹن تھاپا دہرادون سمیت پوری گورکھا برادری کے لیے ہمت، حب الوطنی اور قربانی کی علامت ہیں۔فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ ملک کی آزادی کے لیے آزاد ہند فوج کے بہادر سپاہیوں نے جس لگن، جذبے اور قربانی کا مظاہرہ کیا ہے وہ ملک کی تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ ملک ان کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔انہوں نے مزید کہا کہ آزادی پسندوں اور بہادر سپاہیوں کی جدوجہد کی وجہ سے ہی آج ہم آزاد ہندوستان میں سانس لے رہے ہیں۔

فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ یہ مجسمہ محض ایک یادگار نہیں ہے، بلکہ آنے والی نسلوں کو ملک کی خدمت کرنے، فرض کے لیے جدوجہد کرنے اور حب الوطنی کی ترغیب دے گا۔ انہوں نے کہا کہ شہداء کو عزت دینا اور ان کے نظریات کو عوام تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ دہرادون میں لافانی شہید کیپٹن دل بہادر تھاپا کے نام پر ایک عظیم الشان گیٹ کی تعمیر کے لیے 30 لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ گیٹ پر تعمیراتی کام جلد شروع کر دیا جائے گا۔اس دوران فوجی بہبود کے وزیر گنیش جوشی نے کمیٹی کے ارکان کو اس کوشش کے لیے مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔اس موقع پر نیپالی لینگویج کمیٹی کے صدر مدھوسودن شرما، پی بی او آر کے صدر شمشیر سنگھ بشت، جیوتی کوٹیا، وندنا ٹھاکر، سپنامال اور علاقہ مکینوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

عزم کی کوئی حد نہیں ہے: انوراگ راوت نے "نیٹی ایکسٹریم الٹرا رن" میں اپنی ناقابل تسخیر قوت ارادی کا مظاہرہ کیا

دہرہ دون: 25 سالہ انوراگ راوت نے 31 مئی سے 2 جون تک چمولی ضلع میں منعقد ہونے والے "نیتی ایکسٹریم الٹرا رن" میں ناقابل یقین ہمت، اعتماد اور غیر متزلزل جذبے کا مظاہرہ کیا۔انہوں نے تقریباً 1 گھنٹہ 45 منٹ میں 10 کلومیٹر کی دوڑ کو مکمل کر کے تمام شرکاء اور تماشائیوں کو متاثر کیا۔ "حدود سے آگے، وادی سے پرے" کے پیغام کو قبول کرتے ہوئے انوراگ نے ثابت کیا کہ مضبوط ارادے اور عزم کے لیے کوئی بھی چیلنج بہت بڑا نہیں ہے۔اصل میں پوڑی ضلع کے رہنے والے اور فی الحال دہلی میں رہنے والے انوراگ راوت نے دماغی فالج جیسی معذوری کے باوجود نیتی ویلی کے مشکل اور چیلنجنگ حالات میں اس مشکل دوڑ کو کامیابی سے مکمل کیا۔

اونچے پہاڑوں، دشوار گزار راستوں اور محدود آکسیجن کے انتہائی حالات کے باوجود چمولی ضلع کی نیتی وادی میں منعقدہ "نیٹی ایکسٹریم الٹرا رن" کے دوران انوراگ کی کارکردگی سب کے لیے ایک تحریک بن گئی۔انوراگ کی کامیابی نے یہ پیغام دیا کہ معذوری کسی شخص کی صلاحیت کو محدود نہیں کر سکتی۔اس کی ہمت، عزم اور مثبت سوچ نے تقریب میں موجود ہر شخص کو متاثر کیا۔نیتی ایکسٹریم الٹرا رن میں ان کی کارکردگی محض ایک دوڑ سے زیادہ نہیں بلکہ زندگی کے چیلنجوں پر قابو پانے اور آگے بڑھنے کی ایک متاثر کن مثال بن گئی۔انوراگ نے بتایا کہ وہ پہلے بھی متعدد مقابلوں میں حصہ لے چکے ہیں۔انوراگ نے کہا، "حدیں صرف ہمارے ذہنوں میں ہوتی ہیں، اگر عزم مضبوط ہو تو انسان اپنے جسم کو کسی بھی منزل تک پہنچا سکتا ہے۔اس عظیم الشان ایونٹ، "نیٹی ایکسٹریم الٹرا رن" میں ملک بھر سے پرجوش شرکت دیکھنے میں آئی۔ سرحدی وادی نیتی میں منعقدہ اس ایڈونچر اسپورٹس مہا کمب میں ملک کی 27 ریاستوں کے 1200 سے زیادہ شرکاء نے مختلف زمروں کے مقابلوں میں ناقابل ہمت، جوش اور کھیل کا مظاہرہ کیا۔

راہل گاندھی کے دورے کی تیاریاں تیز

دہرہ دون: راہل گاندھی کے 4 اور 5 جون کو اتراکھنڈ کے دورے کے لیے ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر میں قائم کردہ کنٹرول روم نے پیر کو باقاعدہ طور پر اپنا کام شروع کیا۔ ریاستی جنرل سکریٹری اور کنٹرول روم انچارج نوین جوشی کی قیادت میں کنٹرول روم کی سرگرمیاں شروع ہوئیں، اور دورے کی تیاریوں کے لیے وسیع تال میل کیا گیا۔نوین جوشی اور ان کی پوری ٹیم نے کانگریس کے سینئر لیڈروں، ضلع اور میٹروپولیٹن صدور، اسمبلی انچارجوں اور ریاست بھر کے اہم تنظیمی عہدیداروں سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا تاکہ راہول گاندھی کے پروگرام کی تیاریوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں اور ضروری رہنمائی فراہم کی جا سکے۔اس موقع پر نوین جوشی نے کہا کہ راہول گاندھی کا اتراکھنڈ کا دورہ ریاست کے کانگریس کارکنوں میں نیا جوش اور توانائی پیدا کرے گا۔کنٹرول روم

میٹنگ میں جنرل سکریٹری راجندر بھنڈاری، منیش ناگپال، اکھلیش اونیال وغیرہ موجود تھے۔

’میں نے 120 سوالوں کے ٹھیک جوابات دے کر پورے 30 نمبر لیے‘

ٹرمپ کا ’انتہائی ذہین‘ ہونے کا دعویٰ کتنا درست ہے؟

عمیر محمود۔ بی بی سی اردو

صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا: ’میں نے 30 میں سے پورے 30 نمبر لیے ہیں۔‘

امریکی صدر کا یہ دعویٰ اپنی ذہنی صلاحیت جانچنے کے لیے دیے گئے ٹیسٹ کے حوالے سے ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹروتھ سوشل پر انھوں نے لکھا کہ ان سے 120 سوال کیے گئے اور انھوں نے تمام سوالات کے درست جواب دیے۔

ٹرمپ کا دعویٰ تھا کہ یہ نتیجہ ان کے ’انتہائی ذہین ہونے‘ کی عکاسی کرتا ہے۔

اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں انھوں نے مزید کہا کہ ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے کہ کوئی اتنے مثالی نمبر حاصل کرے اور خاص طور پر اس وقت جب یہ مسلسل چوتھی بار ہو۔

ٹرمپ کا اشارہ اس بات کی جانب ہے کہ وہ اب تک چار بار ذہنی صلاحیت جانچنے کا ٹیسٹ دے چکے ہیں۔ انھوں نے لکھا: ’صدر اور نائب صدر کے لیے انتخاب لڑنے والے تمام افراد کو ذہنی صلاحیت کا یہ مشکل ٹیسٹ دینے کا پابند بنانا چاہیے۔‘

مخالف سیاسی جماعت ڈیموکریٹس کے اراکین کو مخاطب کرتے ہوئے انھوں نے پارٹی کے نام کے ہجوں میں جان بوجھ کر تبدیلی کی اور لکھا: ’ڈمبوکریٹس کو بھی اس کا مطالبہ کرنا چاہیے (کہ صدر اور نائب صدر کا انتخاب لڑنے والے سبھی افراد ذہنی صلاحیت کا ٹیسٹ دیں)۔‘

انگریزی زبان کا لفظ ’ڈمب‘ استعمال تو ایسے افراد کے لیے کیا جاتا ہے جو بولنے کی قوت سے محروم ہوتے ہیں، لیکن کسی کو بے وقوف یا کم عقل کہنے کے لیے بھی یہی لفظ بولا جاتا ہے۔

امریکی صدر ٹرمپ کی طبی رپورٹ کیا بتاتی ہے؟

ٹرمپ نے ذہنی صلاحیت کا ٹیسٹ دینے کے ساتھ ساتھ اپنا جسمانی طبی معائنہ بھی کروایا ہے اور اس کی رپورٹ بھی وائٹ ہاؤس کی جانب سے جاری کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی صدر کی ’ذہنی اور جسمانی کارکردگی بہترین ہے‘ اور ان کا دل، نظام تنفس (سانس لینے کا نظام، جس میں پھیپھڑے اور دیگر اعضا شامل ہیں) اور اعصابی نظام بھی درست کام کر رہا ہے۔

رپورٹ کے مطابق 79 سالہ امریکی صدر کا بلڈ پریشر 105/71 ہے، جو بالکل معمول کے مطابق ہے۔ ان کا وزن 238 پاؤنڈ، یعنی تقریباً 108 کلوگرام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کا کولیسٹرول بھی قابل قبول درجے پر ہے۔ البتہ ٹرمپ کے ٹانگوں کے نچلے حصہ میں ہلکی سوجن ضرور ہے، رپورٹ کے مطابق یہ گذشتہ سال کے مقابلے میں کم ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی لکھا گیا کہ امریکی صدر کے ’جامع اعصابی معائنے سے ظاہر ہوا کہ ان کی ذہنی کیفیت نارمل ہے، اعصاب درست کام کر رہے ہیں، پٹھوں کی طاقت، حسیات، چلنے کا انداز اور توازن سب معمول کے مطابق ہیں۔‘

وائٹ ہاؤس کی جاری کردہ رپورٹ میں بتایا گیا کہ امریکی صدر ٹرمپ میں ڈپریشن اور بے چینی جانچنے کے لیے بھی ٹیسٹ کیے گئے جن کے نتائج نارمل آئے۔

رپورٹ کے مطابق مونٹریال کاگنیٹیو اسیسمنٹ (موکا) کے ذریعے ٹرمپ کی ذہنی صلاحیت جانچی گئی، جس میں انھوں نے ’30 میں سے 30 نمبر لیے۔‘ ٹرمپ حال ہی میں کئی بار یہ دعوے کر چکے ہیں کہ انھوں نے یہ ٹیسٹ دیا ہے اور ہر بار ہی بہترین کارکردگی دکھائی۔ وہ اسے اپنی ذہانت کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

متعدد مواقع پر کی گئی ان کی گفتگو سے یہ عندیہ بھی ملتا ہے کہ جیسے وہ کہہ رہے ہوں کہ کم ہی افراد اس ٹیسٹ میں ان جیسی کارکردگی دکھا پائیں گے۔ ذہنی صلاحیت جانچنے کا یہ ٹیسٹ موکا آخر ہے کیا، اس میں کس طرح کے سوالات پوچھے جاتے ہیں، اور کیا اس ٹیسٹ میں پورے نمبر لینے والا شخص واقعی ’انتہائی ذہین‘ کہلائے گا، جیسا کہ صدر ٹرمپ نے دعویٰ کیا؟

’یہ ٹیسٹ کسی کے لیے بھی آسان نہیں ہوتا‘

یہ ٹیسٹ لینے والے ادارے موکا کاگنیشن کی ویب سائٹ کے مطابق اس ٹیسٹ میں 30 سوالات ہوتے ہیں اور یہ ’صحت کے ماہرین کو ابتدائی مرحلے میں ہی ذہنی کمزوری کی علامات پہچاننے میں مدد دیتا ہے، جس سے تشخیص اور علاج تیزی سے ممکن ہو جاتا ہے۔‘ ویب سائٹ کے مطابق موکا کو ’الزائمر (یادداشت کی بیماری) کی نشاندہی کے لیے ایک انتہائی حساس ٹیسٹ سمجھا جاتا ہے۔‘

موکا کاگنیشن ڈاٹ کام پر درج ہے کہ وہ ’ذہنی کارکردگی کا انتہائی درست جائزہ فراہم کرتے ہیں۔‘ مطلب اس کا یہ ہے کہ ٹرمپ نے جو ٹیسٹ دیا اس سے ’ذہنی کارکردگی/ صلاحیت یا cognitive performance‘ تو جانچی جا سکتی ہے لیکن ٹیسٹ لینے والا ادارہ کسی کی ذہانت جانچنے کا دعویٰ ہرگز نہیں کر رہا۔

ذہنی صلاحیت جانچنے والے اس ٹیسٹ میں کس طرح کے سوالات پوچھے جاتے ہیں؟

اس سوال کا جواب خود امریکی صدر ٹرمپ متعدد مواقع پر دے چکے ہیں۔ انھوں نے جولائی 2020 میں پہلی مرتبہ بتایا تھا کہ وہ یہ ٹیسٹ دے چکے ہیں۔ ایک انٹرویو کے دوران ٹرمپ نے کہا تھا: ’جب آپ صدر کے منصب پر فائز ہیں تو ہمیں شارپ (ذہنی طور پر چست) ہونا چاہیے۔‘ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ انھوں نے وائٹ ہاؤس کے ڈاکٹر رونی جیکسن سے اس طرح کے کسی ٹیسٹ کا پوچھا تھا۔

انٹرویو میں ٹیسٹ کی تفصیلات بتاتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ 30 سے 35 سوال پوچھے گئے تھے، شروع کے سوالات آسان تھے اور بعد میں مشکل سے مشکل ہوتے گئے۔

ٹرمپ نے بتایا تھا کہ ان میں یادداشت سے متعلق سوالات بھی شامل تھے۔ ’آپ کو کچھ الفاظ بتائے جاتے ہیں، جیسے کہ پرسن، ویمن، مین، کیمرہ، ٹی وی۔ پھر آپ سے کہا جاتا ہے کہ کیا آپ انھیں دہرا سکتے ہیں۔‘

ٹرمپ نے کہا کہ اگر یہ الفاظ درست ترتیب سے دہرا دیے جائیں تو اضافی نمبر ملتے ہیں۔ امریکی صدر کے مطابق: ’اس سوال کے بعد وہ آپ سے مختلف سوال کرتے ہیں، اور 10 سے 15 منٹ بعد پوچھتے ہیں کہ کیا آپ کو دسواں سوال یاد ہے۔‘

ڈونلڈ ٹرمپ نے بتایا کہ ایک بار پھر آپ کو (اپنی یادداشت کی مدد سے) وہی الفاظ دہرانے پڑتے ہیں اور درست ترتیب پر اضافی نمبر بھی ملتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ’یہ کسی کے لیے بھی آسان نہیں ہوتا لیکن میرے لیے یہ بہت آسان تھا۔‘

ٹرمپ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ جب کچھ وقفے کے بعد ان سے پھر وہی سوال پوچھا گیا اور انھوں نے تمام الفاظ درست ترتیب سے دہرا دیے تو ’انھوں نے (ٹیسٹ لینے والوں نے) کہا یہ تو زبردست ہے، آپ نے یہ کیسے کیا؟‘ ٹرمپ نے کہا تھا کہ ’میری یادداشت بہت اچھی ہے اور میں ذہنی طور پر مکمل فعال ہوں۔‘

’آپ کو کافی ذہین ہونا چاہیے‘

رواں سال مئی میں بھی امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کم از کم دو بار بتا چکے ہیں کہ اس ٹیسٹ میں کیا سوال پوچھے جاتے ہیں۔

مئی کے اوائل میں ایک بزنس سمٹ سے خطاب میں ٹرمپ نے کہا کہ انھوں نے تین بار ذہنی صلاحیت کا ٹیسٹ دیا ہے اور تینوں میں پورے نمبر لیے۔ انھوں نے بتایا کہ ایک ٹیسٹ انھوں نے اپنے پہلے دورِ صدارت میں دیا تھا اور دو ٹیسٹ دوسرے دورِ صدارت میں۔ ٹرمپ نے کہا کہ جب کوئی ان کی ذہنی صلاحیت کے متعلق سوال کرتا ہے تو وہ ایک اور ٹیسٹ دے دیتے ہیں۔

ان کا دعویٰ تھا کہ ’کسی اور صدر نے تو ایک بار بھی یہ ٹیسٹ نہیں دیا۔ بائیڈن تو پہلے سوال کا بھی درست جواب نہ دے پاتے اور اوباما بھی بہت خراب کارکردگی دکھاتے۔‘ ٹرمپ نے بتایا کہ پہلا سوال اس طرح کا ہوتا ہے کہ جانوروں کی تصاویر بنی ہوتی ہیں اور ان کے نام لکھنے ہوتے ہیں لیکن بعد والے سوالات مشکل ہوتے جاتے ہیں۔

اس تقریب سے خطاب میں امریکی صدر نے کہا تھا کہ ’اس کمرے میں موجود ہر فرد ہی ذہین ہے لیکن کوئی بھی 30 کے 30 سوالوں کے درست جواب نہیں دے پائے گا۔‘ ٹرمپ نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ ٹیسٹ کے آخری سوال بہت ہی مشکل ہوتے ہیں اور ان کا درست جواب دینے کے لیے ’آپ کو کافی ذہین ہونا چاہیے۔‘

اپنی ذہانت کے حوالے سے دعویٰ کرتے ہوئے ڈونلڈ ٹرمپ نے یہ بھی کہا: ’ایک ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ انھوں نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جس نے تمام سوالوں کے درست جواب دیے۔‘ اسی طرح 22 مئی کو بھی ایک اجتماع سے خطاب میں ٹرمپ نے اس ٹیسٹ کی تفصیلات بتائی تھیں۔

انھوں نے کہا: ’آخر میں ایک سوال اس طرح کا تھا کہ کوئی بھی نمبر چنیں، کوئی بھی۔‘

ٹرمپ کے مطابق جب انھوں نے نمبر 203 چنا تو ان سے کہا گیا ’اس کو نو سے ضرب دے کر دو سے تقسیم کریں، اس میں 1324 جمع کریں، 1292 منفی کریں، اور پھر جو جواب آیا ہے اسے 19 سے ضرب دیں۔‘

امریکی صدر نے دعویٰ کیا کہ ’میں نے اس سوال کا بھی بالکل درست جواب دیا۔‘

سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ہیڈکوارٹرز نامی اکاؤنٹ سے پانچ مئی کو ایک ٹیسٹ کا نمونہ شیئر کیا گیا، اور یہی نمونہ موکا کاگنیشن ڈاٹ کام پر بھی دستیاب ہے۔

اس پر درج ایک سوال میں چند انگریزی حروف تہجی اور چند ہندسے لکھے ہیں، جنھیں جوڑ کر ایک کیوب یا مکعب بنانا ہے۔ ایک اور سوال یہ ہے کہ ایسی گھڑی کی تصویر بنائیں جس پر 11 بج کر 10 منٹ ہوئے ہوں۔ ایک سوال میں شیر، گینڈے اور اونٹ کی تصاویر بنی ہیں اور نیچے لکھنا ہے کہ ان جانوروں کے نام کیا ہیں۔ ہیڈکوارٹرز نامی ایکس اکاؤنٹ سے اس نمونے کی تصویر شیئر کر کے لکھا گیا تھا: ’یہ ہے وہ ٹیسٹ جسے ٹرمپ نے مشکل کہا۔‘

ٹرمپ کی جانب سے حالیہ ٹیسٹ کے نتائج کو اپنی ذہانت سے جوڑنے پر سوشل میڈیا صارفین انھیں تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اے ای ریو نامی صارف نے لکھا کہ ’یہ ٹیسٹ ممکنہ ذہنی کمزوری اور ڈیمنشیا کی ابتدائی علامات کی نشاندہی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، یہ ذہانت کی پیمائش نہیں ہے اور صحت مند افراد کا اس میں 30 نمبر حاصل کرنا غیر معمولی بات نہیں ہے۔‘

انھوں نے ایک گرافک کارڈ بھی شیئر کیا جس میں بتایا گیا تھا کہ موکا ٹیسٹ کیا ہے اور کیا نہیں۔ ان کے مطابق اس ٹیسٹ میں کسی بھی فرد کی یادداشت، توجہ اور اس طرح کی دیگر چیزیں جانچی جاتی ہیں اور یہ ذہانت جانچنے والا آئی کیو ٹیسٹ نہیں ہے۔

کرس نامی صارف نے یہ سوال ایکس کے مصنوعی ذہانت کے ٹول گروک سے کیا کہ کیا موکا ٹیسٹ ذہانت کی پیمائش کرتا ہے؟

دیگر صارفین نے موکا ٹیسٹ کے نمونوں کی تصاویر شیئر کیں اور لکھا کہ اس میں اچھے نمبر حاصل کرنا تو بہت ہی آسان ہے۔ جبکہ بظاہر ٹرمپ کے حامی سوشل میڈیا صارف جوڈیان نے ایکس پر لکھا کہ ’ٹرمپ سے نفرت کرنے والے ان کی بہترین صحت پر اداس ہو گئے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جن کے خیال میں بھولنے کی بیماری میں مبتلا جو بائیڈن ٹھیک تھے۔‘

واضح رہے کہ امریکی صدر کا ہر سال طبی معائنہ عام طور پر کیا جاتا ہے، تاہم ایسا کرنے کی کوئی آئینی یا قانونی پابندی نہیں ہے۔ اسی طرح اس معائنے کے نتائج کو عوام کے سامنے جاری کرنا بھی قانوناً لازم نہیں، بلکہ یہ صدر کی صوابدید پر ہوتا ہے کہ وہ کتنی معلومات شیئر کرتے ہیں۔ خبر رساں ادارے اے پی کی 13 جون 2019 کی رپورٹ میں نیو یارک کے ماؤنٹ سائنائی ہسپتال میں معالج اور امریکی صدور کی طبی تاریخ پر تحقیق کرنے والے پروفیسر جیکب اپیل کے حوالے سے درج کیا گیا تھا: ’صدور کے لیے نہ تو سالانہ طبی معائنہ کروانا لازم ہے اور نہ ہی اس کے نتائج عوام کے سامنے جاری کرنا ضروری ہے۔‘

سیٹلائٹ تصاویر: آٹھ ممالک میں 20 امریکی فوجی مقامات پر ایرانی حملے اور کروڑوں ڈالر کا نقصان

مرلن تھومسمصنف، الیکس مرے، بی بی سی

بی بی سی ویری فائی نے جن سیٹلائٹ تصاویر اور ویڈیوز کا تجزیہ کیا، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے آغاز سے اب تک ایران نے امریکہ کے 20 فوجی مقامات کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جتنا عوامی طور پر تسلیم کیا گیا، ایران کے حملے اس سے زیادہ وسیع تھے۔ فروری کے اختتام سے اب تک ایران نے مشرق وسطیٰ کے آٹھ ممالک میں اہم تنصیبات کو

نشانہ بنایا ہے، جس سے جدید ترین فضائی دفاعی نظاموں، ایندھن بھرنے والے طیاروں اور ریڈارز کو کروڑوں ڈالرز کا نقصان پہنچا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے حملوں کے ردعمل میں تہران نے گذشتہ تین ماہ کے دوران امریکی اڈوں اور مشترکہ فوجی تنصیبات دونوں کو نشانہ بنایا ہے۔ پینٹاگون کا کہنا ہے کہ آپریشن ایپک فیوری کے آغاز سے اب تک اس نے ایران میں 13 ہزار سے زیادہ اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔ ایران کے رہبر اعلیٰ مجتبیٰ خامنہ ای نے امریکی تنصیبات کو نشانہ بنانے میں اپنی فوج کی کامیابی کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ منگل کو ایک بیان میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ مشرق وسطیٰ اب امریکی اڈوں کے لیے ’محفوظ جگہ‘ نہیں رہا۔ ایک جانب وائٹ ہاؤس بارہا یہ دعویٰ کر چکا ہے کہ ایران کی فوج تقریباً تباہ ہو چکی ہے، دوسری جانب تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ امریکی تنصیبات پر ہونے والا نقصان ظاہر کرتا ہے کہ تہران کے جوابی حملے اس سے کہیں زیادہ مؤثر اور وسیع پیمانے پر ہوئے جتنا کہ امریکی حکام نے اعتراف کیا ہے۔ ایک امریکی دفاعی عہدیدار نے ’آپریشنل سکیورٹی وجوہات‘ کا حوالہ دیتے ہوئے بی بی سی ویری فائی کے نتائج پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ امریکا نے تنازع کے سیٹلائٹ تجزیے کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ تجزیہ فراہم کرنے والے بڑے ادارے پلینٹ سے درخواست کی کہ وہ ایران اور مشرق وسطیٰ کے زیادہ تر حصے کی نئی تصاویر پر ’غیر معینہ مدت تک‘ پابندی عائد کرے۔ کمپنی نے امریکہ کی یہ درخواست مان لی اور اپنے اقدام کے جواز میں کہا کہ وہ اس بات کو یقینی بنانا چاہتی ہے کہ مخالفین اس کی تصاویر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال نہ کریں۔ بی بی سی ویری فائی نے پلینٹ اور دیگر اداروں کی فراہم کردہ سیٹلائٹ تصاویر سے ایرانی حملوں سے ہونے والے نقصان کا جائزہ لیا ہے۔ ایران نے سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قطر، کویت، عراق، اردن، بحرین اور عمان میں واقع تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ کچھ تجزیہ کاروں کے مطابق نشانہ بنائے گئے اڈوں کی تعداد 28 تک ہو سکتی ہے۔ جس قیمتی ساز و سامان کو نقصان پہنچا، اس میں متحدہ عرب امارات کے الرویس اور الصادر ایئر بیسز اور اردن کے موفق السلطی ایئر بیس پر نصب تین جدید ترین اینٹی بیلسٹک میزائل بیٹری سسٹمز شامل ہیں۔ امریکہ کے بارے میں معلوم ہے کہ اس کے پاس ٹرمینل ہائی آلٹیٹیوڈ ایریا ڈیفنس (تھاڈ) کی آٹھ بیٹریاں ہیں، جو دنیا میں مختلف مقامات پر تعینات ہیں۔ ہر بیٹری کے بنانے پر تقریباً ایک ارب ڈالرز لاگت آتی ہے۔ ہر بیٹری کو چلانے کے لیے تقریباً 100 فوجیوں کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ اس سے جو انٹرسیپٹر داغا جاتا ہے اس کی لاگت تقریباً ایک کروڑ 27 لاکھ ڈالرز ہوتی ہے۔ آئرش دفاعی افواج کے سابق سربراہ وائس ایڈمرل مارک میلیٹ نے بی بی سی ویری فائی کو بتایا کہ یہ بیٹریاں ایک ’انتہائی پیچیدہ‘ علاقائی دفاعی نظام کا بنیادی حصہ ہیں جنھیں ’جلدی یا آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔‘ سیٹلائٹ تصاویر کے ماہرانہ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایرانی حملوں نے سعودی عرب کی پرنس سلطان ایئر بیس پر امریکی ایندھن بھرنے والے اور نگرانی کے طیاروں کو بھی شدید نقصان پہنچایا۔ سیٹلائٹ تصاویر میں تباہ شدہ طیارے اور گڑھے واضح دکھائی دیتے ہیں جن سے دھواں اٹھ رہا ہے۔ ایک تجزیہ کار نے طیارے کی شناخت نگرانی کرنے والے ای تھری سینٹری کے طور پر کی۔ امریکی میڈیا کے مطابق اسے تبدیل کرنے پر 70 کروڑ ڈالرز تک لاگت آ سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایران نے کویت میں علی السالم ایئر بیس اور عارف جان کیمپ کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ تجزیہ کاروں نے سیٹلائٹ تصاویر میں ایندھن ذخیرہ کرنے والے بنکرز، طیاروں کے ہینگرز اور فوجیوں کی رہائش گاہوں کو تباہ حالت میں دیکھا۔ دفاعی انٹیلیجنس کمپنی جینز نے کیمپ عارف جان میں سیٹلائٹ مواصلاتی ساز و سامان کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچنے کی نشاندہی کی ہے۔

’پانی بہت گرم ہے ممی‘: پانچ سالہ بچی کی قاتل سوتیلی ماں جو 50 برس تک سزا سے بچتی رہیں

سونجا جیپ۔ بی بی سی اردو

پولیس سٹیشن میں داخل ہونے والے شخص نے پولیس افسران کو بتایا کہ وہ ایک خوف ناک راز کا انکشاف کرنا چاہتا ہے، ایسا راز جو وہ تقریباً نصف صدی سے اپنے دل میں چھپائے ہوئے ہے۔ ستمبر 2022 کو اتوار کے روز لندن کے علاقے کرائیڈن کے پولیس سٹیشن میں داخل ہونے والے اس شخص کا نام ڈیسمنڈ برنارڈ تھا۔

برنارڈ نے بتایا کہ سنہ 1978 میں ان کی سوتیلی ماں نے گھر میں ابلتا ہوا گرم پانی ڈال کر ان کی پانچ سالہ بہن اینڈریا کو قتل کر دیا تھا۔ یہ موت ایک حادثہ قرار دی گئی تھی۔

اس وقت برنارڈ صرف آٹھ سال کے تھے۔ انھوں نے پولیس افسران کو بتایا کہ جینس نکس نے انھیں جھوٹ بولنے کا حکم دیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ وہ دونوں بہن بھائی ہر وقت نکس کی جانب سے دی جانے والی سزاؤں کے خوف میں مبتلا رہتے تھے۔ ان کی سوتیلی والدہ انھیں مارتی پیٹتی تھیں اور بلی کا کھانا کھانے پر مجبور کرتی تھیں۔

منگل کے روز آئزل ورتھ کراؤن کورٹ میں ایک جیوری نے 67 سالہ نکس کو اینڈریا کے غیر ارادی قتل اور برنارڈ کے ساتھ بدسلوکی کا مجرم قرار دیا۔

اس کیس کی تفتیش کرنے والی پولیس کا کہنا ہے کہ اگر کئی دہائیوں بعد برنارڈ بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سامنے نہ آتے تو نکس کو کبھی انصاف کے کٹہرے میں نہ لایا جا سکتا۔

میٹروپولیٹن پولیس کی ڈیٹیکٹیو فران ہومر کے مطابق جب نومبر 2022 میں نکس کو ابتدائی تفتیش کے لیے تھانے بلایا گیا تو وہ پریشان دکھائی نہیں دیں۔

ابتدا میں ہر سوال پر ان کا جواب ہوتا تھا ’نو کمنٹ‘۔ یعنی انھوں نے کسی بھی سوال کا جواب دینے سے انکار کیا۔ ہومر کہتی ہیں کہ ’مجھے لگا جیسے وہ جانتی تھیں کہ وہ کیا کر رہی ہیں‘ کیوں کہ اس وقت ایک بالغ کے مؤقف یا بیان کا مقابلہ ایک بچے کے بیان سے تھا، تو نکس کو لگتا تھا کہ وہ بچ جائیں گی۔

جینس نکس قانون سے متعلق مسائل میں مبتلا ہونے کی عادی تھیں۔ انھوں نے ایک یادداشت بھی لکھی تھی اور اس میں اپنے ماضی کا ذکر لندن کی ایک بدنام منشیات فروش کے طور پر کیا تھا، جسے ’ماما جے‘ کہا جاتا تھا۔

سنہ 2021 میں بی بی سی سے گفتگو میں انھوں نے بتایا تھا کہ آخرکار انھوں نے جرم کی زندگی چھوڑ کر ایک پروبیشن آفیسر بننے کا فیصلہ کیا۔ (پروبیشن آفیسر حکومت کی طرف سے تعینات کیا گیا ایسا اہلکار ہوتا ہے جو عدالت کے حکم پر رہا کیے گئے مجرموں یا زیر نگرانی افراد پر نظر رکھتا ہے۔)

تقریباً 20 سال پہلے جیل سے پہلی رہائی کے بعد نکس نے کہا تھا کہ مجرمانہ ریکارڈ کی وجہ سے ملازمت برقرار رکھنے میں انھیں مشکلات پیش آئیں، جس سے وہ ذہنی دباؤ کا شکار ہوئیں۔ دسمبر 2016 میں نکس کو ایک سرکاری کمیٹی کے سامنے بطور گواہ پیش ہونے کی دعوت دی گئی، جہاں انھوں نے ایک سابق مجرم کے طور پر ملازمت میں درپیش مشکلات بیان کیں۔

انھوں نے کہا: ’مجھے لگا کہ معاشرہ معاف کرنے والا نہیں ہے، چاہے آپ لوگوں کو یہ دکھانے کی پوری کوشش کریں کہ آپ بدل چکے ہیں۔‘

’بیان میں تضاد‘

پولیس کے مطابق نکس نے چھ جون 1978 کو اینڈریا کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کے بارے میں جو بیان دیا، تفتیش کے ابتدائی مرحلے میں ہی اس بیان میں تضادات سامنے آنے لگے۔

ابلتے پانی سے اینڈریا کے جسم کا آدھا حصہ جھلس گیا تھا اور وہ پانچ ہفتے تک تکلیف میں رہنے کے بعد 13 جولائی کو ہسپتال میں دم توڑ گئی تھیں۔ اُس وقت کوئی پولیس تفتیش نہیں ہوئی تھی۔ سرکاری وکیل استغاثہ کے مطابق اینڈریا کی موت سے متعلق تحقیقات صرف آدھے دن میں مکمل ہو گئی تھیں۔

انھوں نے کہا: ’آج کے جدید دور میں قتل کے مقدمات سے نمٹنے کا طریقہ بالکل مختلف ہے۔ آج فون کا ڈیٹا، سی سی ٹی وی فوٹیج اور آواز سمیت کئی دستاویزی ثبوت دستیاب ہوتے ہیں۔ اور جب آپ اتنا پیچھے جائیں تو گواہ بھی فوت ہو چکے ہوتے ہیں۔‘ ہومر نے بتایا کہ ہسپتال کے کوئی ریکارڈ محفوظ نہیں تھے اور افسران نے مقامی عجائب گھروں کے آرکائیو بھی تلاش کیے تاکہ کیس سے متعلق کچھ مل سکے۔ انھوں نے سابق پڑوسیوں کو تلاش کرنے کی بھی کوشش کی، لیکن کسی کے پاس متعلقہ معلومات نہیں تھیں۔

تاہم ان کے مطابق موت کی وجہ جاننے سے متعلق کی گئی تفتیش کی رپورٹ ملی جس میں اس وقت نکس کا بیان شامل تھا۔ اُس بیان میں اور حالیہ بیان میں اتنے تضادات ہیں، جن کی نکس وضاحت نہیں کر سکیں۔ نکس کو فروری 2025 میں اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ اینٹیگوا سے لندن واپس پہنچیں اور اسی دن ان پر اینڈریا کے غیر ارادی قتل اور اکتوبر 1975 سے جون 1978 کے درمیان برنارڈ کے ساتھ بدسلوکی کرنے کے الزامات عائد کیے گئے۔

ہومر نے کہا کہ نکس حیران نظر آئیں۔

’میں صرف مار سے بچنا چاہتا تھا‘

مقدمے کے دوران جیوری کو بتایا گیا کہ 1978 میں نکس نے دعویٰ کیا تھا کہ اینڈریا نے خود غسل کیا اور بعد میں بے ہوش ہونے سے پہلے ’ٹانگوں میں خارش‘ کی شکایت کی۔ نکس نے تسلیم کیا کہ اینڈریا کی موت کی وجہ جاننے کے لیے جو تفتیش کی گئی تھی، اس میں انھوں نے غلط بیان دیا، اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اصل میں وہ بچی کی نگرانی کرنے میں ناکام رہنے پر ’گھبرا گئی‘ تھیں۔ انھوں نے اسے اپنی ’لا پروائی‘ قرار دیا، جو ان سے 19 برس کی عمر میں سرزد ہوئی اور جیوری کو بتایا کہ وہ باغبانی میں مصروف تھیں جب انھوں نے اینڈریا کی چیخیں سنیں اور چند ہی لمحوں میں اسے پانی سے نکال لیا۔

ہومر نے کہا کہ ان کے کئی دعوے ’سمجھ سے بالاتر‘ تھے اور ماہرین نے بھی انھیں مسترد کیا۔ نکس کے دعوؤں میں ایک یہ بھی تھا کہ بری طرح جھلسنے کے باوجود اینڈریا بات کر سکتی تھیں اور یہ کہ پانی بوائلر خراب ہونے کی وجہ سے زیادہ گرم ہو گیا تھا۔ نکس نے عدالت میں اصرار کیا کہ انھوں نے کبھی بچوں پر تشدد نہیں کیا، لیکن ڈیسمنڈ برنارڈ نے گھر کے حالات کی بالکل مختلف تصویر پیش کی، جو اب 56 سال کے ہو چکے ہیں۔ انھوں نے جیوری کو بتایا کہ نکس بچوں کو باقاعدگی سے مارتیں۔ برنارڈ نے یہ بھی بتایا کہ ان کی سوتیلی والدہ نے انھیں سگریٹ سے جلایا اور بلی کا کھانا کھانے پر مجبور کیا۔

ڈیسمنڈ برنارڈ کے مطابق چھ جون کی دوپہر اینڈریا نے انھیں بتایا تھا کہ گھر صاف کرنے میں مدد نہ کرنے پر وہ مشکل میں ہیں۔ برنارڈ نے عدالت کو بتایا کہ نکس ان کی بہن پر چیخیں اور اسے مارا بھی۔ انھوں نے اینڈریا کو کہتے ہوئے سنا کہ: ’پانی بہت گرم ہے ممی‘ اور پھر پانی کے چھینٹوں اور چیخوں کی آوازیں آئیں۔

برنارڈ کے مطابق پھر نکس نے انھیں کہا کہ اگر وہ اس واقعے کو حادثہ بیان کریں گے ’تو وہ مجھے دوبارہ کبھی نہیں ماریں گی۔‘ استغاثہ کی وکیل کیری بروم نے جب پوچھا کہ انھوں نے جھوٹ کیوں بولا، تو برنارڈ نے جواب دیا: ’کیوں کہ میں خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتا تھا، میں صرف چاہتا تھا کہ یہ سب رک جائے۔‘

ہومر نے کہا: ’وہ دونوں نکس سے شدید خوف زدہ تھے۔‘ انھوں نے برنارڈ کو ’ایک غیر معمولی انسان‘ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے لیے عدالت میں اپنی سوتیلی ماں کو ’جھوٹ بول کر انھیں بد نام کرنے کی کوشش کرتے دیکھنا‘ بہت مشکل تھا۔ انسپکٹر لوئیس کیوین نے امید ظاہر کی کہ کیس سے ظاہر ہوگا کہ متاثرین کی بات سنی جاتی ہے، چاہے طویل عرصہ ہی کیوں نہ گزر چکا ہو۔ انھوں نے کہا: ’اگر برنارڈ نہ ہوتے، تو نہ یہ کیس ہوتا اور اینڈریا کے ساتھ کیا ہوا، اس کا بھی کوئی جواب نہ ملتا۔‘

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ”صحافت“ میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔